[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من خلق الانسان في احسن تقويم الذي كتب على نفسه الرحمة انه من
عمل منكم سوءا بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحيم ربنا وسعت
كل شيء رحمة وعلما فاغفر لنا وقنا عذاب الجحيم وتب علينا انك انت التواب الرحيم
واحشرنا في زمرة اولياءك الذين رضيت عنهم ورضوا عنك وذلك هو الفوز العظيم
ربنا وادخلنا وادخل اباءنا وازواجنا وذرياتنا في جنات عدن وعيون ونخل طلعها
هضيم فيها ما تشتهيه الانفس وتلذ الاعين وفيها زروع ومقام كريم وصل
وسلم على النبي الامي العربي القرشي الهاشمي الزمزمي المكي المدني التهامي
اليثربي الماحي المحيي الابطحي الهادي المهدي الداعي الشافي الكافي التقي
المجتبى المصطفى نبينا وشفيعنا وانيسنا وظهيرنا ووسيلتنا وبشيرنا واجرنا
وغياثنا وكفيلنا ووكيلنا وحبيبنا وناصرنا وسيدنا ومولانا محمد المخصوص
بانك لعلى خلق عظيم الموصوف بعزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين
رؤف رحيم رسول الله لخير نبي الرحمة هادي الامة مفتاح الجنة كاشف
الكرب العربي النسيب العفو الوفي الحق المبين الكريم شفيع المذنبين انيس
الغريبين محب الفقراء والمساكين مرفوع الذكر في الملائكة المقربين قائلا

الغُرِّ المحجّلين الی جنّات النّعیم و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذُرّیّاتہٖ و اصہارہٖ
و مُہاجریہٖ و انصارہٖ و مُحبّیہٖ و اتباعہٖ السّالکین علیٰ منہجہ القویم اللّٰہمّ ابلغ
رُوحہٗ منّا افضل الصّلوٰۃ و التّسلیم و ہب لنا بالصّلوٰۃ علیہ دار النّعیم و العافیۃ
و المعافاۃ و الاولاد الصّالحین و الرّزق الکریم

اَمّا بعد غریق بحر زخار عصیان و معصیت حریق نار شرر بار حرمان و حسرت تر دامن و خشک لب
ہیچمدان بے ادب سخت دل درشت خو سیّئ الخلق تلخ گو رو سیاہ گنہگار تباہ روزگار المستغیث
المستجیر الحقیر المذنب البائس الفقیر محمد ناصر علی غیاثپوری منیری عظیم آبادی ثم الآروی ابن مجاور
بارگاہ رحمت الٰہی شیخ حیدر علی سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ بخدمات بابرکات مین شائقان کلام معجز نظام
احمدی و مشتاقان اخلاق سراپا اشفاق محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مژدہ رسان ہے مرحبا کہ
جب میں تالیف صلوات ناصری سے فراغت پائی دل مین یہ بات سمائی کہ اب جناب حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حُسن اخلاق کی کچھ روایات کو جمع کیا چاہیے نتیجہ مین اسکے ثمرہ سعادت
دارین لیا چاہیے بل بے رفق و نرمی کلام وہان موسیٰ علیہ السلام کو فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا مین
فرعون کے ساتھہ نرمی کا حکم آتا ہے یہان آپکو وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ مین قریش کے ساتھہ گرمی کا حکم آتا ہے
اللہ اللہ صبر کس پایہ پر تھا اہل قریش ابتدا مین آپکو کیسی کیسی اذیتین دیتے آپ پر کیسا کیسا جبر
کرتے مگر آپ سبکو سہتے صبر کرتے جسقدر وہ گرم ہوتے اوسیقدر آپ نرم ہوتے آپ نے جنگ احد مین
دندان درفشان کو کفار ملاعین نے سنگ جفا سے توڑا مگر اوس ابر نیسان کرم نے اونکے حق مین دعا ہدایت
کرنے سے موںھ نہ موڑا اللہ رے حلم و تحمل خود کے ٹکڑے رخسارۂ انور مین گھس گئے ہین پر آہ نہ کی ہے
بجز دعا مغفرت اونکی طرف چشم غضب سے نگاہ نہ کی ہے سبحان اللہ یہان تواضع کا کچھہ اور ہی ڈھنگ ہے
عجیب ہیکھا ہے ملاء اعلیٰ نے خواب و خیال مین بھی نہ سنا ہے نہ دیکھا ہے خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ آپکی بحر زخار مکارم اخلاق کا ایک قطرہ ہے حَرِيصٌ
عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ اونکی گلزار سراپا بہار رحمت عامہ کا ایک غنچہ ہے
صدق و اوس صدقہ کے نزاحق مین اتنا دیا کہ حق تعالیٰ نے بقول وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اسے
منع کیا قربان ایسی سخاوت کے کسی سائل کے جواب مین بلا مبالغہ کبھی حرف لا زبان مبارک پر آیا نہین

لاکھ لاکھ اشرفیان خیرات کین ہین اونکی جانب نظر اوٹھائی نہین ماشاء اللہ چشم بد دور اوس پتلی کی چشم ہی تھی اس حوصلہ کی نظر تھی کہ میزان ہمت مین کوہ سیم و زر کی قدر کا نٹے سے بھی کمتر تھی غرض جسطرح ہر صورت سے جمال صورت اور حسن خلق مین شہرۂ آفاق تھے اوسی طرح ہر قسم کے جمال سیرت اور حسن خلق مین طاق تھے بلاریب متخلق باخلاق اللہ تخلقوا و حسن اخلاق کے شاہنشاہ تھے مگر خوب ظاہر ہی وانا اسمے ہر عالم باہر ہے کہ حمد واجب الوجود جسطرح ممکن سے ممتنع ہی محال ہی اوسی طرح زبان طوطی لسان بیان حسن خلق و خلق مین آپکے منقطع ہی لال ہی ملا اعلی کی ادنی بیان صفت مین آپکی کچھ چلتی نہین کسیکی یہان دال گلتی نہین جسکے خلق کو خود حق جل و علی خلق عظیم فرمائے دوسرا کون ہی جو اسمین دم مارے حرف بیان بان پر لائے نرم خوئی کی تعریف مین جب پروردگار عالم آیۂ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ اوتارے دوسرے کا کیا موںھ جو اسمین ایک بات بھی بولے ہزار ٹھوکرین کھائے لاکھ سر مارے واہ ری تیری جوانمردی رعب و شجاعت کا حال سنکے ساری خدائی کو سکتا ہی پھر کسکا زہرہ ہی جو اسمین لب ہلا سکتا ہی اللہ اللہ بڑے بڑون کے حوصلے اسمین تنگ رہے انبیا مقربین ملائک مقدسین سنکے دنگ رہے کیسے کیسے پیراک اس ورطہ مین ہاتھ پانون مار کر بھی کنارہ نہ ملا ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا نہ ملا پھر بڑونکی جب یہ کیفیت ہی تو مجھ ایسے ناچیز نا پرسان کی کیا حقیقت ہی مگر کیا کیجے دل فرط حرارت شوق سے موم سا پگھلا جاتا تھا سنبھلتا تھا دن رات یہی خیال تھا یہی فکر تھی کسی امر مین جی بہلتا تھا کتابون مین متفرق روایات اخلاق کو دیکھ دیکھ جی پھڑکتا تھا ظلمتکدۂ خاطر مین شعلہ شوق جمع کرنیکا اونکے بھڑکتا تھا ہر چند یہ بحر لا ساحل ایسا ہی کوزہ مین کب سماتا ہی مگر جوش اشتیاق سے بار بار جی مین لہر آتی ہی دل پانی ہوا جاتا ہی آخر بمقتضای مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ کی بطور مشتی نمونہ از خروارے و قلیلے از کثیرے گلزار ہی کے چند روایتون کو جمع کیا ان اوراق مین ترتیب دیا بقول شخصیکہ چھوٹا موںھ بڑا نوالا ہی قدا ہی بیڑا اوٹھایا کر ہنوز الا ہی بیت بعنایات باری و تفضلات جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بخیر و خوبی اوسکا انجام ہوا

ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین

اسکا نام ہوا سبب و اسمین کتب احادیث و سیرت سے لکھی ہین دین ایمان کی باتین ہین کچھ افسانیان نہین ہین بلحاظ طول کے نام کتابون کا لکھا نہین مگر ہان کہین کہین سبحان اللہ کیسی کیسی روح افزا روایتین ہین ماشاء اللہ کیا کیا دلربا حکایتین

ف یہ آیت سورۂ آل عمران مین چوتھے پارہ کے آٹھوین رکوع مین واقع ہی ۱۲ ترجمہ سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا اونکو موضح القرآن ف نام ہوا ہی بعض صحابہ کہ بہت بڑا احسان کیا اللہ تعالی نے ہم لوگون پر کہ ہم سب مشرک تھے پس اگر لاتے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

جنکے سننے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور عرفان زیادہ ہوتا ہے جو افان اس علم کے کھری کھونٹی روایتوں کو

پرکھ لیوینگے اہل مذاق اسکا مزہ چکھ لیوینگے مضمون سے امید ہے کہ جہان بھول چوک ہو یا تکلف قلم

اصلاح سے بنائیں والآخذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل فرمائیں اچھے برے کو بھلا برا کہتے ہیں

عیب کو دامان اغماض سے چھپاتے ہیں یا چھپے رہتے ہیں ایسا آرزو ہے کہ محنت رائیگان نہ جائے

خوجل وعلی لسنہ قبول فرمائے زہے قسمت زہے نصیب کہ اوس دربار عالی میں جناب حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول ہو جائے دیکھنے والے نفع پائیں اپنی کج خلقیاں اونکی دفع ہو جائیں جو دیکھے

پسند کرے زبان کو طعن وتشنیع سے بند کرے اور اس عاجز قسی القلب سیاہ رو پر بھی ذرا تو آپکی

خوش اخلاقی کا پرتو پڑ جائے تکلی ہو خلقی زمین خاطر سے اوکھڑ جائے خوش اخلاق نیک اطوار متواضع سلیم

ہو جاؤں حلیم رقیق القلب لین الکلام ہر کس پر رحیم ہو جاؤں خاک سے افتادگی لوں آب سے سادگی لوں

خاک بن جاؤں صفات آتشی چھوڑوں پتھر ہو جاؤں سرکشی چھوڑوں دل سے نقش نخوت وغرور چھوڑے

موحد بن جاؤں گلے سے زنار شرک کی ٹوٹ جائے جو دے او سپر قانع رہوں تیرے حبیب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی سیرت وسنت کا تابع رہوں تیرا ہی محتاج رہوں جبتک زندہ رہوں کسی سے نہ میری

نظر چھپکے نہ شرمندہ رہوں اپنی درشت خوئی بد اعمالی کا تیری جناب میں شاکی ہوں ہم لوگ بہشتی

میں باکی ہوں پھر کیسے گو سراپا مجرم ہوں گنہگار ہوں فقط تیری جناب میں اس امر کا خواستگار ہوں کہ

مروں تو خاتمہ بخیر ہو بعد مرنے کے جنات تجری تحتہا الانہار کی سیر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

برابر ملازمت رہے تیری دید رہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے زمرے میں داخل ہوؤں

ہمیشہ خوشی رہے عید رہے اور نور چشم قرۃ العین ثمرۃ الفواد لخت جگر محمد یسین زاد عمرہ وعلمہ وجعلہ

عالما برا تقیا فی الدنیا والدین کو جو میری آنکھوں کا ٹھنڈک ہی پتلیوں کا عینک ہے خوش خو خوش سلیقہ

خوش اطوار کرنا باقیات صالحات میں شمار کرنا ذہین فطین عاقل صاحب دانش وتمیز ہو اتباع شریعت کی

اوسے چاہ ہو ہر علم کا عزیز ہو اوسے دنیا کی آفات ومن ما ظہر منہا وما بطن سے بچائیے

رزق حلال بوسعت خلق او کو پہونچائیے برا بوالدیہ ولم یکن جبارا عصیا کا اوسی مخنت کیجیے

زمرہ لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا میں اوسے داخل کیجیے آپ شب تاجیان

مجھ خوابیدہ بخت کی سحر ہو گئی تیر کا صبح آجلا پنجی کا ضو دیکھا اشعر عصیاں سبب سے ہو کے دو اسکا

تدارک کرے مکافات کرے تیرے حق مین بد کرے حسنات کرے غرض دارین مین اوسکی ذات سے ہمین نفع بحساب پہونچے یہان راحت وہان ثواب پہونچے آمین ثم آمین بحق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین تنبیہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین لکھا ہے کہ حسن خلق مین دو سر ہین اول یہ کہ جواہر نفوس مختلف بالماہیت ہوتے ہین جیسا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ آدمی سب مثل کھان کے ہین جیسے کھان سونے چاندی کی یعنی نقصان وکمال اور کھوٹے کھرے ہونے مین پس آدمی جہانتک جانب پستی نقصان کے ہوگا تو منتہی ہوگا وہ طرف غایت بلادت اور حقارت اور ذلت اور پلیدی کے اور غالب ہوگی اوسپر شہوت اور غصہ اور محبت مال اور لذات دنیاوی کی اسی طرح آدمی جہانتک جانب بلندی کمال کے ہوگا تو پہونچیگا وہ طرف غایت قوت اور جلالت کی قوت نظریہ مین اور قوت عملیہ مین گویا وہ شخص جنس ارواح ملائکہ سے ہوگا پس نہ تابع ہوگا شہوات کے اور نہ خواہش ہوگی اوسکو غصے کی اور نہ وہ کچھ محبت رکھیگا مال سے اور نہ جاہ سے دوسری یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ سِرَّ اللّٰهِ فِي الْقَدَرِ هَانَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ جسنے پہچانا اللہ تعالی کا بھید قدر کے بارہ مین پس آسان ہوجاینگی اوسپر ساری مصیبتین کیونکہ وہ شخص جانیگا کہ جو اوسکا نصیب ہے سب ہوچکا ہے اور اسباب الہیہ کے پس جان لیگا کہ نہ ہرگز نہ دفع کریگا قدر کو یعنی کسی چیز کے پہیرنے سے قضا وقدر کی بات ٹلنے والی نہین پس ضرور جب قوت ہوگا اوسکا کوئی مطلب تو وہ ہرگز اس سے غصہ نہوگا اور جب حاصل ہوگا اوسکا کچھ محبوب تو نہ انس پکڑیگا اوسکے ساتھ کیونکہ وہ مطلع ہے روحانیات پر جو اشرف ہین ان جسمانیات سے پس وہ نہ خوش ہوگا کسی سے اس عالم دنیا مین طلب مین کسی لذات اور طیبات دنیا کے اور نہ وہ غصہ ہوگا کسی پر فوت ہوجانے سے کسی مطالب کی اور جب ہوگا آدمی اس درجہ کا تو ہوگا وہ بہت ہی اچھا خلیق بہت بھلی طرح سے صحبت رکھنے والا لوگون کے ساتھ اور چونکہ نفس مقدس آپکا غایت جلالت اور کمال مین تھا اور ہر طرح سے آپ اکمل البشر تھے ان صفات کاملہ مین جو خوش اخلاق کے ہین اسواسطے آپ اکمل الخلق تھے حسن خلق مین فائدہ دلیل کمال خلق جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہی بس ہے کہ خداوند عالم نے قرآن مجید مین

اسی واسطے مکارم اخلاق
اور محاسن اوصاف
حلم اور عفو اور صبر اور جود و سخا
اور حیا اور حسن معاشرت
اجانب و خویش و بیگانوں کے ساتھ
اور شفقت اور رحمت عامہ
جمیع خلائق کے ساتھ اور مثل
وفاء عہد اور صلہ رحم اور تواضع
اور عدل اور امانت
صدق و وقار

آپکے خلق مبارک کو عظیم کے ساتھ صفت کیا ہے کہ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی بالتحقیق آپکا
خلق بہت بڑا عمدہ ہے اسواسطے کہ سب کمالات اور خوبیان اور معجزات باہرات اور خوارق عادات اور
مکارم اخلاق و محاسن اوصاف حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بوجہ اتم و طریق اکمل مجتمع تھے بدلیل
اسکے کہ سب کمالات اور خوبیان اور عظائم اخلاق حسنہ و مکارم اوصاف پسندیدہ جو جدا جدا ذوات بابرکات
انبیا علیہم السلام مین متوزع تھے اور ذات مین ہر ایک نبی کی بحسب تقرب اونکی کے عنداللہ ان اخلاق سے
ایک ایک حصہ ودیعت رکھا گیا تھا تا آنکہ تمامی صفات کمال و اوصاف جلال ذوات مین جمیع پیغمبران
علیہم السلام کی مجتمع ہو گئے تھے پھر خلاق عالم نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو واسطے
متخلق ہونے کے ساتھ اخلاق ان سب پیغمبرون کے اور متبع کرنے کے ساتھ اوصاف کمال ان سب انبیا
علیہم السلام کے اس آیت مین ارشاد فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ
یہ وہ لوگ تھے جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ مراد اس اقتدا سے اقتدا بمعرفت نہین کہ او
تقلید کہتے ہین کیونکہ یہ مناسب شان و رتبہ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نہین اور نہ متابعت شریعت
کیونکہ خود شریعت آپکی ناسخ شرائع ماتقدم تھی پس لا محالہ اس اقتدا کو اوپر اقتدا کرنے کے ساتھ خصائل
و اخلاق و شمائل حضرات انبیا علیہم السلام کے محمول کیا چاہیے اور بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ
اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میری بعثت اسواسطے ہوئی ہے کہ عمدہ عمدہ عادات اور
بزرگیان سب پیغمبران گذشتہ کی مین تمام اور پورا کرون اسی واسطے جو جو کمالات اور عظائم اخلاق اور مکارم
اوصاف اور خوبیان کہ جدا جدا اور تھوڑا تھوڑا اور پیغمبران علیہم السلام مین تھین سو بالکل بمقتضای آیت
اور حدیث شریف کی اسطرح پر کہ مزید اوسپر ممکن نہو ہمارے حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین یکجا جمع ہو گئین اور آپ ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہوکر متخلق باخلاق اللہ ہوئے حسن خلق
اور خلق مین سارے انبیا علیہم السلام کی شاہنشاہ ہو گئے چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
توبہ اور استغفار اور عدل و خلافت و صفوت ملی جیسے آدم اور داؤد علیہما السلام کو اور تواضع اور ریاست عامہ
اور حکومت تامہ ظاہریہ و باطنیہ ملی جیسے سلیمان علیہ السلام کو اور آپکو حسن غایت درجہ کا ملا جیسے یوسف
علیہ السلام کو اور حلم ملا اور خلت ملی یعنی جانی محبت خدا کے ساتھ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اور آپکو درجہ
اخلاص اور خدا کے ساتھ ہمکلام ہونے کا ملا جیسے موسی علیہ السلام کو اور آپکو فہم دیا گیا جیسے ادریس

علیہ السلام کو اور جود میں جیسے ہود علیہ السلام کو اور عبادت میں جیسے صالح علیہ السلام کو اور رتبہ امر بالمعروف
ونہی عن المنکر کا مل جیسے یحیی علیہ السلام کو اور آپ بڑے صابر تھے جیسے یونس علیہ السلام اور آپ بڑے
شکر گزار تھے جیسے نوح علیہ السلام اور آپ بڑے زاہد تھے جیسے عیسی علیہ السلام اور آپ بڑے صابر تھے
جیسے ایوب علیہ السلام بلکہ انسے زیادہ اقصی درجہ کمال میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور اونکا الا
تھی جس طرح دیدار الہی اور سپہر کی خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری اور ولایت اور تصرفات انواع
قسم کے اور معجزہ [illegible] سلطنت اور سب کاموں کی آپکے مقبولی اور عبادکا فرض [illegible] اور علم اولین
آخرین کا اور نہایت درجہ کا عرفان اور فصل خطاب اور معجزہ [illegible] شرف [illegible] الگ کرنا
اور فتوی دینا اور [illegible] اور اجتناب اور قربت [illegible] سے اور آپ
اندھیرے میں [illegible] دور کی چیز کو برابر دیکھنا [illegible] آپ چلتے [illegible] اور
سوا اسکے اور اونکا کمالات اور خصائص [illegible] کمال [illegible] آپ اونکے [illegible] صفت رکھتے
اور [illegible] اونکا کتب احادیث و سیر میں مذکور ہیں ان سب کے ساتھ حق تعالی [illegible] کہ وانک
لعلی خلق عظیم کے ساتھ آپکو [illegible] فرمایا [illegible] اور [illegible] سلیمان خاتم [illegible] سے تو
ذکر کیا [illegible] خاص [illegible] اور برکات آدم [illegible] حسن یوسف
دم عیسی ید بیضا داری آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری [illegible] حدیث شریف میں [illegible]
[illegible] کان خلقہ القرآن [illegible] خلق آپ
قرآن تھا یعنی جن جن چیزوں کو حق تعالی نے قرآن مجید میں پسند کیا ہو وہ سب چیزیں آپ
بالطبع [illegible] ہوتی تھیں اور جن جن چیزوں کو حق تعالی نے قرآن مجید میں مذمت کی ہو اون سب
آپ بالطبع متنفر ہوتے تھے اور ساتھ اوامر قرآنی کے قیام فرماتے تھے اور نواہی سے اوسکے احتراز
فرماتے تھے اور اوسکے اخلاق و آداب کے ساتھ اپنے کو مؤدب اور متخلق فرماتے تھے ف بعد
[illegible] کان خلقہ القرآن [illegible] وصف خلق [illegible] کہ قرآن [illegible] خلق او صفات
[illegible] اور تفصیل اوسکی تفسیر میں اسطرح لکھی ہے کہ طاعت الہی [illegible] بلیغ
اور خشوع و خضوع تمام جناب اقدس خداوندی میں [illegible] اور اوسکے دشمنوں کے ساتھ
تشدد کیا کرتے تھے اور اوسکے دوستوں کے ساتھ تذلل اور فروتنی زیادہ کرتے تھے اور اوسکے

رسالت اسماعیل اور جیسے دانیال اور رضای اسحاق اور فصاحت صالح اور حکمت لوط اور عصمت یحیی علیہم السلام [illegible] شفاء الاسقام [illegible]

بندون کے ساتھ علی العموم مواسات فرماتے تھے اور ہمیشہ جی جان سے خیرخواہی خلائق کی کر
اور اونکی ایمان و نجات و خلاص پر حریص تھے اور تحمل اذیت پر اونکی اپنی حد طاقت بشری سے
زیادہ کرتے تھے اور اونکی مصلحتون مین جہانتک آپسے ہوسکتا تھا اقدام کرتے تھے اور ساتھ خیریت
دارین کی اونکو ارشاد فرماتے اور جاہلون سے حلم اور کنارہ روی اختیار کرتے اور ساتھ
مومنون کے ساتھ خفض جناح کرکے استرضای مین اونکی کوشش فرماتے اور امام قشیری سے نقل
فرمایا کہ نہ بلا سے آپ منحرف ہوئے اور نہ عطا سے منصرف ہوئے اور بعضون نے لکھا ہے کہ خلق عظیم آپکا
یہ تھا کہ حق تعالی نے آپکو اس آیت پاک مین تعلیم فرمایا ہے کہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ اور فی الواقع حالت دعوت الی اللہ اور نصرت حق مین اس سے مشکل کوئی چیز نہین ہے
اور بعضون نے لکھا کہ خلق عظیم آپکا یہ تھا کہ آپ بظاہر خلق کے ساتھ مخالطت اور معاشرت اور تعامل
رکھتے تھے اور بہ باطن حق کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یعنی خلوت در انجمن کی کیفیت تھی اور
یہ بات بھی بہت ہی دشوار ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تتمہ آپکے خلق عظیم کا یہ تھا کہ حسن معاشرت خلق اللہ کے
ساتھ کرتے تھے جسطرح نرمی معاملات مین اور کہنا اچھی باتین اور اطعام طعام اور افشار سلام اور بیمار کی
عیادت کو جانا وہ نیکوکار ہو یا بدکار مسلمان ہو یا کافر اور مسلمانون کے جنازہ کے پیچھے جانا اور رعایت
حق جوار کی کرنی خواہ وہ ہمسایہ کافر ہو یا مسلمان اور دعوت ہر شخص کی قبول کرنی خواہ وہ غلام ہو یا آزاد
پس حسن خلق کے بہت مظاہر معنی یہ ہوئے کہ پیروی کرے آدمی اون اون چیزون کی کہ لائے ہین اوسکو
ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
افادہ بیان مین بعض فضائل حسن اخلاق کے روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالی نرم و مہربان ہے اپنے بندون پر چاہتا ہے کہ بندے
باہم نرمی کرین اور دیتا ہے باہم نرمی کرنے سے وہ چیز کہ نہین دیتا سختی کرنے سے اور مسلم کی ایک روایت
مین ہے کہ آپنے عائشہ صدیقہ رض کو فرمایا کہ لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ سختی اور بیحیائی سے کیونکہ نرمی نہین ہوتی
کسی چیز مین مگر یہ کہ زینت دیتی ہے اوسکو اور نرمی نہین دور کی جاتی کسی چیز سے مگر یہ کہ عیب دار
کر دیتی ہے اوسکو اور فرمایا کہ جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے تو وہ محروم کیا جاوے سب بھلائیون سے
اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہا پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بابت نیکی

کرنا اور کہنا بلکہ کام کو اور کنارہ کرنا جاہلون سے
موضح قرآن
انکے ساتھ نرمی نہ دشواری اور تکلیف نہین دیتا جسکی انکو طاقت نہین ۱۲
اشعة اللمعات

اور گناہ اوسکا یہ ہی آپنے فرمایا نیکی تو خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ کھٹکے اور تردد کرے تیرے سینے میں
اور برا جانے تو کہ اسپر لوگ مطلع ہو جاویں ؎ خوبی اخلاق کار دنیا و دین از یوسفست با فقیری
خوش بود یا پادشاہی خوشتر ست ✠ اور فرمایا کہ بتحقیق تم لوگوں میں سے محبوب تر ہمارے نزدیک وہ ہی
جو نیک تر ہیں تمہارا ہووے از روی اخلاق کے اور دوسری روایت میں ہی کہ بہترین تمہارے نیک ترین
تمہارے ہیں از روی اخلاق کے ؎ نیکی ز مردم نہ نکو روی ست ✠ خوی نکو مایہ نیکوئی ست ✠ اور
فرمایا کہ جسکو دیا گیا نصیبہ نرمی سے تو دیا گیا وہ بھلائی دنیا و آخرت کی اور جسکو نہ ملا نصیبہ
نرمی کا تو وہ محروم رہا بھلائی سے دنیا و آخرت کی اور فرمایا کہ شرم کھنی برے کام سے ایمان سے ہی
اور ایمان والے بہشتی ہیں اور بیحیائی بدی سے ہی اور بدلوگ دوزخ میں ہیں ؎ گر حیا نبود دبیرا
ہم عصمت از میان ✠ وہ جدا بود ز میان ہست از تقاضای حیا ست ✠ اور روایت ہی کہ پوچھا
لوگوں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر چیز آدمی دیا گیا ہی اوسمیں کونسی چیز ہی بہتر
فرمایا خلق نیک اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو اور فرمایا کہ
بالتحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاوے گی مومن کی ترازوی اعمال میں قیامت کے دن خلق نیک ہی
اور بالتحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فحش بکنے والے بیہودہ گو کو اور فرمایا کہ مومن پاتا ہی بسبب خلق
نیک کے درجہ رات کی نماز گذار کا اور روزے کے روزہ دار کا اور فرمایا تقوی کر تو اللہ کا جہاں ہووے تو اور
پیچھے برائی کے نیکی تاکہ مٹا دیوے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے اور فرمایا
کیا نہ خبر دوں میں تم لوگوں کو اوس شخص کی کہ حرام ہووے دوزخ پر اور اوس شخص کی کہ حرام ہووے دوزخ
اوپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگوں سے ساتھ مہربانی کرنے
والے پر اور اوپر نرم خو کی اور فرمایا کہ مومن بردبار نرم خو منقاد ہوتے ہیں جس طرح اونٹ مہار دار اگر کھینچا
جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے اور فرمایا جو مسلمان کہ ملے لوگوں میں
اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہی اوس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں میں اور نہ صبر کرے اونکی
ایذا پر ؎ کلید در گنج مقصود صبر ست ✠ دلیستہ آنکس کہ کلیدش صبر ست ✠ چہ خاری کوہ
چہ وبای گردوں ✠ لباسی کہ ہرگز نفرسود صبر ست ✠ اور فرمایا جو شخص کہ روک لے غصہ کو
در حالیکہ وہ قادر ہو اوسکے چلانے پر تو بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کی قیامت کے دن

یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو کہ جس حور کو چاہے پسند کرے اور فرمایا حیا شاخ ہی ایمان سے
اور فرمایا کہ ہر دین کے لیے ایک ایک خلق یعنی صفت عمدہ ہوتی ہی اور خلق یعنی صفت عمدہ دین
اسلام مین حیا ہی سے ؎ دل کہ براز وصف حیا می شود ٭ آئینہ نور خدا می شود ٭ دیدۂ بی شرم
پسندیدہ نیست ٭ در نظر عقل خود آن دیدہ نیست ٭ اور فرمایا کہ حیا اور ایمان دونون آپسمین
اکٹھے ایسے ساتھی ہین کہ اگر ایک ان دونون مین اوٹھایا جاتا ہی تو دوسرا بھی اوٹھایا جاتا ہی اور آپنے
معاذ کو یمن کا قاضی کر کے بھیجا تھا اور اونکے بھیجنے کے وقت بہت سی نصیحتین اونھین کین تھین
اور وہ سوار تھے اور آپ پاپیادہ اونکے پہونچانے کو گئے پس معاذ کہتے ہین کہ آخری وصیت آپکی
جب مینے پانون رکاب مین رکھا یہ تھی کہ فرمایا اپنے اے معاذ اچھا کر اپنا خلق اپنا لوگون کی تعلیم کے لیے
اور فرمایا بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکے اور فرمایا
کاملترین مومنون کے ایمان مین وہ ہین جو بہترین اونکے ہین اخلاق مین اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہی
کہ ایک مرد نے برا کہا ابو بکرؓ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اوسکے برا کہنے سے تعجب کرتے
اور مسکراتے تھے جب اوسنے اونکو بہت زیادہ برا کہا تب ابو بکرؓ نے بعض بات کا اوسکی جواب دیا پس آپ
غصے ہوکر اوٹھ کھڑے ہوے ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہ مجھے برا کہتا تھا
آپ بیٹھے تھے پھر جب مینے اوسکی بعض بات کا جواب دیا آپ غصے ہوے اور اوٹھ کھڑے ہوے فرمایا
تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا کہ تیری طرف سے اوسکو جواب دیتا تھا پھر جب تونے اوسے جواب دیا تو آیا
شیطان پھر فرمایا اے ابو بکر یہ سب تینون باتین حق ہین نہین ظلم کیا جاوے کوئی بندہ ساتھ کسی قدر ظلم کی
پس چشم پوشی کرے وہ بندہ اوس سے مگر یہ کہ مدد کرتا ہی اللہ اوسکی مدد کرنی تجہی اور نہین کھولا کسی نے
دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی اوس سے سلوک کرنا اپنے وارون سے مگر یہ کہ زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ بسبب
اوس دینے کے برکت مال مین اور نہین کھولا کسی نے دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہی اوس سے زیادتی مال کی
مگر یہ کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکے کمی کو اور فرمایا نہین چاہتا اللہ تعالی کسی گھر والون کے
ساتھ نرمی مگر یہ کہ نفع دیتا ہی اونکو بسبب اوس نرمی کے اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر
پہونچاتا ہی اونکو بسبب اوسکے اور فرمایا پہلوان وہ شخص نہین ہی کہ پچھاڑے لوگون کو حقیقت مین
پہلوان وہ ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا غصے کے وقت اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ کون لوگ بہشتی

تجبیر ہی اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہی ۱۲ مظاہر حق

ہر ضعیف کو حقیر جانیں اور اسکو لوگ اگر قسم کھا بیٹھے الله پر تو الله سچا کرتا ہے اوسکو کیا نہ خبر دوں میں
تمکو کہ دوزخی کون لوگ ہیں ہر تند خو متکبر اکڑ کر چلنے والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں جسکے
دل میں ذرہ کے برابر کبر ہوگا اور فرمایا غصہ بگاڑتا ہے ایمان کو جسطرح بگاڑ دیتا ہے ایلوا شہد کو
اور فرمایا جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگوں کے الله کے لئے تو بلند کرتا ہے الله مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے
جی میں حقیر ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں بزرگ ہے اور جو تکبر کرے تو پست کرتا ہے الله مرتبہ اوسکا پس وہ
لوگوں کی آنکھوں میں چھوٹا ہے اور اپنے جی میں بزرگ ہے حتی کہ وہ البتہ زیادہ ذلیل ہے لوگوں کے نزدیک
کتے یا سور سے اور فرمایا بدخلقی عمل کو اسطرح بگاڑ دیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو بگاڑتا ہے اور فرمایا
جو کوئی چاہے کہ کشادہ کی جاوے اوسکی روزی اور عمر دراز ہو تو اوسے چاہیے کہ سلوک کرے
اپنے ناتے داروں سے اور فرمایا نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہیں بڑھتی عمر مگر نیکی کرنے
ماں باپ اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے
اوسکو اور فرمایا نہیں رحمت کرتا الله اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا وہ لوگوں پر اور فرمایا مسلمان
بھائی ہے مسلمان کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ چھوڑے اوسکو دشمن کے ہاتھ میں اور جو کوئی
ہوتا ہے حاجت روائی میں بھائی مسلمان کی تو ہوتا ہے الله تعالی حاجت روائی میں اوسکی
اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم تو دور کرتا ہے الله تعالی اوس سے ایک بڑا غم غموں سے
دن قیامت کی اور جو کوئی ڈھانپے عیب کسی مسلمان کا تو ڈھانپیگا الله تعالی عیب اوسکے دن قیامت کے
اور فرمایا نہیں ہے ہم سے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑوں کی
اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے اور فرمایا افضل ترین اعمال خلق نیک ہے

فصل اول بیان حضرت صلی الله علیه وآله وسلم کے حلم اور عفو فرمانے کا کفار کی اذیتوں صبر و شکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہیں بار نبوت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کی اوٹھا نہیں سکتا
فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا
اور فرمایا حق تعالی نے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اور صبر متضمن ساری طاعات
اور عبادات اور منبع تمامی خیرات و برات کا ہے اور صبر آپکا ایذا پر کفار وغیرہ کی سب انبیا سے زیادہ

اوسخت تر تھا جیسا فرمایا ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہ ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا میں ایذا دیا گیا
اسواسطے کہ حرص آپکا اسلام پر امت کی زیادہ تھا پس ایذا پایا بھی آپکا اونکے کفر سے بیشمار نہ تھا

روایت شفا میں قاضی عیاض نے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل ہوا
خُذِ العَفوَ وَأْمُرْ بِالمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الجَاهِلِينَ یعنی خو پکڑ معاف کرنا اور کہنا نیک کام کو
اور کنارہ کر جاہلون سے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر تاویل
پوچھی جبریل نے عرض کی مین حق تعالی سے پوچھکر عرض کرونگا پھر وہ آپسے رخصت ہوکے تھوڑی دیر کو
حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی آپکو کہ صلۂ رحم کرین آپ
اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ سے اوسکے ساتھ اچھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے
ہدیہ بھیجا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجا اور دوسرے یہ کہ دیوین آپ
اوس شخص کو کہ محروم رکھا اوسنے آپکو تیسرے یہ کہ معاف کردین خطا اوس شخص کی کہ اوسنے ستم ظلم کیا
آپ پر

بر تو خواہم ز دفتری اخلاق ✦ کم مباش از درخت سایہ فگن ✦ نکتہ درسخا و بخشش
ہر کہ سنگت زند ثمر بخشش ✦ آنچہ صدف ... ✦ حلم ... بکرم زر بخشش ✦

اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ... زیادہ کرتے تھے باوجود کثرت ایذا کے مگر صبر اور نہ زیادہ فرماتے تھے سوائے ... کے مگر حلم

روایت نسیم الریاض اور مدارج النبوۃ اور فتح العزیز مین ہی کہ کہا زید بن سعنہ نے جو یہودیون مین
بڑا عالم تھا کہ کوئی علامت علامات نبوت سے باقی نہ رہی مگر پہچان لی مینے جب دیکھا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو مگر دو چیزین باقی رہگئین تھین ایک یہ کہ توریت مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین لکھا ہی کہ
حلم اوسکا بڑھا ہوا ہوگا اوسکے غصہ اور طیش پر دوسری یہ کہ زیادہ نہ کریگی شدت جہل او رایذا ... کی
کسی کی اوسپر مگر اوسکے حلم کو پس مین اسکی تاک مین تھا کہ کسی طرح الفت ... معاملات ...
حلم کا امتحان لیجیے آخر خرید کے آپنے مجھسے بہت سی چھوہارے قرض کے طور پر اور اوسکی قیمت
ادا کے لیے ایک مدت آپنے معین کردی پس آیا مین اونکے پاس دو تین روز پہلے اوس مدت ...
اور تقاضا ہی شدید کرنا شروع کیا دیکھا کہ آپکو ذرا بھی اسکا ملال نہین ہوتا اور آپ نہین فرماتے کہ ابھی
مدت معینہ گذری ... نہین تو اسقدر مجھسے کیون تقاضا کرتا ہی آخر مینے قصداً سختی کی ...
مینے دیکھا کہ یاران آپکے بہت سی مجلس مین آپکی ... ہوگئے تب ... مینے زیادہ تر درشتی کی ...

شروع کی کرنکا نسکے بسبب شرم وحیا یاران اپنے کے آپکا کچھ بھی غصہ غلبہ کریگا اور کوئی سخت بات
مجھی کہینگے مگر آپ ذرا بھی مجھسے بگڑے نہین تا آنکہ یہ کلمہ بھی سنے آپکو کہا آیا ادا نہین کرتے ای
محمد کیا حق خدا کی قسم کہ تم ای پسران عبد المطلب بڑے حیلہ گر ہو ادا حق مین بہت تاخیر کرتے ہو
تمہارے خاندان مین ادا قرض مین ایسی ہی نادہندی چلی آئی ہی کسی قرض خواہ نے تمہارے
خاندان سے قرض اپنا باسانی وصول نہین کیا ہی جس جس مین درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے
اس بات کو سنکے حضرت عمر رض کو تاب نرہی مجھے جھڑکی دی اور کہا ای دشمن خدا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے یہ کیا کہتا ہی کیا کہیں اگر خوف نافرمانی کا انکی نہوتا تو تلوار سے تیرا سر مین اوتار ڈالتا
آپنے عمر کی طرف آہستگی اور آرام سے دیکھا اور مسکرانے لگے پھر فرمایا ای عمر مجھکو تم سے یہ امید تھی تمھین
چاہیے تھا کہ مجھسے حسن ادا حق کی بابت کہتے اور اوسکو ایک حسن وصلاحیت کی ساتھ تقاضا کرنے کو امر کرتے
اوسکو زجر نچاہیے تھا یہ کیا بات ہی جو اوسکو کہتے ہو عمر رض نے شرما کے فرمایا یا رسول اللہ اب اسنے زیادہ مجھکو
صبر نہین یعنی حکم ہو جائے کہ قرض اسکا ادا کر دون فرمایا جاؤ اوسکا حق بخوبی ادا کر دو اور بیس صاع عوض اس
جھگڑنے کے اوس حق سے زیادہ اوسکے حق سے دو پس عمر رض نے ایسا ہی کیا پھر یہودی نے کہا ای عمر سب علامتین نبوت کی
روی محمد مین نے پہچان لین تھین فقط مجھے ان دو صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اب
تم گواہ رہو مین ایمان لایا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور بھی اسبات کے
گواہ رہو کہ یہ سب جو مال ہی اور آدھا مال ہمارا فقرا مسلمین کے واسطے ہو تو یہ سب میرے گھر والے بھی
مسلمان ہو گئے سوا ایک بوڑھی شقی کے روایت کہا عایشہ رضی نے کہ بدلا نلیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے ازجہت نفس اپنے کے مگر اگر کرتا کوئی شخص وہ چیز جو حرام کیا ہی
اوسکو حق تعالی نے پس بدلا لیتے آپ اوسی سے واسطے نفس جو نہو در وہ بمعنی اخلاص
نماند در وہ کار کز اخلاص نشد بہرہ ور ... جہان کار سزاوار تر ہ اور نہ مارا آپنے اپنے ہاتھ سے
کسی عورت کو نہ لونڈی غلام کو نہ اوکسی آدمی کو بھی مگر جہاد مین کذا فی الشفا اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ... کبھی سوا ابی بن خلف کو ... اشد الناس
عذابا من قتلہ نبی ... اور صحیح مسلم مین ہی اشتد غضب اللہ عز وجل علی رجل
یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ بڑا غضب ہو اللہ عز وجل کا اوپر اوسکے جسکو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا جہاد میں کیونکہ انبیا علیہم السلام بڑے رحیم اور رقیق القلب ہوتے ہیں
عباد اللہ پر یہ نہیں قتل کرتے کسیکو مگر اوسکو جو بڑا اشقیا کافر ہو خصوصا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ ماں باپ سے بھی زیادہ رحیم و شفیق تھے عباد اللہ پر روایت ہے شفا میں کہ جب
رباعیات یعنی چار دانت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے کافروں نے جنگ احد میں
سنگ جفا سے شہید کیے اور سر شریف زخمی ہوا اور چہرہ انور پر خون مبارک جاری ہوا تب اسکا بہت
شاق ہوا صحابہ پر سب صحابہ بملاحظہ اس حالت کے عرض کرنے لگے کاش کہ دعاء بد کرتے آپ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کفار پر کہ یہ سب ہلاک ہو جاتے اسواسطے کہ اب ظلم و ستم اور بے ادبیاں انکی
حد سے گذر گئیں تب فرمایا میں لعنت اور بد دعا کرنے کو مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ سب کو اللہ کی طرف
بلانے کو مبعوث ہوا ہوں اور سبکے واسطے رحمت ہوں پھر فرمایا اَللّٰہُمَّ اہْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّہُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ وبروایتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہُمْ ای اللہ ہدایت اور بخش دے میری قوم کو سو یہ
طریق حق کا نہیں جانتے اور اپنے نبی کی قدر نہیں پہچانتے اور روایت ہے کہ کہا عمر رض نے ماں باپ میرے
قربان ہوں آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آئینہ بد دعا کی نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر
پس کہا رب لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ای رب نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک
گھر بسنے والا سو اگر آپ بھی اسی طرح ہم سب پر بد دعا کرتے تو ہم سبکے سب ہلاک ہو جاتے سو البتہ پامال
کی گئی پشت مبارک آپکی اور زخمی ہوا چہرہ پر نور آپکا اور مجروح ہوا رخسارہ انور آپکا حتی کہ گھس گئے
دونوں حلقے خود کے اوسمیں پس نکالا دونوں حلقوں کو ابو عبیدہ بن جراح رض نے اپنے دانتوں سے پہلے
ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بباعث شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر
دانتوں کا زور کرکے نکالا دوسرا دانت بھی اونکا ٹوٹ گیا اور ٹوٹ گئے دندان مبارک آپکے مگر بد دعا کی
آپنے اونکی شان میں بلکہ فرمایا اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ پس عاشقان محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو غور کرنے کا مقام ہے کہ حضرت سید ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کتنا بڑا عمدہ خلق عظیم تھا اور اس امت پر کیسا احسان اور لطف عظیم تھا اور آپ کیسے شیریں زبان
اور حلیم اور کریم النفس تھے کہ باوجودیکہ کفار فجار نے آپکو اتنا دکھ دیا کہ کوئی ارذل و اذل الناس بھی
اوسکو تحمل نکر سکے اور آپ نے کہ اعز الناس نفسا و اشرفہم و اعلاہم حسبا و نسبا تھے سبکو برداشت کیا اور

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی [illegible]

اسپر جو کچھ خون چہرہ مبارک سے بہتا تھا اور آپ چہرہ مبارک سے اوسے صاف کرتے تھے اسطرح پر کہ ایسا نہو کہ ایک قطرہ بھی زمین پر گرے اور فرماتے تھے کہ اگر ذرا بھی یہ خون زمین پر گرے تو ابھی آسمان سے اہل زمین پر عذاب نازل ہو اور فرماتے تھے کسطرح رہائی پاویگی وہ لوگ جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا کرتے ہیں حال آنکہ وہ اونکو حق کی طرف بلاتا ہے اور آپ نے صبر اور عفو پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ شفقت اور رحم کیا اونپر اور دعا اور شفاعت کی اونکے واسطے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَاھْدِ پھر اونکی نسبت کی اپنی طرف اور فرمایا اِلٰھِیْ یعنی اے خداوند بخش دے یہ خطا میری قوم کی اور ہدایت کر اونکو پھر عذر کیا اونکی طرف سے اونکی نادانی کا اور فرمایا فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ پھر جب صحابہ پر یہ امر شاق گذرا سبھوں نے عرض کیا کہ آپ بد دعا کرتے انپر تو یہ سب ہلاک ہو جاتے اور اپنے فعل کی سزا پاتے فرمایا میں لعنت کرنیکو مبعوث نہیں ہوا ہوں وَلٰکِنِّیْ بُعِثْتُ دَاعِیًا وَّرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ بلکہ میں لوگوں کو راہ حق کی طرف بلانیوالا اور رحمت ہوں تمام عالم کو اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ قَدْرَ خُلُقِہٖ وَجَمَالِہٖ روایت مدارج النبوۃ میں ہے کہ جب رخسار مبارک سے خون جاری ہوا مالک بن سنان پدر ابو سعید خدری نے اپنا منھ لگا کر چوسا لوگوں نے کہا خون کو تھوک دو مالک نے کہا نہیں [illegible] اور اونکا خون پاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک پر [illegible] گھونٹ گئے مالک اوسے [illegible] فرمایا جو چاہے کہ دیکھے طرف [illegible] اہل بہشتی کے تو چاہیے کہ دیکھے طرف اس مرد کے اور ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ جب حلقہ خود کے [illegible] رخسار کے اور [illegible] [illegible] میرے باپ مالک [illegible] اپنا منھ [illegible] زخم پر [illegible] اور اوسکو گھونٹ گھونٹ پی گئے لوگوں نے کہا اے مالک تو خون پیتا ہے کہا ہاں خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل شربت کے پیتا ہوں آپ نے فرمایا جو دوست رکھے دیکھنا طرف [illegible] شخص [illegible] [illegible] خون اوسکا میرے خون کے ساتھ تو مالک بن سنان کو دیکھے اور جسکے خون کے ساتھ میرا خون ملا ہرگز نہ پاویگی اوسکو آتش دوزخ کی روایت ہے کہ جب لب و دندان جناب حضرت خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خون آلود ہوئے دندان مبارک کو اور سلطان انس و جان کے جبرئیل امین نے [illegible] اقبال سے اپنے ہاتھ پر [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسوگند جلال او رقدرت الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون اس میں سے زمین پر [illegible] تو [illegible] اس [illegible] بلکہ فرمایا حضرت جلال [illegible] اگر ایسا ہوتا

مدارج النبوۃ ۱۶

قطرۂ خون لب مبارک کو بستان ہرا جنت مین لیجاؤن تا گلگونۂ رخسارۂ حور عین ہو کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ
وَالْمَرْجَانُ اور روایت ہی کہ جب آپنے گوہر دندان درافشان کو دست مبارک مین لیا جبرئیل امین
آئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دندان شکستہ کو آپ مجھے عنایت فرمائین تا اسکی برکت سے
مین غضب الٰہی سے امان پاؤن آپنے فرمایا یا روح اللہ القدس محمد اپنے دندان شکستہ کو اپنے
شکستہ دلان آخر الزمان کے واسطے نگاہ رکھتا ہی تا کہ اگر کل قیامت کے دن حضرت جلال احدیت جل ذکرہ
مجھے خطاب فرمائے کہ یا محمد ص امتان نے تیری فرمان ہیے توڑے ہین مین بھی عرض کرون خداوندا
بندگان نافرمان نے تیرے بھی دندان میری توڑے ہیے پر محمد ص نے گناہ اون دندان شکنون کے معاف کیے
پس تو جو محمد ص کا پیدا کرنے والا ہی ان فرمان شکنون کے گناہ معاف کر دے روایت ہی کہ عائشہ صدیقہ نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دن آپ پر سخت تر
اُحد کے دن سے بھی گذرا ہی کہ اوس دن عزیزون اور کنبے والون کو آپکے کفار فجار نے شہید کیا اور دندان
مبارک پتھر سے زخمی کیے فرمایا ہان وہ دن کہ میننے اوسمین اذیتین پائی ہین قریش سے کہ مین اونکی
جماعت کی پاس گیا تا شاید وہ لوگ ہمارے ساتھ ایمان لائین اور ابلاغ رسالت پر میری مدد کرین
ان لوگون نے میری تصدیق نکی بلکہ مجھے اذیتین دین اور مجھے پتھر مارے تا آنکہ ایڑی میری لہولہان ہو گئی
جب کسی نے میری بات قبول نکی وہان سے مین پھرا وہ دن نہایت گرم تھا مین ایک گوشہ مین اوداس
اور شکستہ خاطر جا بیٹھا اور حق تعالی سے مناجات کرنے لگا کہ خداوندا تیری راہ مین جو کچھ اذیت مجھے
پہونچتی ہی مین اوسے خوش ہون مگر تو دیکھتا ہی کہ تیری رضا کے لیے کیسی کیسی اذیتین برداشت کرتا ہون عجز و
بیچارگی میری تو خوب جانتا ہی اور مدد میری تو کر سکتا ہی جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حق جل و علی بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ایک فرشتہ موکل ہی پہاڑون کے اوپر اوسے آج تمہارا مطیع کیا
کہ تم جو کہوگے وہ فوراً اوسکو بجا لائے آخر وہ فرشتہ آپکے پاس حاضر ہوا اور بعد سلام کے اوسنے عرض کی
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم ہوا ہی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائین تو یہ دونون پہاڑ
جو مکے مین ہین درہم برہم کر دون اور ساری شہر مکے کو زمین مین دھنسا دون تا مکے اور مکے والونکا نام
ونشان کچھ نرہے مصلحت آپکی کیا ہی یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاؤن آپنے فرمایا کہ مین اسلئے نہین آیا ہون
کہ سبب ہلاکت خلق کا ہوؤن. لَعَلَّ اللّٰہَ یُخْرِجُ مِنْ اَصْلَابِہِمْ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ وَحْدَہٗ

[illegible] ۱۷ کہ جسکا کوئی شریک نہین ۱۲ مولوی سید فرید الدین صدر امین [illegible]

لا تثریب لکم شاید حق تعالی ان لوگون کی نسل سے اون لوگون کو پیدا کرے کہ اللہ تعالی کو یگانگی کے ساتھ پرستش کرین اور اوسے ایک کہین روایت ہی کہ عروہ بن زبیر نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو کچھ ایذائین اہل قریش کی بنسبت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے تمنے دیکھین ہین تم ہم اونکا بیان کرو کہا ایکدن اشراف قریش حجر مین بیٹھے ہوئے تھے تذکرہ آپکا درمیان آیا لوگون نے کہا کسی واقعہ مین ہمنے اسقدر تحمل نہین کیا جیسا محمد صلعم کے بارہ مین کہ اونسے ہمین اذیتین پہونچین وہ ہم لوگونکو بیوقوف کہتے ہین اور ہمارے آبا اجداد کو دشنام دیتے ہین اور ہمارے معبودون کو اور دین کو برا کہتے ہین ہم لوگ یہ اونسے سنتے ہین اور اونکو کچھ نہین کہتے ہین قسے اس بات چیت مین تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تشریف لائے اور طواف خانہ کعبہ مین مشغول ہوے جبین مرور سب آپسے اولجھے اور اسقدر سخنان بیہودہ کہے کہ اوسکا اثر آپکی جبین انور پر دیکھا آخر تین طواف کرکے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ای اہل قریش تم لوگ سنو قسم خدا کی کہ اگر تم ہمارا دین قبول نکروگے تو قتل کیے جاوگے تمھین مین ذبح کرونگا ہرگز نہ سمجھنا کہ میری جنگ سے تم گھر صحیح پھر جاوگے وہ سب اس بات کو سنکر کانپنے لگے اور اونکے دم سرد ہوگئے پھر آپکے ساتھ چاپلوسی کرنے لگے اور کہنے لگے یا ابا القاسم صلی اللہ علیہ و سلم اپنے کام مین مشغول ہو آپ اوسدن پورا طواف کرکے گھر آئے دوسرے دن پھر سب وہان جمع ہوے اور کہنے لگے اوس نوبت تو محمد صلعم کی ہمنے باتین سن لین اور کسی طرح اونکا جواب نہ دے سکے اگر اس نوبت اونکو پاوینگے تو ما فات کا تدارک کرینگے وہ یہی بول رہے تھے کہ ناگہان آپ تشریف لائے اور طواف کرنے لگے اون سب اشرارنے ایکبار آپ پر حملہ و ہجوم کیے اور کہنے لگے تو ہی ہمین اور ہمارے بتون کو برا کہتا ہی فرمایا ہان کہا ہی اور کہتا ہون آخر عقبہ بن ابی معیط دوزخی ملعون نے ساتھ نی کو نا آپکی رداء مبارک کا آپکی گردن مبارک سے لپیٹا حتی کہ سانس کا آنا جانا آپ پر تنگ ہوگیا ابو بکر صدیق رضی نے فریاد کی اور رونے لگے کہ تم لوگ اوسکو مارتے ہو جو کہتا ہی کہ پروردگار ہمارا خدا ہی اور اپنے رب کے پاس سے آیات بینات لایا ہی لوگون نے ہاتھ آپسے روکے اور ابو بکر رضی کے ساتھ جھگڑے اور اسقدر اونکو زد و ضرب کی کہ وہ بیہوش ہوگئے آخر بنو تمیم اور قوم اونکی آئی اور اونکو کفار فجار کے دست تعدی سے خلاص کرکے گھر لیگئی روایت عبد اللہ بن مسعود رضی کہتے ہین کہ کبھی مینے بد دعا آپسے قریش کے حق مین نہ سنی تھی مگر اوس دن کہ آپ نزدیک کعبہ کے نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل لعین گروہ قریش کے ساتھ

قریش اہل مکہ تصغیر قرش کی ہی اور قرش ساتھ فتحہ قاف کے ایک حیوان ہی عظیم البحثہ دریا مین کہ تمامی جانورون دریائی پر غالب ہوتا ہی

۱۸ — ب بیان

ربیعہ بن عبد شمس ... عقبہ بن ابی معیط ... صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

اپنی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے آس پاس ہی کسی نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور مشیمہ اوسکا وہان
پڑا ہوا تھا ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ایسا ہی کہ اس مشیمہ کو لہو اور گوبر کے ساتھ اوٹھا کے سجدہ
کی وقت درمیان دونون مونڈھون محمد صلعم کے رکھدے بدبخت ترین مردم عقبہ بن ابی معیط نے
اس امر ناپسندیدہ کے ساتھ دلیری کی اور آپ نے سجدہ مین توقف کیا پھر وہ سب اتنا ہنستے تھے
کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرتے تھے ابن مسعود کہتے ہین مین دور سے دیکھ رہا تھا وہ سب
ہنستے تھے او مین رو رہا تھا او مشرکون کے ڈر سے دم مار نہ سکتا تھا گویا مجھے سکتا تھا آخر ایک شخص نے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر دی وہ آئین اور اوس مشیمہ کو پشت اطہر سے جدا کر دیا جب آپ نماز سے
فارغ ہوئے تین مرتبہ فرمایا اَللّٰھُمَّ علیك بقریش بعد اس اجمال کے تفصیل بعض ان اشقیا کی
کرکے فرمایا اَللّٰھُمَّ علیك بابی جھل وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید
بن عتبة وعقبة بن ابی معیط وابی بن خلف وامیة بن خلف وعمارة
بن ولید لعنة اللہ علیہم اجمعین ابن مسعود کہتے ہین خدا کی قسم کہ بالکل ان جماعت کو مین نے
بدر کی لڑائی مین مارا ہوا دیکھا کہ مین پران سب کو گھسیٹ گھسیٹ کنوئے مین ڈالتے ہین مگر امیہ بن خلف کا
جوڑ جوڑ لوگون نے جدا کر دیے تھے اور عمارۃ بن ولید کو کچھ اور بری طرح سے مار کر واصل جہنم کیا تھا
روایت ہی کہ جب ابوجہل ملعون نے دیکھا کہ دین آپکا روز بروز ترقی پر ہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی طرح اپنے دین اسلام سے پھر نہین سکتے تب اوسنے آپکے قتل پر کمر ہمت باندھی
اور قسم کھائی کہ جب محمد صلعم نماز کے اندر سجدہ مین ہونگے ایک بڑا بھاری پتھر اوٹھا کر اونکی سر پر
دے مارونگا اور اپنے کو اور اپنی قوم کو اونکی غصے سے چھوڑا دونگا اگر مجھے اونکے قتل ہونے کے بعد قتل
کر ڈالین غرض حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میان رکن یمانی اور حجر اسود کے نماز مین
مشغول تھے جب سجدہ مین گئے ابوجہل ملعون تو آپکی گھات ہی مین تھا اور سارے قریش بھی
دور سے اس تاک مین تھے کہ دیکھیے ابوجہل کسطرح محمد صلعم سے لڑتا ہی آخر اوسنے فرصت غنیمت
جانی ایک پتھر اوٹھا کر چاہا کہ آپ پر پھینکے فوراً دونون ہاتھ اوسکے سوکھ گئے اور وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گر پڑا اور رنگ اوسکا متغیر ہوگیا تھر تھر کانپنے لگا چہرہ بگڑ گیا آخر پیچھے کو بھاگا اہل قریش
اوسکو اسطرح بھاگتا ہوا دیکھکے اسکی طرف دوڑے پوچھا تجھے کیا ہوا کہا جب مین محمد صلعم کے پاس گیا

[Margin note:] [illegible] ... ولید بن عتبہ اور عقبہ ابن ابی معیط کو اور ابی بن خلف کو اور امیہ بن خلف کو اور عمارہ بن ولید کو ۱۲ منہ
محمد حبیب الرحمن سلمہ

کہ پتھر تھیں بار و ان کیا دیکھتا ہون کہ ایک اژدہا خونخوار مثل شتر مست کے منہ کھولے ہوئے میرے
کھانے کو دوڑا چلا آتا ہے مین ڈرا میری شکل بگڑ گئی پیچھے کی جانب ہٹا آخر دیکھا ہون کہ وہ پتھر اوس
سنگدل کے ہاتھ مین اسطرح لپٹ گیا کہ ہرچند اوس نے چاہا چھٹا نہین گیا آخر کوئی بات سوا
زاری و تضرع کے اوس سے نہ بن پڑی سلطان شیرین گو تلخ شنو صابر حلیم خوشخو کی خدمت مین حاضر ہو کر
دست بدعا ہوا کہ آپ میرے حق مین دعا کرین آپنے اپنے کمال علم و حمیت عامہ سے دعا کی اوس
ملعون نے اس بلا سے نجات پائی مگر ہیہات پھر اوسی طرح آپکی ایذا رسانی مین دست درازی
کرنے لگا جب خبر اژدہے کی آپنے سنی فرمایا وہ جبریل تھے اگر ابوجہل میرے نزدیک آتا تو وہ اوسی ہلاک
کر ڈالتا روایت ہے کہ ام جمیل عورت ابولہب کی ہمسائگی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
گھر رہتی تھی اور دن بھر بوجھے کانٹون کے اور دستے کو کھرو کے جمع کرتی اور رات کو گھر لاتی
اور کانٹے تمامی سر راہ پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی جس راہ سے آپ نماز پڑھنے کو جاتے تھے
گرا دیتی تا کوئی کانٹا آپکے دامن اقدس یا قدم مبارک مین گڑے مگر آپ جب نماز کو جاتے تو کانٹو
راہ سے چن چنکر کنارہ کر دیتے تا اور کسی کے پانون مین نہ گڑ جائے اور آپ اپنے کمال علم و تحمل و صبر
بطریق رفق و ملائمت کے فقط اسقدر فرماتے کہ یہ کسطرح کی ہمسائگی ہے جو لوگ میرے ساتھ کیا کرتے
آخر اسی طرح ایکدن وہ عورت ملعونہ پشتارہ کانٹے کا اپنی پیٹھ کے اوپر رکھے ہوئے اپنے گھر آتی تھی
اور رسی اوس پشتارہ کی اوسکے گلے مین تھی جیسا زنان عرب کا معمول ہے راہ مین ماندہ ہو گئی
اوس پشتارہ کو ایک پتھر کے اوپر رکھا کہ ذرا کچھ آرام لے لیوے ایک فرشتہ کو حکم ہوا تا اوسنے اوس
پشتارہ کو اوسکے پس پشت پتھر سے گرا دیا رسی اوسکے گلے مین تھی گلا اوسکا گھٹ گیا اوسی وقت
روسیاہ دارین ہو کے واصل جہنم ہوئی حق تعالی نے اوسکی اور اوسکے شوہر ابولہب کی شان مین
سورہ تبت یدا اتارا روایت عاص بن وائل آپکے ساتھ مسخراپن کیا کرتا تھا اور گالیان
دیتا تھا ایکدن خباب بن الارت کا کچھ دین ذمہ اوسکے تھا انھون نے اوس سے تقاضا کیا اوس
ملعون نے کہا محمد صلعم تمھین وعدہ نہیں دیتے ہین کہ کل تم بہشتی ہو وگے وہان جو چاہو گے پاؤ گے
انھون نے فرمایا البتہ ہان عاص نے کہا جب ایسا ہی ہے تو تھوڑے دن ادھیر کرو کل بہشت مین
تمھارا قرض ہم ادا کر دیوینگے کیونکہ جب تمکو خداوند جل و علی بہشت مین اچھا اچھا آمین کچھ ہم سے

۵۱ ابولہب نام اوسکا عبد العزی ہے اور وہ علاتی چچا جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا تھا ۱۲ تفسیر فتح العزیز

۵۲ اور وہ بہن تھی ابوسفیان کی ۱۲ تفسیر فتح العزیز

۵۳ اور مضمون اس سورہ کا یہ ہے کہ ابولہب کو کہ بہترین شرفا تھا باعتبار نسب اور ثروت مال اور جاہ و ریاست کے ...

۲۰ [illegible]

گمراہ نہین ہوئے مجھے بھی لیجایئگا حق تعالیٰ نے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا افرأیت الذی کفر
بآیاتنا وقال لاوتین مالا وولدا اطلع الغیب آخر روایت ہیکہ ابی
بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونون سے باہم بڑی دوستی تھی اور آپکے ساتھ دونون عداوت
جانی رکھتے تھے ایکدن عقبہ آپکے پاس آیا تھا اور آپکا کلام دلپذیر سنتا تھا جب ابی معیط ملعون
پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے بہت بیج اور اوسپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد کے پاس کیون گیا
اور بات اونکی کیون تو نے سنی اب مین ہرگز تیرا منہ نہ دیکھونگا اور تجھسے کچھ بات چیت نکرونگا اور
تیری ساتھہ نشست و برخاست موقوف کرونگا اور اسپر قسمین کھائین عقبہ ہر چند آپکے دین
متین سے تبرا کرتا تھا وہ مانتا تھا آخر اوسنے کہا اگر تو محمد کی طرف اپنا تھوک پھینکے
تو مین تجھسے صلح کرون پھر اوس بدبخت نے پاس خاطر اوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف الامر و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غایت حلم و صبر سے اوسکے حق مین
بد دعا نکی صبر و سکوت فرمایا پروردگار عالم نے آپکی طرف سے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا ویوم
یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتی
لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی روایت
بخاری نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ درمیان اسکے کہ وہ چلا جاتا تھا ساتھ ساتھ جناب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پھرنے آپکے حنین کی لڑائی سے لپیٹ گئے
چند اعرابی اور اموال غنیمت حنین کے آپسے مانگنے لگے حتی کہ مانگتے مانگتے لیگئے آپکو طرف
درخت ببول کے پس اٹکی ببول نے چادر مبارک کو آپکی یعنی اٹک گئی چادر مبارک اور وہین
اپس ٹھہر گئے آپ اور فرمایا میری چادر دے دو سو اگر ہوتے میرے پاس چارپایہ بقدر گنتی
ان خار دار درختون کے جو اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہارے
پھر نپاتے تم مجھکو بخیل اور نہ جھوٹا اور نہ ڈرنے والا فقط یہی ہے روایت امام مستغفری
دلائل النبوۃ مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی کہ مین خدمت مین حضرت رسالتپناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ایکدن آپکے ہمراہ کوہ صفا پر گیا مشرکان عرب وہان مجتمع تھے
ولید بن مغیرہ کے پاس ایک بت تھا وہ سب گرد اوس بت کو پوجتے تھے آپ چپ وہان

پہونچے فرمایا یا معشر قریش کہو لا الٰہ الا اللہ ولید نے ابوجہل سے کہا تم کیا کہتے ہو اس مجمع مین
محمد صلعم کو شرمندہ کرون ابوجہل لعین نے اوسے سوگند دی کہ جہانتک تجھسے اس بارہ مین ہوسکے
تقصیر نکر ولید پلید اوٹھا اور اپنے بت کو کاندھے پر رکھے ہوئے آپکے پاس آیا اور کہا ای محمد
تم کہتے ہو کہ میرا خدا میری رگ جان سے نزدیکتر ہے آپنے فرمایا ہان ایسا ہی ہے اوس ملعون نے کہا اسوقت
میرا خدا میری گردن پر ہے اور سب دیکھتے ہین تم بھی اپنے خدا کو دکھلاؤ چونکہ ساحت دل اون جہال کا
نور عقل سے بے نور تھا آپنے سوای چپکے کے کچھ جواب نہ دیا یہ سب پھر بت کی عبادت مین مشغول ہوئے
اور کہنے لگے ای ہمارے سید ای ہمارے مولی ای ہمارے معبود ہم چاہتے ہین کہ ہمین محمد صلعم کے
قتل پر تو یاری دے فوراً ایک دیو نے بت کے پیٹ سے آواز دی اور مذمت مین آپکی اور اس دین کی
چند بیتین پڑھین جب ان ابیات کو آپنے سنا بادل ملول گھر کو پھرے [illegible] آپسے پوچھا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتین اس بت کی آپنے سنین فرمایا ہان شیطان ہے بت کے پیٹ مین کہ کسیکے
انبیا کے قتل پر رغبت دلاتا ہے اور کوئی شیطان اور یہ [illegible] تین دن
راتین اسیطرح گذر گئین اور مین آپکی خدمت مین تھا کہ ناگاہ ان کسی نے آکر آپکو سلام کیا مینے اوسکا
سلام سنا مگر اوسکو دیکھا نہین آپنے اوسکا جواب دیا اور پوچھا تو کون ہے [illegible] کہا مین جن ہون فرمایا
جن ہو کہا ہان پوچھا یہان آنے کا کیا سبب ہے کہا مینے سنا ہے کہ [illegible] بت کے پیٹ مین آکر آپکے
حق مین سخنان ناشایستہ کہے ہین اور آپکو اوس سے ملال ہوا ہے مین اوسکی تلاش مین تھا مین اوسے
کوہ صفا پر ایک جزیرہ مین [illegible] ہم کیا اور [illegible] جانون کو اوسکے [illegible] آپ حضور
میری یہ درخواست ہے کہ کل الصباح پھر کوہ صفا پر آپ تشریف لائیے [illegible] پر مستقر
مین ہوئیگی اور پھر آپکے بارہ مین اوسی [illegible] مین چاہتا ہون کہ اوسی بت کی زبان سے
آپکی مدح اور آپکے دین کی ترویج کی باتین سب کو سنادون کہ دوستون کی آنکھون مین اس سے ٹھنڈک
حاصل ہو وہ پھر وہ رخصت ہوا آخر وہ شب اس وعدہ کی انتظار مین بہت دشواری سے کٹی صبح آپکے
ساتھ مین کوہ صفا پر گیا مشرکان اوسیطرح اپنی عبادت مین تھے آپنے وہان پہونچکر کلمہ توحید کی
اونکو ہدایت کی وہ سب نہایت انکار سے بت کو سجدہ کرنے لگے اور بہزار تضرع اوس سے استدعاء
نصرت آپکی لیکر نے لگے ناگاہ اوسی جنی عبداللہ نے اوس بت کے پیٹ سے چند اشعار آپکی اور

سلہ پہلے بت سے پوچھا تیرا نام کیا ہے کہا مجھ کو [illegible] اوسکا نام [illegible]

[illegible] ۲۲ [illegible]

اسی وقت میں کہ وصف میں پڑھے مشرکون نے جب اوس بت کی آپکی تعریفین سنین اوسے اوٹھا کر
زمین پر دے مارا اور ریزہ ریزہ کر دیا اور نسبت آپکی ہرطرف کرنے لگے اور ایذا اور اہانت مین
آپکی مشغول ہوئے ابوجہل ملعون اور ون سے زیادہ آپکے ساتھ سب و شتم کرنے لگا اور اور اشقیا نے
روی مبارک کو آپکے خون آلودہ اور موی مبارک کو گرد آلود کیا مگر آپ اپنی کمال حلم و صبر سے بحکم وَإِذَا
خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ہر چند انھون نے بہت اذیتین دین مگر کچھ اونکی حق مین
متعرض نہوئے اسی قدر فرمایا ای اہل قریش مجھے کیون مارتے ہو حال آنکہ مین اللہ کا رسول ہون
آخر آپ با دل محزون ایک گوشہ مسجد مین چھپ کے بیٹھے خدیجہ کبریٰ کو خبر ہوئی اپنے گھر سے روتی
فریاد کرتی ہوئی دوڑین آپکو تلاش کرتی تھین اور کہتی تھین مَنْ رَأَى الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا
کسی نے میری حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کدہر گیا ہے کوئی نشان بھی [illegible]
نشان یا خود [illegible] آن [illegible] جمال [illegible] جان جہان [illegible] جمال جان بھی [illegible]
آخر جب ملے تو اوس سرور کی [illegible] اپنے چادر [illegible] اور فرمانے لگین حبیبی محمد
[illegible] وَاعْرِفْ حَبِيبِي [illegible] إِلَّا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ
اتفاقات سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہ تیر اندازی مین بڑے مشتاق تھے شکارگاہ مین ایک ہرن کے
دریے تھے کہ اوسی تیر لگاتین ناگاہ ہرن نے آنکھ [illegible] زبان سے کہا ای حمزہ تم تیر [illegible]
او پر چلایا چاہتے ہو مگر [illegible] قتل تمہارے بھتیجے کی [illegible] اگر تم یہ تیر اوسی پر چلاتے
تو تمہارے واسطے بہتر تھا اس [illegible] طرف [illegible] حضرت حمزہ [illegible] گھر چلے آئے
کنیز نے اونکے سامنے کھانا رکھا اور [illegible] رونے لگی حضرت حمزہ نے حال پوچھا اوسنے کہا کہ آج
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے یتیم ہوئے [illegible] اسلام [illegible] تمہارے بھتیجے کی
[illegible] ایک شہزادہ ہو کہ [illegible] کسی قبیلے کی طرف [illegible] ساتھ ایسی بات نہوتی [illegible]
تمہارے بھتیجے او روز [illegible] ساتھ ہوئی حمزہ اس بات سے بہت گھبرائے اور کہا افسوس مجھے
کیا ہوا محمد پر اور کیا اذیت پہونچی اوسکو اوسنے سب حال مشرکین کی نسبت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہہ سنایا فرمایا ای وا ویلا میری چچا [illegible] ابوطالب کہاں تھے [illegible] باہر ہوا [illegible] کی
تلاش مین گئے تھے فرمایا ابو سفیان کہاں تھا کہا ابوجہل [illegible] ناشناس مشرکین کو ترغیب دیتا تھا

کہ مارو اوس ساحر کو مارو اس کذاب کو فرمایا عباس رضی کہان تھے کہا وہ فریاد کرتے تھے کہ اپنے
فرزند پر رحم کرو اپنے کنبے پر رحم کرو حضرت حمزہ زار زار روئے اور کہا ہم کو کھانا پانی حرام جب تک
اپنے بھتیجے محمد کی طرف سے کوئی بدلا نہ لون [illegible] آپ داخل [illegible]
آخر اپنی زرہ پہنی اور تلوار کو حمائل کیا اور کمان ہاتھ مین لیکر گھوڑے پر سوار ہو کر جہان مشرکان قریش
مجتمع تھے کوہ صفا پر چلا پہونچے آخر جب طواف سے فارغ ہوئے مشرکین پر گھوڑا دوڑا کر پہونچے
اور پوچھا اے اہل قریش کسنے میرے برادر زادہ پر ظلم پہنچایا ہے ابوجہل لعین نے سب کے پہلے ہمت کر
کہا کہ مینے فرمایا اے بدبخت کیا سبب ہوا کہ تو نے اوس فرزند ارجمند کو ایذا دی لات و عزی کی سوگند
اگر مین اوس وقت ہوتا تو ایک وار مین تم سب مردون کو [illegible] تن سے جدا کر دیتا یہ کہکر
گھوڑے سے کود کے ابوجہل پر ایک کمان چلائی کہ ساتھ [illegible] سر اوسکا پھٹ گیا پھر حمزہ مسجد الحرام
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب کرتے ہوئے پہونچے دیکھا کہ آپ ایک گوشہ مسجد مین [illegible]
کعبہ بیٹھے ہوئے ہین نزدیک جاکر سلام کیا آپنے پہلی دفعہ [illegible] دوسری بار کہا السلام علیک
یا ابن اخی آپنے کچھ التفات نکیا اور [illegible] اشک آنکھون کی سبب گرانی لگے اور فرماتے تھے
چھوڑ دو مجھے ایسے بیکس کو کہ [illegible] نہ ماں ہے نہ بھائی نہ کوئی مددگار [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قسم کھائی کہ اے فرزند ارجمند [illegible] آیا [illegible] فرمایا اے چچا قسم اوس خدا کی
مجھے برائی خلق کی طرف بھیجا ہے کہ اگر تم ان مشرکون کے ساتھ [illegible] کرو کہ اونکے لہو [illegible]
ہو جاؤ اور اس [illegible] کو [illegible] ڈالو [illegible] کچھ ضرورت [illegible]
جبتک [illegible] چند آیات اوائل سورہ مومن اور سورہ طہ کی آپنے پڑھے [illegible]
[illegible] آکر ایمان لاؤنگا پھر حمزہ وہان سے [illegible]
گھر [illegible] فرشتے [illegible] فرشتہ پہاڑ کا فرشتہ [illegible]
فرشتہ آفتاب کا فرشتہ ہوا کا [illegible] آپ فرمائین [illegible] تاخیر فورا عمل کرین جب چار دن

آپکی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے ایک سے پوچھا کہ تو فرشتون مین کس فرقہ کا ہی اور کس درجہ کی قوت اور
قدرت تجھے ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سب دریا پر موکل ہون اگر آپ فرماتین
تو مین سب دریا کو حکم کرون کہ ایکبارسب ابل پڑین اور طوفان نوح کی طرح آسمان و زمین کو تہ و بالا کرد
کہ آپ ان طاغی باغی قوم عرب سے رہائی پائین آپنے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ پھر دوسرے سے پوچھا تیری قدرت کس درجہ کی ہی عرض کی مین ہوا پر موکل ہون ارشاد ہو تو
تمامی ملک اور اہل ملک کو قوم عاد کی طرح ایک جھونکے مین برباد کردون اور آپکو شرارت سے ان بدبختون کی
چھڑاؤن آپنے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تیسرے سے پوچھا تجھہ مین کیا
قدرت ہی عرض کی آفتاب پر موکل ہون اجازت ہو تو آفتاب کو ان کفار کے سرون سے ایسا قریب
کردون کہ مغز انکے کھولنے لگین اور سبکے سب مرجائین اور آپکو انکے شر سے نجات ملے فرمایا لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ چوتھے سے پوچھا تیرا زور کیا ہی عرض کی مین پہاڑون کا فرشتہ
ہون فرمان ہو تو کوہ بوقبیس کو جڑ سے اوکھاڑ کر ہوا پر اوڑادون اور سنگے اور ڈلے برگرادون تاکہ
سب خاک مین ملجائین اور آپکو انکی ایذا سے رہائی ملے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ پھر فرمایا ای فرشتو تمھین حق تعالی نے جب میرا تابعدار کردیا ہی بس مین جو کہون سو کرو مین دعا کرتا ہون
تم آمین کہو انھون نے کہا سمعًا وطاعۃً سرون پر آنکھون پر آپکا فرمانا ہی آپ آسمان کی طرف ہاتھہ
اوٹھا کر دعا کرنے لگے کہ خداوندا ہم لوگون سے اپنے سب قسم کے عذاب اوٹھالے اور میری قوم کو راہ راست
دکھلا اور صلاحیت مین لا کہ میری قوم میری رسالت کو نہین جانتی اور میرا حق نہین پہچانتی اور وہ فرشتے
آمین کہتے تھے بعد دعا کے آپکے حق مین مرحبا و آفرین کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق تعالے
آپکو جزا خیر عنایت فرماوے حق تعالی نے ہمین اور انبیا علیہم السلام کی پریشانی کے وقت اونکی پاس
بھیجا ہی سبھون نے اپنی اپنی قوم پر بددعائین کی ہین اور طلب عذاب کیے ہین مگر یہ آپ ہی کا کام ہی کہ
باین ایذا رسانی اونکی باوجود ارشاد حق تعالی اور حاضری ہملوگون کے پھر بھی اونکے حق مین آپنے دعاء
ہدایت کی فرمایا ای ملائکہ مجھے پروردگار عالم نے رحمت عالمیان بنایا ہی نہ سبب عذاب آدمیان پھر
فرشتون نے آپسے رخصت ہو کر جناب باری مین سب اس حال کو جا کر عرض کیا القصہ یہان باوجود
اسکے آپکا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر لگا ہوا تھا اوس رات کو نماز مین گذاری اور یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ

۲۶ [illegible] صفحہ ۲۵ [illegible] خداوندا [illegible] آنکھ مسلمان ہونے سے پہلے چچا حمزہ کے سنہ ۱۲ ملاحظہ

قرّۃ عینی بالسلام یعنی حمزۃ تسمیان آپکا یہ حال تھا اور یہان حمزہؓ کی کیفیت یہ تھی کہ رات بھر
مین چالیس بار آپکے آستانۂ عالی پر آئے اور انتہا محبت اور اشتیاق دوستی کا کرجاتے تھے آخر صبح ہی
خدمت مین سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف لائے آپکی نظر جب اونپر پڑی فرمایا اچھا ہمارے
تمہارے درمیان وعدہ آج مسلمان ہونے کا ہوا ہی اب وعدہ وفا کیا چاہیے عرض کیا ایسا ہی کرونگا
مگر آج بھی کچھ اوس کلام سے جو کل پڑھا تھا پڑھو آپنے سورہ رحمن سے چند آیات وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ تک سنائی کہا ای نور چشم جگر گوشہ ہمارے واسطے اسی قدر بس ہے معلوم ہوا کہ نجم و شجر بھی
مخلوق کیلیے سجدہ نہ کرینگا اب گواہی دیتا ہون کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ پھر حمزہؓ کے مسلمان ہونے سے مشرکان عرب کی شکست ہوئی اور وہ بہت دل شکستہ
ہوے روایت نسیم الریاض مین ہی کہ خیبر سے کچھ مال غنیمت کی آئے تھے اور آپ تقسیم فرما رہے تھے
ذوالخویصرہ تمیمی نے آپکو کہا یا حضرت عدل و انصاف سے تقسیم کیجیے سو یہ تقسیم تمہاری موافق امر
اللہ تعالی کے نہین ہی بس غم زیادہ کیا آپنے اوسکے جواب مین مگر یہ کہ بیان کردیا اوسکا جہل جو آپکی
عدالت فی القسمت سے تھا اور سمجھایا اوسکو اور فرمایا وَيْحَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ کیا کہتے ہو کون عدل کریگا اگر مین ہی نہ عدل کرونگا نامراد اور زیانکار
ہوتا تو اگر مین عدل نہ کرتا ایس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ حکم دین
ہمین کہ اسکی گردن مارون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ اللہ لوگ کہینگے کہ محمدؐ اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین روایت بخاری شریف مین انسؓ سے مروی ہی کہا انھون نے کہ ایکدن
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپکے جسم مبارک پر ایک برد نجرانی
غلیظ الحاشیہ تھی پھر دیکھا مینے ایک اعرابی کو کہ آپکے پاس آیا اور چادر مبارک کو آپکی بڑی زور سے
اوسنے کھینچا حتی کہ دیکھا مینے کہ اوسکے زور کے کھینچنے سے گردن مبارک مین آپکی خراش آگئی اور گردن
مبارک آپکی چھل گئی پھر کہا اعرابی نے یا محمدؐ لاد دو میرے یہ دونون اونٹ پر کچھ مال سے اللہ کے
جو تمہارے پاس ہی سو تم نہ لاد دوگے ہمکو اپنا یا اپنے باپ کا مال بس چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر فرمایا مال تو اللہ ہی کا ہی اور مین اوسکا بندہ ہون اوسکے حکم سے اوسکی مال مین تصرف
کرتا ہون پھر فرمایا وَيُقَادُ مِنْكَ يَا اَعْرَابِيُّ مَا فَعَلْتَ اور قصاص لیا جائیگا تجھسے ای اعرابی

پارہ مین سورہ رحمن اول رکوع مین

یعنی گھاس جو زمین سے نکلی اور وہ کھڑی نہ ہو یعنی زمین پر منبسط ہو جاوے مثل

اسکا جو تو نے میرے ساتھ کیا کہا نہیں فرمایا آپنے کیون قصاص نہ لیا جائیگا تجھسے کہا اسواسطے کہ آپ بدی کے عوض بدی نہیں کرتے پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ایک مرد کو کہ ایک اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے اونٹ پر جو لادو سعدی بدی را مکافات کردن بہ بدی اہل صورت بود بحقیقت معنی کسانیکہ پی بردہ اند بہ بدی و بدہ و نیکوئی کردہ اند۔ اور سنن ابو داؤد مین اسطرح پر ابوہریرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگون کے ساتھ بیٹھے ہوے باتین بول رہے تھے پھر وہان سے آپ اوٹھے تاکہ دولتخانہ کو تشریف لیجائین ہم بھی آپکے ساتھ اوٹھکر چلے ناگاہ ایک آدمی گنوار جنگلی آپکے پاس آیا اور چادر مبارک کو آپکی سر مبارک سے بزور تمام کھینچا حتی کہ گردن مبارک آپکی سرخ ہوگئی اور قریب تھا کہ [illegible] آپکا دیوار مین ٹکرا جاتا آپنے اوس گنوار کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ تو کیا غرض کہتا ہے کہ اوسنے کہا یہ دونون اونٹ پر ہمارے جنس غلون سے بار کرادیکے مجھے دیجیے اسواسطے کہ یہ مال تمہارے پاس ہے وہ سب مال خدا کا ہے تمہارا یا تمہارے باپ کا نہین ہے آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے کہ مال میرا اور میرے باپ کا نہین ہے پر یہ زور سے کھینچنا جو تو نے مجھے کھینچا ہے یہ تو میرا حق ہے مین قصاص اسکا تجھسے لونگا اوسنے کہا مین ہرگز قصاص اسکا نہ دونگا اور اس حالت مین آپ کمال بشاشت سے مسکرا رہے تھے جب ایک ساعت اسی گفتگو مین گذری ایک شخص کو آپنے بلاکے فرمایا کہ ایک اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے پر جو لادکے اسے دو۔ روایت شرح شفا مین ہے کہ ایک غزوہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کو وقت ایک ببول کے درخت کے تلے آپ قیلولہ مین تھے اور سب صحابہ بھی جدا جدا قیلولہ مین تھے کہ غورث بن حارث جو بڑا شجاع اور سب پہلوانون کا سردار تھا ننگی تلوار اپنے ہاتھ مین کھینچے ہوے آپکے سرہانے ناگہان آکر کھڑا ہوگیا اور کہا آپکو تین بار کہ مَن يَمنَعُكَ مِنِّي اب کون روکنے والا اور بچانے والا ہے تمکو مجھسے آپنے فرمایا اللہ تعالی پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور لے لی آپنے اوس تلوار کو اور فرمایا مَن يَمنَعُكَ مِنِّي اب کون ہے جو ہمارے پنجے سے تجھے چھڑا لے پس کانپ گیا وہ اور کہا کن خیر آخذ اپنے دشمن کو ہر طرح سے قابو مین لاکر چھوڑ دینے والے اچھے لوگون کی صفت اختیار کرو پس آپنے اوسے چھوڑ دیا اور عفو کیا پھر آیا غورث اپنی قوم مین اور کہا مین تمہارے پاس بڑے حلیم بڑے کریم کے

اللہ تعالی کے کوئی نہین جو آپکے ہاتھ سے مجھے چھوڑا لے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ اور قسم یاد کی کہ اب پھر ...

مدارج النبوۃ

۵۷

پاس سے آٹھوین روایت کی طبرانی نے کہ پکڑ لائے لوگ ایک مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یہ مرد آپکو جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے پس فرمایا اوسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے جی کی اطمینان کے واسطے لَنْ تُرَاعَ لَنْ تُرَاعَ تو مت ڈر تو
مت ڈر اور اگر تو میرا قتل چاہتا تو تجھسے یہ نہ کیا جاتا کیونکہ اللہ تعالی نے محفوظ رکھا ہے مجھے
سب آدمیوں کے شر سے روایت ابتدا بعثت مین قریش اور اہل جاہلیت یعنی آنحضرت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی بڑی بڑی شاق شاق اذیتین اور تکلیفین دیتے کہ کوئی سوا آپکے
اونکو برداشت نہین کر سکتا پھر جب اللہ تعالی نے آپکو اون پر غالب کیا اور وہ سب ہر طرح سے آپکے
قبضہ قدرت مین آ گئے اسطرح پر کہ آپ اونکو چاہین مار ڈالین یا قید کرین یا چھوڑ دین اور اون
سب کو یقین کامل ہوا کہ اب ہم سب کی سب مار ہی گئے آپ ہم سب کو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ دیوینگے پھر جب
آپ مکہ معظمہ مین اوترے اور سب مسلمان مطمئن ہوئے آپ بیت اللہ مین تشریف لائے اور اپنے راحلہ پر
سات بار اوسکا طواف کیا اور چوگان سے حجر اسود کا استیلام کیا پھر جب طواف سے فارغ ہوئے عثمان
بن طلحہ کو بلا کر اوس سے کنجی کعبے کی آپنے لی پھر اوسکو کھولکر اوسمین داخل ہوئے پھر اوسکے دروازہ پر
کھڑے ہو کر فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ
عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ سچا ہوا وعدہ اللہ کا اور مدد کی اوسنے اپنے عبد کی اور
بھاگے احزاب پھر فرمایا اے معشر قریش مَا تَقُوْلُوْنَ اِنِّيْ فَاعِلٌ بِكُمْ کہو کیا ظن ہے تمھارا اب
کیا کرینگے ہم تمھارے ساتھ کہا سبھون نے آپ ہمارے ساتھ اچھا کرینگے آپ بھائی کریم بیٹے بھائی
کریم کے ہین اور ہم ہر طرح سے قادر ہین پس فرمایا آپنے کہتا ہون جیسا کہا میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے
لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اب نہین کچھ الزام تم پر
آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہی سب مہربانون سے مہربان پھر فرمایا اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ سو تم
سب کے سب آزاد ہو کذا فی الشفا و شرحہ للشہاب روایت انس رض کہتے ہین کہ تنعیم کے پہاڑ سے
اسّی ۸۰ مرد نماز صبح کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل کرنے کو اوترے اور سب پکڑے گئے پس
آزاد کر دیا سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پھر اوتارا اللہ جل شانہ نے یہ آیہ وَهُوَ الَّذِيْ
كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ

علیہم کذا فی الشفا **روایت** فضالہ بن عمرو نے کہا کہ سال فتح میں میں نے چاہا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو قتل کروں اور آپ طواف میں تھے جب میں آپ سے نزدیک ہوا آپ نے فرمایا کہ فضالہ کیا
اپنے جی میں تم کہہ رہے تھے چاہتے ہو کہ رسول خدا کو مار ڈالو میں نے کہا نہیں یا **رسول اللہ** صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پس آپ ہنسے اور میرے واسطے استغفار کیا اور دست مبارک اپنا میرے سینہ پر رکھا
پس مطمئن ہو گیا دل ہمارا سو قسم ہے خدا کی کہ اپنے میرے سینہ سے ہاتھ بھی نہ اوٹھایا تھا کہ میرے
دل میں حق تعالی نے سب چیزوں سے زیادہ آپ کو محبوب کر دیا از مدارج النبوۃ **روایت** کہا واقدی نے جب پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے بماہ ذی الحجہ سن چھ ہجری میں تو آئے یہود لبید
بن اعصم کے پاس اور کہا تم ہم لوگوں میں بڑے جادوگر ہو اور **محمد** نے ہم لوگوں پر جادو کیا ہے
سو تم اوس پر جادو کرو ہم بعوض اس کے تمہیں کچھ دینگے پس اوسنے آپ پر جادو کیا پھر اثر
اوسکی چالیس روز تک آپکو ضعف اور نسیان کا زور رہا اور فقط دنیا کے امور میں آپکی خاطر مبارک
میں کھٹکا ہوتا تھا کہ فلانا کام میں نے کیا ہے حالانکہ آپنے وہ کام نہ کیا ہوتا [illegible] برس
سال بھر تک اوسکا اثر آپکی ذات میں باقی رہا [illegible] ایک رات عائشہ [illegible]
آپنے فرمایا تمہیں معلوم ہے خدای تعالی نے مجھے فتویٰ دیا ہے جس بات میں میں نے اوس سے [illegible] کیا
یعنی میری دعا قبول کی آئے میرے پاس دو مرد ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے
پاس پس کہا اوسنے جو پاؤں کے پاس بیٹھا تھا اوسکو جو میرے سر کے پاس تھا کہ اس مرد کا
کیا حال ہے اور درد اسکا کس سبب سے ہے کہا یہ مطبوب ہے یعنی اس پر جادو ہوا ہے کہا کسنے جادو کیا ہے کہا لبید
بن اعصم یہودی نے کہا کس چیز میں جادو کیا ہے کہا کنگھی اور بالوں میں جو کنگھی کرنے میں گرتے ہیں
اور غلاف شگوفہ خرمای نر میں کہا اسکو کہاں رکھا ہے کہا ذی اروان کے کنوے میں پتھر کے
پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کنوے پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ اور فرمایا
یہ وہی کنواں ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا ہے تو پانی اوس کنوے کا سرخ تھا جیسے مہندی کا
بھگویا ہوا اور درخت اوس کنوے کے تھے جس طرح شیطانوں کے سر یعنی بد شکل پس نکالا اوس
کنوے سے اوس جادو کو اور ایک روایت میں ہے کہ بھیجا اوس کنوے پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور زبیر اور عمار رضی اللہ عنہم کو [illegible] کھینچا اور ان لوگوں نے پانی اوس کا

پھر نکلا اوس کنوئیں مین ایک پتھر کہ اوسکے تلے بال تھے آپکے سر مبارک کے جو کنگھی کرتے وقت زمین گرتی ہین
اور دندانہ کنگھی کے اور وتر یعنی زہ کمان اوسمین گیارہ گرہین دی ہوئی تھین و بروایتی موم کی مورت تھی جسمین سوئیان
لگی ہوئی اور اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئی تھین پس نازل ہوے جبریل علیہ السلام معوذتین یعنی سورۂ ناس
اور فلق لیکر ان دونون سورتون مین گیارہ آیتہ ہین پس جون جون آپ ایک ایک آیتہ کو پڑھتے جاتے تھے
اوسکی ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی اور ایک سوئی نکلتی جاتی تھی اور سحر کا اثر کم ہوتا جاتا تھا حتی کہ جب دونون سورہ
پڑھ چکے ہو گیا ایسا ہے گویا کھل گئیں بالکل گرہین آپکی جان سے اور وہ دونون مرد جنکو آپنے خواب مین
دیکھا تھا وہی جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے پھر فرمایا عائشہ رض نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیون فاش نہین کر دیتے آپ اس امر کو اور رسوا نہین کرتے ان جادو گرون کو فرمایا خدا تعالی نے
مجھے شفا دی اب کیا کام ہے کہ اس امر کو لوگون پر فاش کرون مجھے یہ بات اچھی نہین معلوم ہوتی سبحان اللہ
آپ کیسے بڑے حلیم اور صابر تھے کہ باوجود علم و قدرت کے مسلک تفویض و تسلیم اختیار کیا اور لبید
بن اعصم کے ساتھ جھگڑا کی اور عذاب تو کیا کرتے کہ اوس سے کبھی اسکا ذکر بھی نہ کیا حتی کہ وہ مر گیا
اور جادو امر حقیقی ہے وہمی نہین اور سحر کی تاثیر سے آپکی نبوت وغیرہ مین ذرہ بھر بھی نقصان لازم
نہین آتا بلکہ ظہور سحر کی تاثیر کا آپ مین علامت ہے آپکی نبوت اور صدق پر کیونکہ کفار فجار آپ کو ساحر
کہا کرتے تھے اور مقرر ہے کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور یہ معوذتین کا پڑھنا علاج روحانی تھا اور علاج
حسی وہ ہے کہ سر مبارک مین آپنے پچھنا لگایا اور یہ دال ہے اوپر کمال حکمت و حذاقت آپکی جیسا اطبا حاذق
اس سے خوب واقف ہین کذا فی البخاری و شفا و شرحہ وغیرہا روایت ہے بخاری مین عائشہ صدیقہ سے
کہ آئے یہود کے ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا السَّامُ عَلَیْکُمْ یعنی
تمپر موت ہو کہا عائشہ رض نے وَعَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللّٰہُ وَغَضِبَ اللّٰہ بلکہ تمھین پر موت ہو
اور لعنت کرے تمپر اللہ اور غضب ہو اوسکا تمپر فرمایا آپنے مَہْلاً یَا عَائِشَۃُ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ
وَاِیَّاکِ الْعُنْفَ وَالْفُحْشَ آہستہ رہو اے عائشہ نرمی کرو اور کڑی بات اور بیہودگی سے بچو
کہا عائشہ رض نے کیا آپنے نہین سنا جو ان لوگون نے کہا فرمایا کیا تمنے نہ سنا جو مینے کہا مینے رد کیا
انپر پس قبول ہوئی میری دعا اونکی شان مین اور نہ قبول ہوگی اونکی دعا میرے حق مین روایت ہے
عبد اللہ رض سے کہ کچھ مال غنیمت کا آپنے تقسیم کیا پس ایک مرد انصاری نے کہا واللہ یہ قسمت نوجہ

اللہ عزوجل کے نہ ہوئی مینے کہا مین یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہونگا پس مین
آپکے پاس آیا اور آپ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے پس یہ بات آہستہ مینے آپسے کہی آخر بہت شاق ہوئی
یہ بات آپ پر اور متغیر ہوگیا چہرہ انور آپ کا اور غصے ہوئے آپ حتی کہ مینے دوست رکھا کہ مین نے یہ بات
آپسے کہی ہوتی پھر فرمایا آپنے موسیٰ علیہ السلام اس سے زیادہ اذیت دیے گئے ہین پھر صبر کیا ہی رواہ البخاری روا
ہی کہ جب بنی المصطلق کی شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار مدینہ منورہ کو
منصور و فتحیاب ساتھ غنائم کثیرہ کے روانہ ہوئے اثنا راہ مین ججاہ اجیر یعنی نوکر سے عمر رضی اللہ عنہ کے اور سنان جہنی ؎
منافق سے جو حلیف ابن ابی رئیس المنافقین تھا آپسمین لڑائی ہونے لگی ججاہ نے مہاجرین کو آواز
دی اور سنان نے انصار کو پس جہاں تک جو فقرا مہاجرین سے تھے ججاہ کے پلہ پر ہوکر سنان کو طمانچہ مارا
سنان نے ابن ابی سے اسکی شکایت کی ابن ابی غصہ ہوا اور جہال کو کہا تو اس وجہ کا ہوا کہ ہم لوگون نے صفح
مارے کیا طمانچہ ہی کھانے کو محمد کی صحبت ہم لوگون نے اختیار کی ہی وَاللّٰهِ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُهُمْ
اِلَّا كَمَا قِيْلَ سَمِّنْ كَلْبَكَ يَاْكُلْكَ قسم خدا کی ہیری اور اونکی کہاوت ایسی ہوئی جیسے مثل
کہتے ہین اپنے کتے کو پال کر فربہ کر رکھ آخر وہ تجھی کو کھائیگا اور ابی کے ایک گروہ اسکی قوم کے تھے کہا
وَاللّٰهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ واللہ اگر مدینہ ہم پہونچینگے تو
محمد کو وہان سے نکال دینگے اعز اپنے کو سمجھا اور اذل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر اپنی
قوم کی طرف متوجہ ہوکر کہا تم لوگون نے اپنے سے یہ بلا سر لی ہی تم لوگون نے اپنی جان پر کیا کیسے داخل
کر دیے انکو اپنے شہر مین اور تقسیم کر دیے انکو اپنے مال و اسباب واللہ اگر روک لیتے تم لوگ جہال اور اوسکے
ہمراہیون سے کھانا تو نہ چڑھ بیٹھتے یہ تمھاری گردنون پر اور قریب تھا کہ یہ لوگ بھاگ جاتے تمھارے
دیار و بلاد سے سو اب نہ خرچ کرو انپر یہان تک کہ متفرق ہوجاوین محمد کے پاس سے اپنے اپنے
قبائل و عشائر کی طرف پس زید بن ارقم انصاری نے باوجود اپنے چھوٹے سن کے اسکو سنکر کہا
واللہ تو ہی ذلیل قلیل مبغض ہی اپنی قوم مین اور ہماری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو عزت ہے
اللہ کی طرف سے اور قوت ہی مسلمانون کی کہا ابن ابی نے چپ ہو مین تو کھیل کرتا ہون پس زید نے
یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائی آپکا چہرہ متغیر ہوا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمین حکم ہو تو اس منافق
کی گردن مارون آپنے فرمایا مہاجرین و انصار مین بڑی لڑائی ہوگی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ تبکسی

؎ دونون جھگڑ کر کنوئین پر گر پڑے پھر ایک نکلا ججاہ نے کہا میرا ہی سنان نے کہا میرا ہی اور حقیقت مین سنان کا تھا ۱۲ مدارج النبوۃ

انصار کو آپ فرمائین کہ اوسے قتل کر ڈالے آپنے فرمایا لوگ کہینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین
پھر آپنے ابن ابی سے کہا یہ بات تو نے میرے حق مین کہی ہی کہا خدا کی قسم نہین زید جھوٹا ہی آپنے زید کو فرمایا
تمہاری سماعت مین کچھ خطا تو نہین کی کہا نہین فرمایا تجھپر شبہ تو نہین ہو گیا کہا نہین پس یہ آیت اتری يَقُولُونَ
يَقُولُونَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ جب یہ خبر ابن ابی کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی
کو کہ صحابی جلیل القدر اور خلص المومنین ہی تھے پہونچی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
ہمین آپ چھوڑ دین مین اوسکا سر ابھی کاٹ کر آپکے پاس لے آتا ہون فرمایا مت قتل کر اپنے باپ کو
پھر جب ابن ابی نے چاہا کہ مدینہ منورہ مین داخل ہو عبد اللہ اوسکے بیٹے نے اوسے روکا اور تلوار کھینچکر کھڑے ہو گئے
اور باپ کو مدینہ جانے سے مانع ہوئے اور کہا اگر تو نہ اقرار کریگا کہ عزۃ اللہ اور اوسکے رسول ہی کو ہے صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم تو ضرور مین تیری گردن مارونگا جب ابن ابی نے اپنے بیٹے کو اسمین بہت آمادہ پایا کہا اشہد
اَنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَاَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْيَانِ اَنَا اَذَلُّ مِنَ
النِّسْوَانِ پس آپنے عبد اللہ کو فرمایا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنِ الْمُؤْمِنِينَ خَيْرًا
پھر مدینہ منورہ مین آکر ابن ابی تھوڑے دن کے بعد مر گیا عبد اللہ اوسکے بیٹے نے آکر آپ سے کہا کہ آپکا اگر
کوئی قمیص ہو تو اوسمین میرے باپ کو کفن دیا جاوے اور آپ اوسکی نماز پڑھدین آپنے اوسکی تکریم کی
اور اوسکو دل کے خوش کرنے کو اپنا قمیص کفن کو دیا اور ابن ابی کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر حضرت عمر رض
اوچھلے اور کھینچا آپ کو آپکی جامہ کے ساتھہ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آپ نماز پڑھتے ہین
ایسے منافقون کے سردار پر اور وہ فلان فلان روز ایسا اور ویسا بکتا تھا آپنے مسکرا کے فرمایا اے عمر
چھوڑ دو مجھے عمر اوسی طرح آپکو منع کیے جاتے تھے آپنے جامہ اپنا عمر کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور کہا ہٹ مجھسے
اے عمر پھر آپنے جب اوسکی نماز پڑھ دی حق تعالی نے یہ آیۃ اوتارا وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ
اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور نماز نہ پڑھ انمین کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اسکی قبر پر تب
منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھنے سے آپ باز رہے اور یہ غایت صبر اور حلم اور شفقت اور رحمت آپکی تھی
امت پر مگر جب بارگاہ ایزدی سے منع ہو گیا رک گئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قمیص پہنانا آپکا ابن ابی کو
بعوض اوسکی تھا کہ آپکے چچا عباس کو جب بدر مین اسیر ہو کر آئے تھے اور جامہ کسیکا بباعث طول قامت اونکی

اونکے قد پر درست نہیں آتا تھا اونسے اپنا قمیص اونکو پہنایا تھا آپنے واسطے دفع منت کو اپنے چچا کی
طرف سے اپنا قمیص اوسکو دیا اور نماز پڑھنا اسواسطے تھا کہ مشرکوں نے حدیبیہ کے روز عبد اللہ کو کہا تھا
کہ ہم لوگ محمد کے جلسے میں نہ ہونگے پر تجھے اجازت دیتے ہیں کہ عمرہ کر لے اوسنے کہا تھا کہ حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم پر میں سبقت نہیں کر سکتا اسکے بدلے آپنے اوسکی حرمت رکھی اور نماز پڑھ دی اور اوسکی خاطر
طلب آمرزش کی اور یہ بھی اسواسطے تھا کہ اور اور منافقین آپکے کرم و احسان کو عبد اللہ کو یا تجھ پر اپنا
دشمن تھا دیکھ کر نفاق سے توبہ کریں اور جامۂ وفاق پہنیں چنانچہ جب عبد اللہ کے مرنے کے بعد
منافقین میں سے ایک ہزار نے اپنے پیشوا کو محتاج دعا اور استغفار کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور آپکا
اتنا بڑا احسان بہ نسبت اتنے بڑے دشمن کے ملاحظہ کیا ایک جماعت کثیر نے نفاق سے توبہ کی اور پہنا
جامۂ اتفاق و ایمان سے جیسے یہ بھی شمہ بیان عظیم مکارم اخلاق اور اشمال حلم اور صبر کا آپکے [illegible] منافقین
تو کیا حال آپکا منافقوں کے ساتھ کہ پیچھے آپکی ایسی ایسی ایذائیں دیتے اور روبرو آپکے تملق اور ریا ظاہر
کرتے یہ معاملہ تھا اور جب حکم یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ
عَلَیْھِمْ کا یعنی اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر اونپر نازل ہوا تب بھی حکم نہ ہوا کہ
اونکے ساتھ سختی اور غلظت کریں بلکہ آپ دروازہ رحمت و عفو و استغفار کا اونپر کشادہ رکھتے تھے
حتی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ یعنی برابر ہے
اگر تم منافقین کے واسطے استغفار کرو یا نکرو تب آپنے فرمایا مجھے اختیار دیا ہے پروردگار نے استغفار اور عدم
استغفار میں پس میں نے استغفار ہی کو اختیار کیا پھر جب یہ آیہ اوترا اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ
مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ اگر تم ستر مرتبہ بھی ان منافقوں کے واسطے استغفار کروگے تب بھی اللہ انکو
ہرگز نہ بخشیگا آپنے فرمایا میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ انکے واسطے استغفار کرونگا آخر جب اس سے بھی
منع کیے گئے کیا کریں آپ نہایت حلم اور عفو آپکا تھا اور اغماض کرنا تھا اونکی اذیتوں سے چنانچہ
منقول ہے تفسیر روح البیان و تفسیر کبیر و شفا میں روایت طارق [illegible] سے کہا کہ میں بازار میں عرب کے
دیکھتا ہوں کہ ایک جوان چلا جاتا ہے اور ایک مرد پیچھے سے اوسکے اوسکو پتھر مارتا جاتا ہے یہانتک کہ پانوں اوسکے
خون آلودہ ہو گئے ہیں اور وہ جوان کہتا تھا یٰاَیُّھَا النَّاسُ قُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُفْلِحُوْا اے لوگو
کہو لا الہ الا اللہ فلاح پاؤ گے اور وہ مرد پیچھے اوسکے کہتا تھا اِنَّہٗ کَذَّابٌ فَلَا تُصَدِّقُوْہُ یعنی یہ جھوٹا

اسکی بات کی تصدیق نکرو بیٹے پوچھا کہ یہ دونون کون ہین لوگون نے کہا یہ جوان محمد ابن عبد اللہ ہین
نبوّت کا دعوی کرتے ہین اور یہ اونکا چچا ہے اونکو چچا کہلاتا ہے روایت ہے کہ جنگ بدر ہین سید الشہدا
حضرت حمزہ آپکے چچا کے ہاتھ سے کہ بڑے شجاع صفدر تھے خوب شجاعت اونکا فرقشی ہوئی تھی
مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی تھی منجملہ اور کفار کے عتبہ باپ ہند زوجہ ابوسفیان کا شیبہ کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا اور کفار کی شکست ہوئی تھی ابوسفیان کہ سردار و رئیس کفار قریش تھا اور بہت تھا عزت
اور قبائل قریش کو تحریک کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کو آمادہ رہتا تھا بڑا لشکر ہوا
ایک لشکر بھاری جماعت یہود اور کفار قریش کا مرتب کرکے بقصد انتقام مدینہ منورہ پر چڑھ آیا آپنے
بھی مع لشکر ظفر پیکر مدینہ سے کوچ فرمایا اور آپ ہر طرح سے مسلح تھے یعنی زرہ پہنے ہوئے کمر بندین کو اور
خود پہنے ہوئے اور ذو الفقار خارا شگاف حمائل کیے ہوئے نیزہ دست مبارک مین لیے ہوئے ڈھال دوش مبارک پر ڈالے ہوئے
اور آپکی تلوار پر یہ لکھا تھا ۔ فی الجبن عار و فی الاقبال مکرمۃ ۔ والمرء بالجبن لا ینجو من القدر ۔
آخر قریب جبل احد کے جو مدینہ سے ایک فرسنگ ہے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا آخرکار ہاتھ سے وہ میدان
لا الہ کا رہا القصہ کفار کو ہزیمت ہوئی بھاگے لشکر اسلام کے لوگ غنیمت مین مشغول ہوئے کفار قریش نے
اس غنیمت کو غنیمت جانکر درہ کوہ سے کہ جانب پشت لشکر اسلام تھا ناگہان آکر ایسا حملہ کیا کہ اہل اسلام
حیران ہوئے تھے نہایت شوریدگی اور بدحواسی سے مسلمانون نے مسلمانون کو مارا اکثر لوگ شہید
ہوئے اور بیشتر صحابہ جلیل القدر بھی شہید ہوئے جو بچے سو بھاگے ہر چند آپ پکارتے تھے کوئی سنتا تھا
فقط آپکے ساتھ چودہ آدمی ساتھ ہوا چاہیا تو انکا سا رہ گئے تھے اور آپ تنہا اکیلے دشمنون کے
بیچ مین شیر کی طرح کھڑے تیر و سنگ سے دشمنون کو دفع کرتے تھے اور جبریل میکائیل داہنے بائین آپکے
اور جھنڈے کے جنب اور ملائکہ آپکی محافظت کے لیے حاضر تھے پر کفار سے مقاتلہ نکرتے تھے آخر آپکے ساتھ
علی مرتضی تنہا رہ گئے اور اور صحابہ محاصرہ مین لگے جب کفار آپکی طرف حملہ کرتے علی مرتضی او نکا
وار مین صاف کرتے تھے بجلی کی طرح تلوار چمکتی تھی ہر طرف کرتی تھی سر کو جدا و وہ آتی تھی جسپر
آخر کفار کو مارتے مارتے تلوار آپکی ٹوٹ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذو الفقار علی مرتضی کو
دی آپنے اوس تلوار سے اتنی خونریزیان کین اسقدر کفار دوزخ جہنم کیے کہ آپنے فرمایا علی سنتے ہو فرشتہ
بہشت مین تمہاری تعریف کر رہا ہے ۔ لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار ۔ علی شیر خدا اس ہیبت

ف نامردی ہین ننگ و عار ہے اور دشمن کی طرف منہ کرنے مین بزرگی اور جوانمردی ہے اور آدمی نامردی کرکے قدر سے نجات نہین پاتا ۱۲ ۔ ف آپنے اسطرح صفین قائم کین کہ کوہ جبل پس پشت لشکر اسلام واقع ہوتا تھا اور کوہ مذکور کی جانب پہاڑ مین ایک درہ تھی بخوف اسکے کہ ایسا نہو کہ کفار اوس جانب سے حملہ کرین آپنے عبد اللہ بن جبیر کو پچاس تیر انداز کے ساتھ اوس ...

[illegible]

[illegible]

جمع ہوئے اور اس لڑائی میں آپکو بڑا صدمہ پہونچا اور دندان مبارک آپکے شہید ہوئے ابوسفیان
نے سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپکے چچا کو فریب دیکر وحشی کے ہاتھ سے شہید کروایا اور ہندہ
زوجہ ابوسفیان نے آپکی نعش مبارک کے پاس آکر مثلہ کیا یعنی ہاتھ پاؤں اور ناک اور کان کاٹے اور عضای
تناسل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے دل اور کلیجا اونکا نکال کر دانتوں سے چبا کر ڈال دیا اور اوصحابہ
بھی مثلہ کیے گئے آپکو اس کا بڑا ملال ہوا پھر [illegible] غزوات اور لشکرکشیاں ابوسفیان کی [illegible]
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] روانہ ہوئے راہ میں حضرت عباس
بن عبد المطلب آپکے چچا [illegible] اپنے اہل و عیال اور اسباب و اموال کے ساتھ بنیت ہجرت کے مدینہ منورہ
چلے جاتے تھے آپکی قدمبوسی سے مشرف ہوئے [illegible] ملاقات سے بہت خوش ہوئے فرمایا اسباب اپنا
مدینہ [illegible] اور تم ہمارے ساتھ [illegible] آخری
[illegible]
[illegible] حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو
[illegible] قریش کو امان لے
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار
ہو کر [illegible] کاٹنے والا [illegible]
زبانی اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کہلا بھیجے کہ قریش مکہ سے
باہر آکر [illegible] امان [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی [illegible] لشکر [illegible] آگ [illegible]
[illegible] حضرت عباس نے ابوسفیان کو
پہچان کر [illegible] فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ [illegible] قریش کے حال پر [illegible] دوست [illegible]
اندر [illegible]
اکنون [illegible] فرمایا [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible] امان دلوا دو

[illegible]
بجنگ مومنین
[illegible] اسلام [illegible]
رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
یا امام وقت [illegible]
جنگ [illegible]
مومنین
امام وقت [illegible]

غرض اوسکو لشکر اسلام مین لاے حضرت عمرؓ نے ابوسفیان کو دیکھکر چاہا کہ اوسے قتل کرین حضرت عباسؓ نے
کہا مینے اسے امان دیا ہی حضرت عمرؓ جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت لیلین اور
جاکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ابوسفیان دشمن خدا و رسول بے ایمان آپکے چچا حمزہؓ کا
قاتل اور آپکا دشمن جانی بلا امان آتا ہی مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن مارون حضرت عباس نے کہا مینے
اسے امان دیا ہی حضرت عمرؓ نے چاہا کہ آپکے کان مین کچھ کہین حضرت عباس نے دلیری کرکے سر مبارک آپکا
اپنی بغل مین لے لیا اور کہا آجکی رات ہلوگ آپسے کانا پھوسی نہین کرتے حضرت عمرؓ اوسی طرح ابوسفیان کے
قتل کے واسطے بالحاح تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمرؓ نے اوسکی شان مین زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے
اونکو روکا اور حضرت عباسؓ کو حکم فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح لے آئیو صبح کو جب آپ نے
ابوسفیان کو دیکھا اخلاق پیش آئے اور سب اذیتین اوسکی پہلی عفو کردین اور نرمی اور شفقت سے
فرمایا تجھپر افسوس ہی ای ابوسفیان کیا وہ وقت ابھی نہین آیا کہ تو اعتقاد کرے کہ سوا خدا کے اور کوئی
قابل پرستش نہین ابوسفیان نے کہا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ کیسے بڑے حلیم اور کریم ہین کہ
باوصف میری ایسی عداوت اور قساوت کی ایسی مہربانی فرماتے ہین واقعی سوا خدا کے اگر اور کوئی معبود ہوتا
تو میری مدد کرتا پھر آپنے فرمایا افسوس ہی تجھپر ای ابوسفیان کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو میری رسالت کی
تصدیق کرے کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون میرے دلمین تو ابتک ابھی کچھ تامل ہی حضرت عباسؓ نے
کہا اب تاخیر نکر کہہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ نہین تو عمرؓ
آکے ابھی تیری گردن کاٹ لینگے ابوسفیان نے کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کذا فی نسیم الریاض وغیرہ روایت ہی کہ ہند بیٹی عتبہ کی بی بی ابوسفیان کی
جسنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کو مثلہ کیا تھا اور قصد ایذا رسانی کا اوسکی نسبت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ہی اور کفر مین ید طولی رکھتی تھی بعد فتح مکے کے اپنے منہ پر نقاب اور برقع ڈالکے
اور اور عورتون کے جھنڈ مین گھسکر اپنے کو انجان بنا کر آپکی حضور مین حاضر ہوکر مسلمان ہو گئی بعد مسلمان
ہونے کے پردہ منہ سے کھولا اور کہا مین ہند ہون آپنے کمال مکارم اخلاق سے سب خطائین اوسکی
معاف کردین اور فرمایا جب تو مسلمان ہو گئی تو اچھا کیا اور اوسکے حق مین دعا خیر کی روایت ہی کہ
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طیاری لشکر کشی کی کی تو یہ فرمائی خبرین بند کردین کہ قریش کو آپ کے

عزم کی خبر نہو کہ ناگہان اونکے سر پر جا پہونچین حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے ایک قریش کو خط بمضمون
عزم آپکے مکہ پر لکھا اور ایک عورت کو دیا کہ چھپکے سے لیکر مکہ روانہ ہوے حق تعالی نے اس خط کی آپکو
اطلاع دی آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ جھپٹ کر مکے کی راہ پر روضۂ خاخ
تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہی اوسے لے آؤ یہ تینون صاحب گھوڑا دوڑا کر روضۂ خاخ
تک پہونچے وہان ایک عورت ملی ہر چند تلاش کی مگر اوسکے پاس خط نہ نکلا لوگون نے چاہا پھر چلین
حضرت علیؓ نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمین جھوٹھ
خبر تو نہین دی ہی خط بیشک تیرے پاس ہی اگر مجھے نہ دیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوسنے سر کی بالونکے
جوڑے مین سے خط نکال کے دیا آپکی حضور مین لائے اوس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر جرار تمپر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تمپر قصد کرین
تو خدای تعالی انکو تمپر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپنے حاطب کو بلا کے حال پوچھا اونھون نے بعد اقرار اسکے
کہا کہ یہ فعل مجھسے از راہ ارتداد و نفاق یا تغیر اعتقاد کے نہین ہوا ہی بلکہ وجہ اسکی یہ ہی کہ اور سب
مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہی جسکے سبب سے قریش اونکے وہان کے اقارب اور اہل عیال کی
نگہبانی کرینگے اور مین قریشی نہین ہون جس سے وے میرے عیال و اموال کی نگہبانی کرین فقط مجھے
ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہی اور مین بالیقین جانتا ہون کہ حق تعالی آپکو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے
کچھ نہوگا آپنے بمقتضای رحمت عامہ اور حلم و شفقت تامہ اپنی کے فرمایا سچ کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا قاتلک
اللہ اللہ کی مار پڑے تجھپر باوجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپنے اپنے لشکر کی کوچ کی خبرین بند کر دین ہین تو نے قریش کے
آگاہ ہونے کو خط بھیجا ہی پھر فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی
مارون آپنے فرمایا ای عمرؓ یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ حق تعالی نے اہل بدر پر ایک توجہ خاص کی ہی
اور اونکے حق مین فرمایا ہی اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اور ایک روایت مین ہی
فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ کرو جو تمھارے جی مین آوے مینے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمرؓ پر
رقت طاری ہوئی رونے لگے اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی پھر آپنے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ
سزا نہ دی سبحان اللہ کیا بڑا خلق تھا ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اساء
روایت قصۂ ایذا رسانی کا عکرمہ بن ابی جہل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اظہر من الشمس تھا

نسیم الریاض
کذا فی البخاری
محمد حبیب الرحمن مولوی

جب مکہ فتح ہوگیا وہان سے بخوف اسکے کہ آپ اوسکو جان سے قتل کروا ڈالینگے بھاگا اور طرف ساحل کے گیا اور اوسی دن ایک صحابہ کو شہید کیا جب یہ خبر آپکو پہونچی مسکرائے لوگون نے سبب تبسم ازراہ تعجب پوچھا کہ ایسے محل مین مسکرانا حکمت سے خالی نہین فرمایا اسلیے مسکراتا ہون کہ صحابہ مقتول ساتھہ عکرمہ قاتل کے ہاتھہ ملائے ہوے بہشت مین چلے جاتے ہین یاران او زیادہ متعجب ہوئے کیونکہ عکرمہ کفر مین اسطرح ڈوبا تھا کہ اسلام اوسکا محال معلوم ہوتا تھا آخر عکرمہ کشتی پر قصبہ مین سوار ہوا ایک ایسی کڑک پیدا ہوئی کہ دریا مین بہت موج اوٹھنے لگی اہل کشتی کے حواس پریشان ہوئے عکرمہ سے کہا ظاہر کڑک کا آنا فقط تیرے ہی کشتی مین بیٹھنے سے ہوا ہی سو تو کہہ لا اله الا الله کیونکہ اس محل مین سوای حق تعالی کے کوئی فریادرسی نہین کرسکتا عکرمہ اس سے کچھہ متنبہ ہوا پھر کیا دیکھتے ہین کہ دور سے ایک ضعیفہ آگر مقنعہ سر سے اوٹھا کر دریا کے کنارہ کھڑی ہوئی اہل کشتی نے لنگر ڈالے عکرمہ ایک ڈونگی پر سوار ہوکر اوسکے پاس آیا دیکھا کہ ام حکیم اوسکی بی بی ہی اور ام حکیم بعد فتح مکے کے مسلمان ہوگئی تھین اونے عکرمہ سے کہا ای عکرمہ مین کریم ترین اور حلیم ترین خلائق کے پاس سے آئی ہون اور کچھہ اوصاف کمال آپکے جہان تک اوس سے ہوسکا بیان کیے پھر کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تھی کہ میرا شوہر حضور کے خوف سے بھاگ کر یمن کی جانب گیا ہی توقع مکارم اخلاق سے ایسی ہی کہ اب آپ اوسے امان دین فرمایا مینے اوسے امان مین خدای تعالی کے دیا چاہیے جو کوئی اوس سے ملاقات کرے اوسکی ساتھہ چھیڑ چھاڑ نکرے آب مکہ کو پھر چل عکرمہ رضؓ نے کہا تو نے امان چاہا اور اونھون نے باوجود ایسی ایسی اذیتون کے جو مینے اونکو پہونچائی ہین امان دیا کہان ہان کرم و احسان اوسکا اس سے بھی بڑا ہی کہ کوئی اوسکو بیان کرے

اللهم صل على محمد نبي الرحمة وشفيع الامة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر دونون مکے کو چلے آپنے اس سے ملہم ہوکر فرمایا یاتیکم عكرمة بن ابي جهل مؤمنا مهاجرا فلا تسبوا اباه آپ اسی فکر مین تھے کہ ام حکیم موںھہ پر نقاب ڈالے ہوے اپنے شوہر عکرمہ کے ساتھہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکرمہ کو مین لے آئی سبحان اللہ مرحبا آپنے ساری اذیتین عکرمہ کی بھولی بسری کردین اور مارے خوشی کے اسطرح اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے کہ چادر دوش مبارک سے گر پڑی عکرمہ نے آپکی اونگلیون کا بوسہ لیکر آپکے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ عورت کہتی ہی کہ آپنے اپنے غصے سے ہمین پناہ دی آپنے فرمایا ہان سچ ہی عکرمہ نے کہا اشهد ان لا اله

ف ۵ امان بالفتح بخوف بودن وایمنی و زنہار
۱۳ اعیاشا
ف ۶ عکرمہ ابوجہل کا بیٹا مومن مہاجر ہوکر چلا آتا ہی اسے اوسکے باپ کو برا نہ کہو

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلُہٗ یہ کہکے مارے شرم و حیا کے سر جھکا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ راست گوی ترین خلائق اور نیکوکار ترین اور وفادار ترین مردم ہین اور مین غایت شقاوت اور نادانی سے اپنے برابر آپکی تکذیب کرتا رہا آب عرض یہ ہے کہ حق تعالیٰ سے آپ دعا کرین کہ سب بے ادبیان اور گستاخیان اور عداوتین جو مجھسے حضور و غیبت ہیں او علانیۃً بنسبت ملازمان والا کے صادر ہوئی ہین معاف کردے آپنے عکرمہ کے حق مین دعا کی روایت ہے کہ ہبار بن اسود نے بڑی بڑی اذیتین آپکو پہونچی تھین منجملہ حرکات ناپسندیدہ اوسکی یہ تھا کہ آپکی صاحبزادی زینب کو جو مکے سے مدینہ کو آتی تھین نیزہ مارا تھا وہ ہودج سے گر پڑین اور بیمار ہوکر مر گئین آپکو اسکا بڑا رنج تھا اوسکے قتل کا اذن عام دیا تھا روز فتح مکے کے آپنے ہر چند اوسے تلاش کیا نہ ملا جب آپ مدینہ پھر گئے ایکروز مجمع صحابہ کبار کی ساتھ آپ بیٹھے تھے کہ ہبار نے آکر آواز دی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مسلمان ہونیکو آیا ہون اور پہلے اسکے راندہ درگاہ تھا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اور آپکی نظر مین گنہگار ہون اور بسبب شرمساری ہون آپنے سر جھکا لیا اور عذر اوسکا قبول کیا اور اوسکے ساتھ ذرا ہنسی بھی کی فرمائی اور فرمایا اے ہبار مین تجھسے خوش ہوا اور تیری خطا معاف کردی اسلام گناہان ماتقدم کو قطع کردیتا ہے روایت ہے کہ وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر مسلمان سب بڑے حریص تھے روز فتح مکے کے وہ طائف کو بھاگا بعد چندے وہان سے حضور مین حاضر ہوکر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ آپنے فرمایا تو وحشی ہے کہا ہان فرمایا اور کیفیت قتل حمزہؓ کی بیان کر جب بیان کرچکا آپنے فرمایا جا اب پھر میرے سامنے نہ آنا وحشی نے زمانہ خلافت ابوبکر صدیقؓ مین جس تلوار سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا اوسی تلوار سے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا اور کہا قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ قَتَلْتُ شَرَّ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ روایت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ روایت کرتے ہین کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حنین کے روانہ ہوے مینے آپکی موافقت کی باین نیت کہ جنگ مین فرصت پاکر اپنے باپ بھائی کا بدلہ آپسے لون آخر ایام استدار جنگ مین ایکروز آپ گھوڑے سے اوتر کر بتہیہ اسباب اپنے مشغول تھے کہ مین بھی گھوڑے سے اوترا چاہا کہ آپکی داہنی جانب سے آکر کام آپکا تمام کرون عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا کہ مثل سد سکندری کے سفید زرہ مثل نقرہ خام کے پہنے ہوے آپکی حفاظت کو دائین کھڑے

آپکی جبین انور سے گرد صاف کرتے تھے مین ہاتھ آپکی طرف چلانے سکا چاہا بائین جانب سے وار کرون دیکھا
اوس طرف ابو سفیان بن حارث آپکے چچازاد بھائی کھڑے ہین آخر آپکے پیچھے ہوکر چاہا کہ آپ پر وار کرون دیکھا
کہ شعلہ آگ کا مثل برق کے نمایان ہوکر بہا ہے اور آپکے درمیان حائل ہوگیا قریب تھا کہ مجھے جلا کر خاک سیاہ
کر دے ناگہان مجھے آپنے دیکھا کمال شفقت و پیار سے فرمایا یا شیبۃ اُدْنُ مِنِّی اے شیبہ تو میرے پاس آ مین
آپکے پاس آیا آپنے دست مبارک میرے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الشَّیْطَانَ بخدا کہ آپ
سب لوگون سے اوسوقت میرے سامنے محبوب معلوم ہوتے تھے اوسوقت اگر میرا باپ بھی رہتا اور آپ سے
عداوت رکھتا تو اوسے بھی مین تہ تیغ کر ڈالتا آخر بعد ختم لڑائی کے آپ خیمہ کے اندر تشریف لاے مین بھی فقط
آپکی دیدار جمال پر انوار کے لیے خیمے کے اندر گیا آپنے فرمایا اے شیبہ خداوند تعالی نے چاہا وہ بہتر تھا اوس سے کہ تو
چاہتا تھا پھر اوسوقت مین مسلمان ہوگیا روایت ہے کہ ایک یہودیہ زینب نام جورو تھی سلام کی سنا تھا کہ
آپکو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے اوسنے خیبر مین دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور
بریان کرکے حضور اقدس مین ہدیہ بھیجا آپنے ایک لقمہ منہ مین ڈالا یارون سے فرمایا اسے نکھاو کیونکہ اس دست نے
مجھسے کہدیا کہ مجھمین زہر ملا ہے بشر بن براء صحابی نے اوس گوشت مین سے کچھ کھالیا تھا اونکا اوسی وقت
انتقال ہوگیا دیر لیتے سال کے اندر مگر اوسی وقت سارا بدن اونکا سبز ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس یہودیہ کو بلا کے پوچھا کہ اس بکری کے دست مین تونے زہر ملایا ہے اوسنے کہا آپکو کسنے خبر دی
فرمایا اس ہڈی نے اشارہ کیا طرف ساق کے جو آپکی ہاتھ مین تھی ہاں اوسنے کہا ہان مینے زہر اسلیے دیا تھا
کہ تمنے میرے باپ چچا شوہر کو مار ڈالا کہ اگر آپ پیغمبر نہونگے تو ہم سب آپسے نجات اور راحت پاوینگے اور اگر
آپ پیغمبر ہونگے آپکو معلوم ہوجایگا اور زہر کچھ ضرر نکریگا پھر آپنے اپنی کاہل پر باعث قرب اوسکے قلب سے
تین بار پچھنا لگایا اور صحیح یہ ہے کہ اوس یہودیہ کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ اپنی نفس کے واسطے کسی سے آپ بدلا نہین لیتے تھے
اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس صحابی کے عوض اوسکو آپنے قتل کروایا اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ پچھنا لگانے سے
مادہ سمیہ خون کیساتھ بالکل خارج نہوا بلکہ کچھ تھوڑا اوسکا اثر رہگیا آخر حیات تک کیونکہ اللہ کو منظور تھا کہ
آپکے مراتب شرف و فضل کی تکمیل ہوجاوے اور رتبہ شہادت بھی ملے کذا فی نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض روایت
ہے عائشہ صدیقہ رضی سے کہ ایک مرد نے طلب اذن کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آنے کو پس آپنے فرمایا
اسے آنے دو سو یہ برا بھائی صحبت کا ہے یعنی اپنی قوم مین برا ہے پھر جب وہ بیٹھا آپنے اوسکے ساتھ کشادہ پیشانی

ف وہ دست بکری کا بولا یا آنحضرت سے تھا اسطرح پر کہ اوسکا کلام سوائے آپکے کسی نے نہیں سنا اور اگر چاہتا [illegible]

اور نرمی سے کلام فرمایا پھر جب وہ چلا گیا عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے اوسے آتے دیکھا تھا تو ایسا ویسا فرمایا تھا پھر جب وہ آیا اوس سے کشادہ پیشانی وانبساط کلام فرمایا آپنے فرمایا ای عائشہ کب مقرر کیا تو نے ہمین بیہودہ گو ای عائشہ قیامت مین خدا کے نزدیک بدترین آدمیان مرتبہ مین وہ ہوگا کہ چھوڑ دین اوسے آدمی سب بسبب شر اوسکے رواہ البخاری **ف** یعنی مین بھی اگر اوسکے ساتھ کج خلقی کرتا جیسا وہ تھا تو پھر میرے پاس وہ نہ آتا اور اخذ علم وصلاح مجھسے نکرتا غرض نرمی کرنی آپکی اوسکے ساتھ بقصد تالیف قلوب کی تھی کہ تا مسلمان ہو جائین اوسکی قوم کہ یہ مرد رئیس اپنی قوم کا تھا نگر بد کہنے سے آپکی اوسکا ذلیل و رسوا کرنا نہ تھا تاکہ غیبت لازم آوے اگرچہ غیبت فاسق کی جائز ہے بلکہ آپ کو منظور اسمین اصلاح حال آدمیون کا تھا کہ تا اوسکی حقیقت حال سے مطلع ہوکر اوسکے ساتھ جھگڑین نہین اور اوسکے فریب مین نہ پڑین اور اس حدیث مین تنبیہ ہے امت کو کہ بدون اور سرکشون کی ساتھ مدارات کی ساتھ پیش آئین اور کہا قاضی عیاض نے معلوم نہین کہ وہ اوسوقت مسلمان تھا یا نہین اگر نہ تھا تو غیبت نہین اور اگر مسلمان تھا تو اسلام اوسکا خالص نہ تھا اور فتح الباری مین ہے کہ یہ مرد کہ نام اوسکا عیینہ تھا حضرت صدیق رضؓ کے زمانہ مین مرتد ہوکر مسلمانون سے لڑا تھا پھر حضرت عمر رضؓ کے وقت مین مسلمان ہو گیا

فصل دوم بیان تواضع وادب وحسن معاشرت سید عالم با عامہ مومنین اصحاب وخدم

تیسیر القاری مین ہے کہ تواضع وہ ہے کہ تعظیم کرے بزرگ بحسب عزت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹے کی کہ نہ لائق مرتبہ اوسکے ہے جاہ اور تعظیم مین اور تعظیم اوسکی جو مافوق ہے تواضع کے ہو وہ تواضع نہین ہے بلکہ ادا حق بزرگی کا اوسکی ہے ع: تواضع ز گردن فرازان نکوست ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع نہ کی کہ حق تعالی نے اوسکی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہین کہ جسکے سر پر باگ نہو ہاتھ مین دو فرشتون کے جب وہ تواضع کرتا ہے تو وہی فرشتے اوس باگ کو اوپر کھینچتے ہین اور کہتے ہین بار خدایا اسے اوٹھاے رہ اور اگر وہ تکبر کرتا ہے تو وہی فرشتے اوس باگ کو چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین بار خدایا اسے جھکاے رہ ﴿ تواضع ترا ارجمندی دہد ۔ ز روے شرف سربلندی دہد ۔ اور فرمایا خنک وہ آدمی ہے کہ تواضع کرے نہ بیچارگی سے اور نفقہ کرے اوس مال کہ معصیت سے اوسے نہین جمع کیا ہے اور رحمت کرے بیچارون پر اور ملا رہے حکما اور علما سے ابوسلمہ دینی نے

بیضاوی شریف ۵۲ بضم ... ۱۲ غیاث ۵۳ بفتحتین ... ۱۲ غیاث

اپنے جد سے روایت کی وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن ہماری یہان مہمان تھے
اور آپ روزہ دار تھے مین آپکے افطار کے وقت ایک پیالہ دودھ اوسمین شہد ملا ہوا لایا آپنے جب اوسے
چکھا اور اوسکی شیرینی پائی فرمایا یہ کیا ہے مینے عرض کی اسمین شہد مینے ملایا ہے آپنے پیالہ ہاتھ سے رکھدیا
اور دودھ کو نہ پیا اور فرمایا مین اسے حرام نہین کہتا ہون مگر جو شخص کہ خدا کیلیے تواضع کرتا ہے خدا تعالی او
بلند کردیتا ہے اور اگر وہ تکبر کرتا ہے تو حق تعالی اوسے خوار کرتا ہے ۵ از تواضع بلند گردد نام * ونز
تواضع رسید اند بکام * متواضع بزرگوار بود * مظہر لطف کردگار بود * اور فرمایا آپنے بزرگی تقوی
مین ہے اور شرافت تواضع مین اور تونگری یقین مین اور فرمایا جسے حق تعالی نے راہ اسلام دکہائی او
صورت اوسکی اچھی بنائی اور حال اوسکا ایسا نکیا کہ اوس سے شرمانا چاہیے اور باوجود اسکے تواضع
اوسکے نصیب کی تو ایسا آدمی برگزیدگان حق سے ہے اور صحابہ کو فرمایا کیا سبب ہے کہ حلاوت عبادت کی
تم لوگون مین نہین پاتا ہون لوگون نے کہا حلاوت عبادت کیا ہے فرمایا تواضع اور فرمایا جب متواضع کو
دیکھو تو تواضع کرو اور جب متکبر کو دیکھو تو تکبر کرو تا حقارت اور ذلت انکی کھل جاے روایت ہے
انس رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی عضبا نام اوس سے کوئی اونٹنی کبھی
سبقت نہین کرجاتی تھی پھر آیا ایک اعرابی سوار ایک اونٹ پر پس وہ اونٹ سبقت کرگیا آپکی اونٹنی
پر سبقت کرنا اوسکا شاق ہوا مسلمانون پر اور کہا سب مسلمانون نے عجب اور کراہت کی راہ سے
کہ اونٹ اوسکا سبقت کرگیا عضبا سے اپنے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ حق ہے اللہ پر کہ اونچی نہین
کی جاتی ہے کوئی چیز دنیا کی مگر یہ کہ نیچا کرتا ہے اللہ اوسکو رواہ البخاری روایت ہے سعد بن ابی وقاص
سے کہ اذن چاہا حضرت عمر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنیکو اور آپکے پاس ازواج مطہرات
تھین کہ آپسے کچھ زیادہ نفقہ طلب کررہی تھین حتی کہ آوازین اپنی آواز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بلند کرتی تھین پھر جب عمر رضی نے آپکے پاس آنا چاہا سب پردہ مین بھاگ گئین پس عمر رض آپکے پاس
آئے دیکھا آپ ہنس رہے ہین کہا ہنساتا رہے اللہ آپکے دانت کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے مان باپ آپ پر قربان ہون خیر تو ہے فرمایا مین تعجب کرتا ہون ان عورتون سے کہ میرے پاس تھین
جب تیری آواز اونھون نے سنی تو پردہ مین بھاگ گئین کہا عمر رضی نے آپ سزاوار تر ہین یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ رعب کھاتین یہ عورتین آپ سے پھر عمر رض متوجہ ہوے طرف اون عورتون کی اور کہا اے اپنی جان کی

اور فرمایا عیسی علیہ السلام نے خوشخبری ہے تواضع کرنیوالون کو دنیا مین کہ یہی لوگ اصحاب منبرونکے ہونگے قیامت مین اور خوشخبری ہے صلح کرنیوالون کو درمیان لوگون کے دنیا مین کہ [illegible]

جانون کی دشمنو آیا مجہسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ڈرتی ہو کہا اون
سبہون نے تم درشت خو اور کڑے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہر کہو اے عمر رض قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتہہ مین ہے کہ نہ ملے شیطان تمسے کسی کوچہ مین
مگر یہ کہ چہوڑ دے اوس کوچہ کو تمہارے خوف سے یعنی کترا کے دوسرے کوچہ کی راہ لے رواہ البخاری
روایت تفسیر فتح العزیز مین ہے کہ ایکدن جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام
مین بیٹہے ہوے سرداران قریش عتبہ اور ربیعہ پسران شیبہ اور ابوجہل بن ہشام اور حضرت عباس اور
اور رؤسا کو جو بی دین اسلام اور بدی بت پرستی کی کمال توجہ و اہتمام سے بیان فرما رہے تہے کہ ابن ام مکتوم
نابینا آئے آپنے سمجہا کہ یہ مرد بصیر ہین رنگ مجلس کا نہ دیکہینگے باتین بے محل کہینگے اور قطع کلام کرینگے
اور باتین ہماری ان عمائد قریش کے ساتہہ ناتمام رہجاینگی آخر ابن ام مکتوم بلالحاظ پس و پیش مجلس کے
آپکے پاس آکر بیٹہے اور کہا آپ مجہے فلان فلان سورۂ قرآن سکہاوین اور ذرا میری جانب متوجہ ہون کہ
مین مشقت تمام بغیر کسی ہاتہہ پکڑنے والے کی پوچہتا پوچہتا آپکی مجلس تک پہونچا ہون آپنے پاس خاطر
اون عمائد کے سکوت فرماکر ارشاد کیا ٹہہرو ٹہہرو بصیر دو ایکدم ٹہہر کے اپنے مطلب کی تکرار کیے جاتے
اور جلدی کرتے تہے باعث ان حرکات نا ملائم اونکی کے کہ موجب تنگدلی سرداران کی تہین آثار کراہت کے چہرہ مبارک پر ظاہر
ہوے آپنی تیوری چڑہائی اور اوس بصیر سے منہ موڑ کر کے اون عمائد کی جانب متوجہ ہوے اوس بصیر نے
اپنے گہر کی راہ لی حق تعالی نے بلحاظ اسکے کہ ایسا نہ کوئی سمجہے کہ آپ خاطرداری اغنیا اور اقربا کی کرتے ہین
اور غربا اور اغیار سے اعراض فرماتے ہین فوراً جبریل امین کو سورۂ عبس لے کر بہیجا اور عتاب دوستانہ
سنایا جون جون جبریل امین اس سورہ کو پڑہتے تہے دم بدم رنگ چہرۂ انور بدلا جاتا تہا اور نہایت ڈر آپ پر
طاری ہوا جب کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ سُنا خوش ہوے اور رنگ چہرہ کا بحال ہوا جانا کہ یہ ایک عتاب
دوستانہ ہے از راہ خیرخواہی اور لطف کی پہر آپ بعد نزول ان آیات کی اون سرداران سے جو
مجلس مین آپکی بیٹہے ہوے تہے کچہہ لحاظ و شرم وحیا نفرماکے از راہ کمال تواضع کے اوس بصیر کے
پیچہے دوڑے اور اوسکے گہر جاکر بہت سی معذرتین کین اور پہر اوسے اپنے دولتخانہ مین لاکر اپنی چادر مبارک
بچہاکر اوسے بٹہلایا اور پہلے سے اونکی تعظیم و توقیر بڑہائی تا مرہم اونکی جراحت کا ہو اور فرمایا
اَنْتَ فِيْ عِيَالِ مُحَمَّدٍ مَا بَقِيْتَ تو میری عیال مین درآیا جب تک تو زندہ ہے ہمین تیری

نازبرداری کرونگا پھر جب وہ آپکی مجلس مبارک مین آتے آپ اونکی تعظیم واکرام زیادہ فرماتے اور ارشاد فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِيْ فِيْهِ رَبِّيْ ای مرحبا خوش آیا تو ای وہ شخص کہ تیرے حق مین پروردگار ہمارے ساتھہ جھڑکی فرمائی اور جب آپ اونکو دیکھتے فرماتے تھین کچھ حاجت ہو تو کہو اور اونکو آپ دو سفر مین مدینہ منورہ مین امام نماز کا کرکے تشریف لیگئے تھے اور آپ تخفیف اور یسیر کو لوگون کے واسطے بہت دوست رکھتے اور فرماتے یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا لوگون پر آسانی کرو دشواری نکرو روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہ ایک اعرابی یعنی بدوی پیشاب کرنے لگا مسجد شریف مین پس کھڑے ہوے لوگ اوسکی جھڑکنے کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑ دو اسکا پیشاب نروکو اور بہاؤ اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی سو تم لوگ بھیجے گئے ہو لوگون پر آسانی کرنیوالے نہ لوگون کو متنفر کرنے کو پھر طلب کیا آپنے ایک ڈول پانی پس بہایا اوسکے پیشاب پر رواہ البخاری روایت ہے کہ گود مین لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کو اور چھوہارا چبا کر اوسی چٹاتے تھے پھر پیشاب کر دیا اوس لڑکے نے آپکی گود مین پس طلب کیا آپنے پانی اور بہایا اوسپر رواہ البخاری روایت ہے انس رضی سے کہا انھون نے خدمت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس پس نہ کہا آپنے ہمین اُف کبھی اور نہ کہا اوس کام کو کہ مینے کیا کیون کیا اور اوس کام کو کہ مینے نہ کیا رواہ البخاری روایت صحیح مسلم مین انس رضی سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے احسن خلق مین پس بھیجا آپنے ہمین ایکدن ایک کام کو مینے بباعث صغر سنی اپنی کے کہا واللہ مین نہ جاونگا اور ہمارے جی مین تھا کہ جاتا ہون اوس کام کو واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس اوس کام کو مین چلا جاتا تھا آخر اک راہ پر پہونچا کہ وہان چند لڑکے کھیل رہے تھے بازار مین پس ناگاہ دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیچھے سے میری گردن پکڑے ہوے ہین پس منہ پھیر کر مینے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہین فرمایا یا اُنیس تم گئے جہان جانے کو مینے تمھین کہا تھا مینے کہا ہان اب جاتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت ہے انس رضی سے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہودہ گو اور بدگو اور نہ لعنت کرنیوالے اور نہ گالی دینیوالے جب غصہ ہوتے اتنا فرماتے کیا حال ہے اسکا خاک آلودہ ہو اسکی پیشانی رواہ البخاری روایت ہے علی رضی سے کہ ایک یہودی بڑا دانشمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ دینا اوسکی قرض تھے اوسنے آپسے تقاضا کیا آپنے فرمایا ای یہودی میرے پاس ابھی کچھ نہین ہے کہ تجھے دون اوسنے کہا یا محمد مین تمسے جدا نہونگا جب تک تم میرا دین ندوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جب تو مجھے بغیر اپنا دین لیے چھوڑیگا تو اب مین تیرے ساتھ بیٹھتا ہون پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ
پھر پڑھی آپنے اوسکے پاس نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا او صبح کی اور صحابہ اوس یہودی کو ڈراتے
تھے کہ تجھے ایسا ویسا کرونگا پس تاڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ صحابہ اوسے ڈراتے ہین
آخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی آپ کو روکے آپنے فرمایا میرے پروردگار
نے مجھے منع کیا ہے کہ ذمی یا اور کسی پر مین ظلم کرون پھر جب کچھ چڑھا تو کہا یہودی نے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال ہمارا خدا کی راہ مین صدقہ ہے اور
آپ جانین کہ واسطے مینے نہ کی یہ بات آپکے ساتھ مگر تا کہ دیکھون اور آزماؤن آپ مین آپکی صفت جو توریت
مین لکھی ہے کہ محمد بن عبد اللہ ولادت اونکی مکے مین ہے اور ہجرت اونکی مدینے مین اور سلطنت اونکی شام مین
نہونگے وہ درشت خو اور نہ کڑی بات کہنے والے اور نہ بازارون مین فریاد کرنے والے اور نہ وہ متصف
ہونگے ساتھ فحش اور گفتار بیہودہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
پھر کہا اوسنے یہ سب میرا مال ہے اسمین حکم کرین آپ اوسطرح کہ اللہ تعالی آپکو آگاہ کرے اور وہ یہودی بڑا
مالدار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع کا کیا حال کہیے آپ باوجود علو منصب اور نجابت
اصل اور حسب اور رفعت رتبہ اور بلندی قدر و منزلت او حسن صورت اور جمال سیرت اپنے سب لوگون
سے تواضع مین زیادہ تھے اور کبر آپ مین کچھ بھی نہ تھا اور آپکی کمال تواضع سے تھا کہ پروردگار عالم نے
مخیر کیا تھا آپکو کہ آپ چاہین نبوت کی ساتھ بادشاہت اختیار کرین یا عبدیت اختیار فرمائین آپنے
اپنی کمال تواضع اور درجہ نبوت کی ساتھ عبدیت ہی کو اختیار فرمایا پس حکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ
اللّٰهُ کے حق تعالی نے آپکو سب خلائق سے عالی اور رفیع کیا اسوقت اسرافیل نے آپسے عرض کی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی نے بسبب تواضع آپکی اور باعث اختیار کرنے عبدیت کی سلطنت پر آپکو سردار
اولاد بنی آدم کا کیا قیامت کے دن اور حشر کے دن اپنی قبر مطہر سے سب سے پہلے پہل آپ ہی نکلینگے اور قیامت کے
دن سب کے پہلے شفاعت کے واسطے آپ ہی کھڑے ہونگے روایت ہے مشکوۃ شریف مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا عائشہ اگر مین خدا سے دنیا چاہتا تو پھرا کرتے ہمارے ساتھ
ساتھ پہاڑ سونے کے آیا ہمارے پاس ایک فرشتہ کہ کمر اوسکی برابر کعبہ کی تھی پس کہا اوسنے تمھارا رب
تمھارا آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تم چاہو نبی بندہ رہو اور اگر چاہو نبی بادشاہ رہو پس [illegible]

طرف جبرئیل کے کہ وہ اسمین کیا کہتے ہین پس اشارہ کیا مجھے جبرئیل نے کہ آپ تواضع کیجیے یعنی نبی عبد بنا
اختیار کیجیے پس مین نے کہا ہین نبی بصفت عبد رہونگا نہ بادشاہ کہا تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپنے پھر اسکے بعد کبھی تکیہ
لگا کر نہ کھایا اور فرماتے کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین
ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت تامہ کی ساتھ سلطنت کو اختیار نہ فرمائی اور عبدیت
اختیار فرمائی اسواسطے کہ صفت عبدیت آپکو بہت ہی پسند تھی جیسے اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہے
اور حضرات صوفیہ کے نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سے اعلی اور اشرف ہے اسیواسطے حق تعالی نے
مواقع کمال قرب و عظمت و وصال یعنی معراج مین کہ سب مقامات سے اشرف و اعلی ہے آپکو بصفت عبودیت
یاد فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ اور فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ مین اشارہ ہو کہ
عبدیت کی مانند کوئی مرتبہ نہین ہے اسکا یہ ہے کہ بیان حال عبد کا بالکل مولی کا ہوتا ہے عبد خود کسی تصرف کا
مالک نہین ہوتا یہ امر بایبہ ثبوت نہین حاصل ہے نہ تو کر آقا ہین اور مقام عبدیت کا اقتضا یہ ہے کہ بندہ اپنے مولی سے
ڈرتا ہے اور مولی سے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو مگر اپنا حق اور سرکشی نہ اور اسپر غرہ نہو اور برابر مولی کی
اپنی عاجزی ظاہر کرتا ہے روایت ابی امامہ سے ہے کہ باہر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عصا پر تکیہ لگائے ہوئے پس ہم لوگ آپکی تعظیم کو اٹھکے کھڑے ہوگئے آپنے تواضع کی راہ سے
فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تم لوگ جسطرح عجم کے لوگ کھڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کے واسطے اور فرمایا مین تو
خدا کا ایک بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین روایت
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبوب اور دوست تر نہ تھا
اور تھا یہ جب آپکو آتے دیکھتے تو کھڑے نہوتے تھے واسطے کہ جانتے تھے کہ قیام آپکو ناپسند ہے ف یعنی
آپ باوجود علو منزلت کی تواضع کی راہ سے کھڑا ہونا نہ چاہتے تھے اور سب افعال و اخلاق
مین سچائی [illegible] تکلف نہ رکھتے تھے بنظر شفقت [illegible] کے [illegible] بار بار کھڑے ہوتے ہین
کہ ہر وقت کی [illegible] آمد و رفت [illegible] لوگون کی تکلیف [illegible] اور [illegible] لوگ [illegible] اور یہ
اسکی عادت [illegible] اجازت دی [illegible] صحابی [illegible] آپکو [illegible]
فوق الادب [illegible] اور اسی [illegible] تعظیم [illegible]
[illegible] ثابت ہوتا ہے [illegible]

علی العلماء المحدثین امام نواوی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین اس مسئلہ کو لکھا ہے اور ایک
رسالہ مخصوص اس مسئلہ کے بیان مین انھون نے علیحدہ تصنیف کرکے احادیث سے بدلائل قویہ اسکے
جواز کو ثابت کیا ہے اور امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ اگر کوئی بسبیل اکرام کے جہان عادت ہو قیام کرے تو
اسمین کچھ باک نہین اور شہاب خفاجی نے شرح شفا مین لکھا ہے کہ بعضے اسکی کراہت کی طرف گئے ہین
اور حسن وہی ہے جو کہا قاضی زکریا نے شرح روض مین کہ اہل علم و صلاح اور حکام عدول کو واسطے مستحب ہے
بلکہ کبھی واجب ہوتا ہے جب اوسکے ترک سے ضرر کا خوف ہو جیسے بادشاہ ظالم اور مستحب ہے جب کوئی سفر سے
آوے یا کوئی ذوی الارحام سے براہ تعظیم اور احسان کے دلیل اسکی فرمانا ہے آپکا انصار کو جب سفر سے
چلے آتے تھے سعد قوموا الی سیدکم اور حمل کرنا حدیث سعد کا کہ وہ بیمار تھے اور سوار آتے تھے پس آپ نے
قیام کا حکم اسواسطے دیا کہ انکو گدھے پر سے اوتارین خلاف ظاہر کے ہے اور آپ کھڑے ہوتے تھے فاطمہ زہرا رض
کی واسطے جب وہ آپکے پاس آتی تھین انتہی کلامہ روایت ہے بخاری شریف مین عمر رض سے کہ فرمایا آپنے
لا تطروني كما اطرت النصارى ابن مريم انما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله
سبحان اللہ کیا تواضع کا کلام ہے فرماتے ہین مت حد سے بڑھاؤ تم لوگ ہمین مدح کرکے اور میری مدح مین
حد سے تجاوز نکرو جسطرح مدح مین حد سے بڑھا دیا نصاری نے مریم کے بیٹے کو مین تو ایک بندہ خدا ہون
پس کہو تم مجھکو اللہ کا بندہ اور اللہ کے رسول ف یعنی جسطرح نصاری نے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہدیا
مجھے بھی ایسا یا مثل اسکے نہ کہنا اور کیا اچھا کہا کہنے والے نے شعر دع ما ادعتہ النصاری فی نبیہم ※
واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم ※ شعر مخوان او را خدا از بہر حفظ شرع و امر دین ※ دگر ہر وصف کش
میخواہی اندر مدحش انشا کن ※ اور سوا اسکے جو مدح ہے سو آپکے واسطے زیبا ہے اور وہ عین ایمان ہے
شرح سفر السعادت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعرون سے مدح اپنی سنتے اور اونکو عطیہ و
اجرت بخشتے اور آپکو مدح اپنی ذات شریف کی بہت خوش آتی اسواسطے کہ وہ علامت معرفت ایمان اور
دین خالص کی ہے اور ناشی ہوتی ہے محبت حق اور صدق محض سے اور بخاری شریف مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے فرماتی ہین کہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان شاعر کی واسطے منبر مسجد کے اندر
اور حسان اوسپر کھڑے ہوکر اشعار نعت کی پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قریش
کی ساتھ فخر مین برابری کرتے اور کفار او مشرکین سے مخاصمہ کرتے یعنی آپکی مدح اور اونکی ہجو بیان کرتے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اللہ تائید کریگا حسان کی جبرئیل سے جبتک منافحہ اور مدافعہ
کرتا رہیگا وہ کفار سے یا برابری کرتا رہیگا اونکے ساتھ فخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
یون ہی شمائل نبوی مین لکھا ہوا + راوی ہین اسکی زوجۂ سلطان انبیا + محبوبۂ حبیب خداوند کبریا
یعنی جناب عائشہ خاتون باحیا + حسان جب کہ خدمت اقدس مین آتے تھے + منبر پر اپنے خود اونھین
حضرت بٹھاتے تھے + فرماتے تھے کہ ہان بیہودہ مداح خوش بیان + اشعارت تو اپنی زبان کر گہرفشان
ہوتے تھے نعت پاک مین جسدم وہ تر زبان + خوش ہوکے دیتے تھے یہ دعا سرور زمان + روح القدس سے
اسکی مدد ای قدیر کر + توفن شاعری مین لت بی نظیر کر + **روایت** نہری نے ذکر کیا ہے کہ ایک سفر مین
آپنے ایک بکری کے ذبح کو حکم دیا صحابہ نے آپس مین ایک ایک کام تقسیم کر لیے ایک صحابی اوٹھے اور کہا مین
ذبح کرونگا ایک نے کہا کھال مین کھینچونگا ایک نے کہا گوشت مین بناؤنگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیان مین اوٹھالاؤنگا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ کام بھی ہم کر لینگے آپکو اس سے کیا کام آپنے فرمایا مین جانتا ہون کہ اسے بھی تم لوگ کرلوگے
مگر مین برا جانتا ہون کہ تمہارے درمیان میں ممتاز ہو کر بیٹھون اللہ تعالی کو یہ بات ناپسند ہے کہ
آدمی اپنے یارون مین ممتاز ہوکر بیٹھے اور کام مین شریک نہو پھر آپ جاکے جنگل سے لکڑیان اوٹھا لائے
روایت ہے کہ ایکبار جوتی آپکی شکست ہوگئی تھی ایک صحابی نے کہا مجھے یہ جوتی آپ دین مین ٹانک دون آپنے فرمایا مین نہین چاہتا ہون کہ خود ممتاز رہون اور دوسرے سے کام لون **روایت**
شفا مین ہے کہ چند ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کے آپکے پاس آئے تھے آپ بذات خاص اونکی خدمت کو اوٹھ کھڑے
ہوئے صحابہ نے عرض کی آپ ہم لوگون کو چھوڑ دین اونکی خدمت ہم لوگ کر لیونگے فرمایا نہین ان سبھون نے
میری اصحاب کی خدمت اور تکریم بہت کی ہے مین دوست رکھتا ہون کہ بعوض اوسکے مین خود انکی
خدمت کرون **روایت** ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک جہاڑی مین
داخل ہوئے وہان سے دو مسواکین تراشین اونمین سے جو سیدھی تھی صحابی کو دی اور ٹیڑھی آپ رکھی
صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ احق ہین سیدھی مسواک کے لیے ارشاد فرمایا
مَا مِنْ صَاحِبٍ يَصْحَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اِلَّا سُئِلَ عَنْ صُحْبَتِهٖ
هَلْ اَقَامَ فِيْهَا حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اَضَاعَهٗ نہین کوئی پاس بیٹھنے والا کہ پاس بیٹھے اگرچہ

ایک ہی لحظہ ہو دن سے مگر پوچھا جائیگا اوسکی صحبت سو کیا آیا بجا لایا اوسمین حق اللہ تعالی کا یا ضائع کیا او
روایت ہے کہ جب جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ روز قبل اپنے زمانہ رحلت کے
معاذ کو یمن کی جانب بھیجنے لگے عمامہ متبرک سر مبارک پر رکھکے ساتھ ایک جماعت مہاجرین و انصار کے پیادہ پا
پیچھے پیچھے معاذ کے چلے اور اونکو نصیحتین فرماتے جاتے تھے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مین سوار ہون اور آپ پیادہ پا ہین اجازت ہو تو سواری سے اتر پڑون آپنے فرمایا ای معاذ
مین ایسا سمجھتا ہون کہ اپنے ان قدمون کو مین راہ خدا مین رکھتا ہون ای معاذ مین تجھے وصیت کرتا ہون
ساتھ تقوی کے اور سچ بولنے اور اچھے کام کرنے اور ادای امانت اور ترک خیانت اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور نگاہداشت حقوق ہمسایہ اور رحم یتیمون کے ساتھ قرآن پڑھنے اور نرمی کلام کے
اور ساتھ سبقت کرنے کے سلام مین اور ڈرنے کے قیامت کے دن سے اور اختیار کرنے آخرت کے دنیا پر
ای معاذ کسی مسلمان کو دشنام نہ دینا اور کسی جھوٹے کی بات نہ ماننا اور کسی سچے آدمی کو جھٹلانا نہین
اور امام عادل کی نافرمانی نکرنی ای معاذ تیرے واسطے مین دوست رکھتا ہون جو اپنے واسطے دوست
رکھتا ہون اور جو اپنے واسطے برا جانتا ہون تیرے واسطے بھی برا جانتا ہون ای معاذ عیادت بیمار کی
بجا لانا اور حاجتین ضعفا اور اہل حاجت کی جلدی ادا کرنی اور یتیمون کو اپنے پاس جگہ دینی اور فقرا اور
مساکین کے ساتھ اپنی نشست مقرر کرنی اور اپنے نفس سے انصاف لوگون کا دینا اور ایک قدم بھی
طریقہ راستی سے باہر نرکھنا اور راہ خدا مین کسیکی ملامت نکرنا ایسا نہو کہ تجھمین اثر کرجاوے پھر فرمایا ای
معاذ اگر میرے تیرے درمیان اسکے بعد ملاقات ممکن ہوتی تو البتہ وصیت کم کرتا ہین لیکن قیامت تک
پھر باہم اتفاق ملاقات کا نہوگا ٥ غم فراق با مید وصل سہل ست [illegible] وصال از رین فراق [illegible]
روایت ہے کہ ایکدن گھر مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپ تشریف لائے حضرت فاطمہ زہرا اوسوقت
اتفاقات سے تنور مین روٹیان پکا رہی تھین اور مارے شدت گرمی تنور کے تن نازنین اونکا تنور والون
کی طرح گرم ہوگیا تھا جناب حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کمال تواضع و مکارم اخلاق کے
باعث اعانت و موافقت مین اوس فرزند ارجمند کی چند روٹیان اپنے دست مبارک سے تنور مین لگائین
پھر جو جو روٹیان کہ آپنے لگائی تھین سب ویسی طرح خام کی خام رہگئین اور جو جو روٹیان کہ فاطمہ زہرا نے تنور مین
لگائی تھین پختہ ہوکر نکلی تھین فاطمہ زہرا انگشت حیرت دندان تفکر کے تلے دبا کر تعجب کرنے لگین کہ

اللہ العالمین سمین کیا حکمت ہے کہ وہ جماعت جنکی شان مین ہُنَّ نَاقِصَاتُ الْعَقْلِ وَالدِّیْنِ
وارد ہے روٹیان انکی پکین اور روٹیان اوس جہان مانند آیۃ اَیُّکُمْ مِثْلِی اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی کی
خام نکلین جو خام پکاے پکے اور جو پختہ پکاے اوسی طرح خام رہے آپنے فرمایا ای فاطمہ تعجب نکر یہی
کمال معجزہ ہمارا ہے کہ جن چیزون کو ہاتھ میرا چہوئیگا آگ اوسپر کارگر نہوگی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ در روایت ہے
کہ جناب خواجہ عالم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج کی صبح ہوکر بیتخانہ مبارک سے باہر چلے
تو دیکھا کہ ایک لونڈی زار زار روتی ہوئی پیٹھ پر گٹھری آٹے کی رکھے ہوے چلی جاتی ہے حضرت رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ای لونڈی تو کس واسطے روتی ہے کہا مین فلانے ترسا کی لونڈی ہون صبح
اوسنے مجھے آٹا پیسنے کو بھیجا چونکہ مین بیمار ہون آٹا پیسنے مین دیر ہوگئی ڈرتی ہون کہ مجھے ایذا اندے
مارے پیٹے نہین آپنے فرمایا مین تیرے ساتھ چلتا ہون اور تیرے واسطے سفارش کرتا ہون بشرطیکہ
یہ گٹھری آٹے کی مجھے دے کہ مین اوٹھا لیچلون آخر اوس سلطان کرامت نے وہ گٹھری اوس سے لی اور اپنی
پشت نازنین پر ڈالدی اور تیز تیز چلے لونڈی نے کہا آپ تیز تیز جاتے ہین اور مین آپکو پا نہین سکتی
بیماری سے مجھے طاقت تیز رفتاری کی نہین ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک کونا
میری چادر کا پکڑ لے اور میرے ساتھ چلی آ آخر آپ ترسایون کے کوچے مین پہونچے پھر سید عالم بہترین
اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر سرای پر اوس ترسا کے گئے اور حلقہ اوسکے در کا ہلایا ترسا گھر سے نکلا
جب نظر اوسکی آپ پر پڑی عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہمنے تمہین اس کوچہ مین نہین دیکھا تھا
یہان کسطرح تشریف لاے جناب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین سفارش کے
واسطے آیا ہون اور حال اوس لونڈی کا کہہ سنایا پھر ترسا نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات کو
آپکی معراج ہوئی ہے آپنے فرمایا ہان مگر تمنے کسطرح جانا یہودی نے کہا ذرا آپ یہان ٹھہرین پھر وہ یہودی
گیا اور ساری اپنی قوم و قبیلہ کے یہودیون کو بلا لایا اور توریت اپنے ساتھ لیے آیا اور توریت کھولکر
کہنے لگا اسوقت ہمنے توریت مین نعت آپکی اسطرح دیکھی کہ رسول آخر الزمان کی منجملہ اور نشانیون کے
ایک نشانی یہ ہوگی کہ جس رات کو اوسکی معراج ہوگی اوسکی صبح کو وہ رسول اللہ گٹھری آٹے کی ایک ترسا
کی لونڈی کی اوٹھا کر اپنی پشت مبارک پر مہر نبوت کے اوپر رکھے ہوے دیر سرای پر اوس ترسا کے
پہونچاوینگے اب جب ہمکو آپکی نبوت کا یقین کامل ہوگیا تو ایمان لانے مین تاخیر کیون کرین غرض اونہون نے کہا

۵۱ عورتین عقل و دین مین ناقص ہوتی ہین ۱۲ ۵۲ کون شخص تو لوگون مین ایسا ہے رہتا ہون مین آپ کے پاس ۱۲ ۵۰ ...

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور تمامی قوم اور قبیلے اوسکی متابعت اوسکی ایمان لائی برکت اوس تواضع کے کہ اوس سلطان دنیا وآخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھی روایت ہی کہ بدر کی لڑائی مین لشکر اسلام مین کہ تین سو تیرہ آدمی تھے فقط ستر اونٹ اور دو یا تین گھوڑے تھے ایک ایک اونٹ دو دو تین تین آدمی کے سواری کے لیے تقسیم ہوا تھا ایک سواری مین ہمارے حضرت سلطان العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر خدا علی مرتضی رض اور ابولبابہ رض شریک تھے نوبت بہ نوبت تینون آدمی سواری پہ سوار ہوتے تھے جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ چلتے اور علی مرتضی رض یا ابولبابہ رض سوار ہوتے یہ دونون کہتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپکے پیچھے پیچھے پیادہ چلتے ہین آپ سواری پہ ہو اور نہ آپ کمال تواضع سے فرماتے مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی مِنَ الْاَجْرِ مِنْکُمَا یعنی تم دونون مجھسے قوی زیادہ نہین ہو اور مین تمسے اجر وثواب سے بے پروا نہین ہون روایت ہی کہ جنگ بدر مین جب لشکر اسلام اور لشکر کفار سے باہم مقابلہ ہوا آپ دست مبارک مین ایک لکڑی لیکر صفونکی تسویہ مین مصروف ہوے سواد بن غزیہ کا قدم صف سے کچھ آگے کو بڑھا تھا آپنے اوس لکڑی کو آہستہ سینہ برہنہ پہ سواد کے مارکر فرمایا اِسْتَوِ یَا سَوَادُ صف کے برابر ہو جا یا سواد اوسنے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لکڑی کی ضرب سے مجھے درد پہونچا اور آپکو حق تعالی نے برابری بھیجا ہی قصاص مین آپ مجھے دیجیے آپنے فورا سینہ مہر گنجینہ کھول کرکے فرمایا سواد اپنا قصاص لے لے سواد نے روی نیاز کا آپکے سینہ محبت خزینہ پر جھکر بوسہ لیا آپنے پوچھا ای سواد تونے یہ بات کیون کہی کہا اب وقت مرنے کا میرے قریب ہی میں نے چاہا کہ آخر ایام حیات مین اپنے آپکے بدن مبارک کی چھونے سے سرفراز ہولون تا عذاب الہی سے نجات پاؤن آپنے اوسکے حق مین دعاء خیر کی اور جملہ تواضع سے آپکی ہی یہ فرمانا آپکا کہ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَلَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی نہ فضیلت دو تم لوگ ہمین یونس بن متی پر اور نہ کہو کہ مین بہتر ہون موسی سے اور بھی تواضع اور حلم سے آپکے تھا کہ خادمون پر کبھی قہر نفرماتے اور اونکو جھڑکی ندیتے اور نفرماتے کیون ایسا کیا اور کیون ایسا نکیا انس کہتے ہین کہ مین دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین رہا قسم ہی خدا کی کہ سفر اور حضر مین جسقدر مین

۵۲

آپکا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ آپ میرا کام کردیتے تھے اور دس برس کے عرصہ مین مجھے آپنے کبھی اُف نکیا اور جھڑکا نہین جو کام مینے اپنی اندر کیا

[illegible] یعنی خانہ باشی و منہ [illegible] غیاث اللغات

نہ کہا کبھی کہ تو نے ایسا کیون کیا اور جو کام سپنے نکیا آپنے کبھی نفرمایا کہ تو نے یہ کام کیون نکیا اور اگر کوئی
چیز ہمارے ہاتھ سے نقصان ہوجاتی آپ کبھی ملامت نفرماتے اور اگر اور کوئی اوس چیز کے واسطے مجھے
ملامت کرتا آپ فرماتے اسے چھوڑدو جب قضاء الٰہی اوس چیز کے بارہ مین ایسی تھی ضرور وہ نقصان
ہوجاتی۔ **روایت** ہے کہ غزوۃ الاحزاب کی لڑائی مین آپ بنفس نفیس اپنے ہاتھ مین کدال لیکر
صحابہ کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور مٹی باہر پھینکتے تھے اور جب مسجد کہ مدینہ منورہ مین جب طیار
ہونے لگی صحابہ کرام مٹی پتھر اینٹین اوٹھا اوٹھا لاتے تھے اور تعمیر مسجد کیا کرتے آپ بھی بنفس نفیس اپنے
اینٹ اوٹھانے مین صحابہ کی موافقت فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی عظمت
وجلالت اور صاحب ریاست اور رسالت عظمیٰ ہونے کے تواضعاً گدھے ایسے ذلیل اور خسیس جانور پر بھی
سوار ہوتے تھے اور لوگون کو اوسپر اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور کبھی اپنے آگے سوار کرتے لکھا ہے کہ سفر حضر مین
چالیس آدمی کو آپنے اپنا ردیف کیا ہے اور ہم لوگون کو کہ ہمارے گدھے بھی ذلیل اور خوار زیادہ
گدھون پر سوار تو کب ہوتے اونکی چھونے سے بھی نفرت آتی ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ **روایت** ہے کہ
آپکے پاس ایک گدھا عفیر نام تھا مقوقس نے اوسے ہدیہ بھیجا تھا اور دوسرا یعفور نام فروہ بن عمرو نے
ہدیہ بھیجا تھا کہتے ہین کہ یعفور اوس جنس کا گدھا تھا کہ سوا نبی کے کسی نے اوسپر سواری نکی تھی اور جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرنا کسی شخص کو منظور ہوتا تو یعفور کو بھیجتے یعفور اوسکے دروازہ
جاکر اپنے سر سے اوسکے دروازہ کو ٹھونکتا پھر جب اہل مکان اپنے گھر سے نکلتا تو اوس گدھے کے اشارہ سے
سمجھ جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے بلاتے ہین پھر جب اوس عزیز مصر محبوبی و یوسف چاہ
معشوقی کی خدا کو چاہ ہوئی یعنی جسدن آپنے دنیا سے رحلت فرمائی یعفور آپکی جدائی سے حیران ہوگیا
ابن تیہان کے کنوئے مین گر کر آپ بھی جان سے قربان ہوگیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
اور بنی قریظہ کی لڑائی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر جسکی ناک مین ڈوری
کھجور کے درخت کی چھال کی بٹی ہوئی اور اوسپر پالان تھا سوار تھے رواہ ابوداود **روایت** ہے
کہ جب خیبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کیا منجملہ اموال غنیمت کی ایک گدھا بھی تھا پھر وہ
آپسے ہمکلام ہوا آپنے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہا نام میرا یزید بن شہاب ہے میری جد کی نسل سے پروردگار عالم
ساٹھ گدھے پیدا کیے ہین اور اون گدھون مین سے کسی پر کوئی شخص سوای پیغمبر کے سوار نہین ہوا ہے

اور مجھے امید ہی کہ مجھپر اب آپ سوار ہونگے کیونکہ میری جد کی نسل سے اب کوئی گدھا باقی نہین ہا سواے
میرے اور پیغمبرون سے بھی اب سوای آپکے کوئی پیغمبر باقی نہین رہے اور مین آپکے پہلے ایک یہودی کے
پاس تھا وہ بدبخت جب آپکا نام مبارک سنتا تھا سخت سخت باتین کہتا تھا اسواسطے جب وہ مجھپر
سواری چاہتا مین عمداً اوچھلتا تا مجھے اسی امر کا پاس تھا اور وہ یہودی مجھے بھوکا رکھتا تھا اور مجھے
مارتا تھا آپنے فرمایا آج سے نام تیرا یعفور ہوا پھر آپنے فرمایا ای یعفورُ ھَل تَشتَہِی الاُتَان
آیا تو چاہتا ہی تیرا جوڑا تلاش کرا دون تا تیری نسل جاری رہے کہا نہین فرمایا کیون کہا ہمارے آبا
اجداد روایت کرتے ہین کہ میری نسل مین ساٹھ گدھے پیدا ہونگے اور ہر ہر پر ایک ایک نبی سوار ہونگے
اور آخرین نسل پر ہماری ایک پیغمبر سوار ہونگے کہ نام پاک اونکا محمد ہوگا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین چاہتا ہون کہ آخرین مین ہین ہوون پھر یعفور آپکی خدمت مین رہنے لگا روایت قسطلانی نے
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین بروایت انس رض لکھا ہی کہ انھون نے دیکھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو کہ نماز نفل کی پڑھتے تھے گدھے کی اوپر سوار اور وہ چلا جاتا تھا طرف خیبر کے روایت ہے
قیس بن سعد انصاری سے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لای تھے
پھرتے وقت سعد میرے باپ ایک گدھا لاے اور آپکو اوسپر سوار کیا پھر میرے باپنے مجھے کہا کہ ای
قیس تو آپکے ساتھ ساتھ جا پس آپنے مجھے فرمایا ای قیس تو بھی سوار ہولے مینے ادب سے کہا نہین یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا تو تم سوار ہو لو یا اپنے گھر پھر جاؤ روایت ہی کہ ایک صحابی گدھے پر سوار
جاتے تھے آپکو دیکھتے ہی اوتر گئے آپ اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو آپنے آگے بٹھایا روایت
محب طبری نے مختصر السیر مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ایک گدھے پر بغیر پالان کے
سوار ہوے قبا کی طرف جاتے تھے اور ابوہریرہ پاپیادہ رکاب مین تھے فرمایا ای ابوہریرہ تجھے سوار کر لون
ابوہریرہ نے کہا جیسی آپکی رضا ہو فرمایا سوار ہو پس ابوہریرہ اوچھلے کہ اسپر سوار ہون مگر جب سوار نہو سکے
آپکے بدن مبارک مین لپٹے پس دونون آدمی زمین پر آ رہے پھر آپ اوچھلکر سوار ہوگئے پھر فرمایا تجھے
سوار کر لون ای ابوہریرہ کہا جو آپ چاہین فرمایا سوار ہو ابوہریرہ اوچھلے مگر پھر سوار ہونے کی قدرت
نپائی آپکے ساتھ لپٹے پھر دونون زمین پر گرے پھر آپ اوسپر چڑھ بیٹھے اور کہا ای ابوہریرہ تجھکو سوار کر لون
قسم خدا کی کہ مجھے براستی بھیجا کہ اس تیسری بار تجھے نگرنے دونگا روایت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ

عہد مین جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑی بیحیا وبطالہ ایک عورت تھی سب بے دھڑک
غیر محرمون سے بات چیت کرلیا کرتی مدینہ بھر مین اوسکی شہرت تھی ایکدن وہ آپکی پاس آئی آپ اوسوقت
بیٹھے ہوے زانو پر زانو اور قدم پر قدم رکھے ہوے کھانا کھا رہے تھے آپکے پاس کچھ تھوڑا سا سوکھا یا بھونا ہوا
گوشت رکھا تھا اوسنے آپکو کہا غلامون کی طرح بیٹھے کیون کھا رہے ہین فرمایا ہان مین بندہ ہون بیٹھتا ہون
جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین پھر اوسنے کہا کچھ کھانا مجھے بھی ملے
آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے گستاخانہ عرض کی مین آپکے مُنہہ کا چاہتی ہون تھوڑا گوشت چبلایا ہوا
آپنے اپنے دہن مبارک سے نکالکر اوسے دیا پھر گستاخانہ کہا اپنے ہاتھ سے آپ میرے مُنہ مین کھلادین
آپنے کمال خلق وتواضع سے اپنے دست مبارک سے اوسکے مُنہ مین لقمہ رکھدیا وہ عورت کھا گئی حق تعالی نے
برکت اسکی اوس عورت کو بطالہ اور بیحیائیون سے روکا اوسکے مبادلہ خلعت شرم وحیا اوسے پہنایا
چنانچہ تادم مرگ پھر کسی غیر محرم پر اوسکی نظر نہ پڑی الا ماشاء اللہ روایت ہی کہ جب عبد اللہ ذوالبجاد
دولت ایمان سے مشرف ہوے تعلیم قرآن مین مشغول رہتے تھے اور مسجد مین باواز بلند قرآن پڑھتے
ایکدن حضرت عمر رض نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اعرابی آواز بلند سے قرآن پڑھتا ہے
اور اور لوگونکو قرآن اور نماز پڑھنے مین تکلیف ہوتی ہی آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا دَعْہُ یَا عُمَرُ فَاِنَّہ
خَرَجَ مُہَاجِرًا اِلَی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ چھوڑ دو اسے ای عمر رض سو یہ اللہ ورسول اللہ کی طرف ہجرت
کرکے آیا ہی روایت ہی کہ جنگ بدر مین آپنے اصحاب کبار سے فرمایا تھا کہ مین جانتا ہون کہ چند
لوگ بنی ہاشم کے بکے سے قریش کے ساتھ باکراہ جنگ بدر مین آے ہونگے سو اگر تم لوگ کسی ایک
بنی ہاشم خصوصاً عباس بن عبد المطلب کو پاو تو مارنا نہین ابو حذیفہ بن عتبہ نے یہ بات سنی کہا
مین پدران اور برادران اور چچاؤن کو مارون اور عباس کو چھوڑ دونگا قسم خدا کی اگر مین قدرت پاؤ
تو انکے مُنہ پر تلوار مارون جب آپنے ابو حذیفہ کی بات سنی عمر رض سے فرمایا یا عمر تمنے ابو حذیفہ کی
بات سنی کہتا ہی رسول خدا کے چچا کے مُنہ پر تلوار مارونگا عمر رض نے فرمایا آپ مجھے اجازت دین مین گردن اس
منافق کی اوتار لون آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا وہ منافق یا کافر نہین ہی کہ اپنے باپ بھائی چچا کے
غم سے یہ بات کہتا ہی عمر اوسے چھوڑ دو کیا عجب حق تعالی اوسے شہادت دیکے وہ شہادت اوسکی
اس بات کی کفارہ ہوجاوے اور اوسکو بہشت مین لیجاوے ابو حذیفہ اس بات کو سنکر بہت

گھبرایے اور حق تعالی کے غضب سے ڈرسے پھر اکثر لڑائیون مین جاتے تھے اور کفار سے خوب
لڑتے تھے آخر جنگ مین مسیلمہ کذاب کی شہید ہوے رضی اللہ عنہ حال اور آپ اہل دنیا اور صحاب
ثروت وغنا کے ساتھ غایت ترفع اور استعلا اور نہایت تعظم اور استغنا کی ساتھ رہتے اور فقرا
اور مساکین اور دینداروں کی ساتھ کمال تواضع اور افتقار اور عجز اور انکسار کی ساتھ زندگانی
فرماتے او لہو لعب اور باطل اور غنا اور معازف اور جھوٹ اور غیبت اور بخالت او جفا و مکر اور
چغل خوری اور قطع رحم اور بدخلقی اور تکبر اور فخر اور فحش و بدزبانی اور حقد وحسد اور عداوت وظلم
اور سوا اسکے اور سب افعال ذمیمہ اور اخلاق قبیحہ سے آپ بالکل مبرا تھے پاک تھے اور لوگون کو بھی ان
چیزون سے منع فرماتے حال اور عادت شریف یون جاری تھی کہ اکثر برعایت ضعیفون اور بڈھون کے
جمعہ کے خطبے کو نسبت نماز کے ہلکا پڑھتے اور اگر خطبہ پڑھتے وقت اپنا یا اور کسی کا حاجت پیش ہو جاتی
یا کوئی شخص کچھ دین کا مسئلہ خطبہ کے اندر پوچھتا آپ ازراہ خلق کے خطبہ ترک کرکے حاجت کو روا کر کے
اور مسائل کا جواب دیکے پھر خطبہ کو پورا کرتے چنانچہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے بریدہ سے روایت
کی ہے کہ ایکدن جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اس درمیان مین دونون
صاحبزادے لخت جگران بتول امام حسنین رضی اللہ عنہما سرخ سرخ پیراہن پہنے ہوے بباعث صغر سنی
اور لڑکپن کے گرتے پڑتے چلی آتی تھے پس آپ دونون شاہزادون کو اس حالت پر دیکھکر منبر شریف سے اوتر
اور دونون کو زمین سے اوٹھالیا اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا سچ فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ
وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ دیکھا مینے ان دونون لڑکون کو کہ چلے جاتے ہین اور ٹھوکرین کھاتے ہین
اور گرتے ہین پس مجھسے رہا نہ گیا آخر مینے سخن کو قطع کرکے ان دونون کو اوٹھایا اور ابوداود و نسائی نے
انس بن مالک سے روایت کی ہے کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوترتے تھے
منبر سے اسواسطے کہ آتا تھا آپکے پاس کوئی شخص کسی حاجت کے لیے پس آپ اوسکی ساتھ کھڑے ہوتے
تا آنکہ ادا فرماتے اوسکی حاجت حال اور عیادت کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توانگر اور مسکین
آزاد و غلام کافر و مسلمان اپنے او غیر کی اور جب کوئی آپکے یارون سے بیمار ہوتا آپ اوسکی عیادت کو
تشریف لیجاتے اور جب بیمار کے پاس آتے فرماتے لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اور کبھی فرماتے
کَفَّارَۃٌ وَطَھُوْرٌ یعنی کچھ مضائقہ نہین بیماری کفارہ ذنوب اور طہارت قلوب ہے اگر خدا نے چاہا اور جب

بیمار کے پاس آتے از راہ شفقت اوسکے سرہانے بیٹھتے اور پوچھتے تیرا کیا حال ہے طبیعت تیری کسی چیز کی خواہان ہے اور اگر بیمار کوئی چیز چاہتا ہوتا اور وہ چیز اوسکو مضر نہوتی تو اوسکے دینے کو حکم فرماتے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی چکھاوے بیمار کو جو اوسکا دل چاہتا ہو تو چکھاویگا اوسکو حق تعالی میوے بہشت کی اور آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی آدمی بھائی مسلمان کی عیادت کو چلتا ہے تو باغ بہشت مین سیر کرتا ہے جبتک بیمار کے پاس جاکر بیٹھے اور جب بیمار کے پاس جاکر بیٹھتا ہے تو رحمت اوسپر اوترتی ہے پھر وہ رحمت الہی مین ڈوب جاتا ہے اور جب کوئی صبح کو عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین رات تک اور اگر رات کو عیادت کو جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین صبح تک اور آپ کافرون کی بھی عیادت کو تشریف لیجاتے چنانچہ بخاری اور ابوداود نے انس رضی سے روایت ہے کہ ایک جوان یہودی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا بیمار ہوا پس آپ اوسکے پاس عیادت کے آئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہوجا پس اوسنے اپنے باپ کی جانب نگاہ کی اوسکے باپ نے کہا اطاعت کر اے لڑکے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہوگیا آپ باہر آئے اور فرمایا شکر خدا کا کہ چھوڑا لیا اسے آتش دوزخ سے حال اور اوائل مین عادت صحابہ کی تھی کہ جب کوئی مرنے کے قریب ہوتا آپ کو اطلاع کرتے آپ بنفس نفیس حسن اخلاق کی راہ سے اوسکے پاس تشریف لیجاتے تاوہ آپکے سامنے مرتا اور دعا سے آپکی مشرف ہوتا پھر آپ اوسکی تجہیز و تکفین فرماتے اور اوسکے جنازہ کی نماز پڑھتے اوسکے جنازہ کے ساتھ جاتے اور اوسکو دفن فرماتے اور دعا تثبیت اور مغفرت سے اوسکو مشرف فرماتے پھر آخر چونکہ قبل موت سے آخر دفن تک حاضر رہنے مین آپکو ایک بڑی محنت تامہ اور مشقت شاقہ ہوتی تھی اسواسطے صحابہ مردے کی تجہیز تکفین کرکے حضور مین نماز پڑھنے کو لاتے آپ پوچھتے کہ اسپر کسی کا کچھ دین ہے یا نہین اگر کچھ دین نہوتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اور جو کچھ بھی ہوتا صحابہ کو فرما دیتے کہ اسپر نماز پڑھ دین اور آپ اوسپر تنبیہ اور جھڑکی کے راہ سے نماز نہ پڑھتے پھر جب آپپر مکہ معظمہ فتح ہوگیا جو جنازہ آتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اوسکے دین سے نہ پوچھتے اور فرماتے مین قریب تر اور دوست تر ہون ساتھ مسلمانون کے اونکی ذاتون سے جو کوئی ان لوگون مین مرجاوے اور دین یا اہل و عیال کو چھوڑے تو اوسکے دین کی ادا ہمپر ہے اور اوسکے اہل و عیال کی غمخواری ہمارے ذمہ اور اگر کچھ مال چھوڑ گیا ہے تو وہ اوسکے وارثون کا ہے سبحان اللہ ثم سبحان اللہ اور جب کسی کے

رات کو دفن کرنے کا اتفاق پڑتا یا شدت ایام گرمی مین تو کبھی کبھی صحابہ بلحاظ اسکے کہ آپکو رات کی آنے
جانے اور گرمی مین تکلیف ہوگی آپکو خبر نکرتے پھر آپکو جب اوسکی خبر ہوتی بمقتضاے اپنی رحمت عامہ اور شفقت
تامہ کی اوسکی قبر پر جاکے نماز پڑھتے اور صحیح مسلم مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ یہ قبرین اندھیری سے بھری ہوئی ہین
اپنے اہل پر اور حق تعالی اوجالا کردیتا ہے اونکو نماز سے میری موطا اور نسائی نے ابی امامہ سے
روایت کی ہے کہ ایک عورت مسکین بیمار تھی اوسکی بیماری کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون نے
خبر دی اور آپ ہمیشہ مساکین اور غربا کی عیادت کیا کرتے تھے اور احوال اونکے پوچھا کرتے تھے فرمایا جب یہ
عورت مرجاے مجھے خبر دو ناگہان جنازہ اوسکا رات کو نکلا اور آپکا جگانا اوس وقت مین لوگون نے بلحاظ
تکلیف ہونے کے ناگوار سمجھا جب صبح ہوئی شب کا حال لوگون نے آپسے عرض کیا فرمایا مینے نہ کہا تھا کہ
مجھے خبر کرنا لوگون نے عرض کی کہ ہمین اچھا معلوم ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکو جگائین
اور رات کو گھر سے باہر آنے کی تکلیف دین پھر آپ چلے اور اوسکی قبر پر لوگون کے ساتھ صف باندھی اور
چار تکبیرین کہین اور نسائی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ ایکدن صحابہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے آپنے ایک نئی قبر دیکھی فرمایا یہ کسکی قبر ہے لوگون نے عرض کی فلانہ عورت کی
جو فلانے کی دائی تھی پس آپنے اوسے پہچانا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ظہر کے وقت یہ مری اور آپ روزہ دار تھے اور قیلولہ مین تھے ہمنے دوست نرکھا کہ آپکو اوس وقت مین
جگائین پس آپ کھڑے ہوگئے اور لوگون نے پیچھے آپکے صف باندھی پھر آپنے اوسپر چار تکبیرین کہین
پھر فرمایا چاہیے کہ نمرے تم لوگون مین کوئی مردہ جبتک ہین تم لوگون مین ہون مگر یہ کہ خبر کرو ہمکو کیونکہ
نماز میری رحمت ہے مردے کے واسطے اور بخاری نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی کہ ایک سیاہ تھا کہ
مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جھاڑو دیا کرتا تھا پھر وہ مرگیا اور آپ اوسکی موت سے
خبردار نہوے ناگہان ایکدن وہ آپکو یاد پڑگیا فرمایا وہ آدمی کیا ہوا لوگون نے عرض کی مرگیا یا رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیون مجھے اوسکے مرنے سے خبردار نکیا لوگون نے کہا وہ ایسا ویسا تھا گویا لوگون نے
تحقیر اوسکی شان کی کی فرمایا مجھے اوسکی قبر کی راہ بتاؤ پھر آپ اوسکی قبر پر تشریف لاے اور نماز پڑھدی اور
روایت ہے کہ ابولہب چند روز سے بیمار تھا زندگی سے ناامید ہوا مخمص ناچار تھا آخر جب زمانہ
اوسکی موت کا قریب آیا جناب سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی عیادت کو قدم رنجہ فرمایا

چند لوگ اوسکے پاس جمع تھے آپ اون لوگون کے درمیان روشن مثل شمع تھے جو لوگ آس پاس تھے
پروانہ وار شیفتہ حسن و جمال تھے سوختہ تجلی برق جلال تھے آپنے کمال شفقت سے فرمایا ای ابولہب مین
تجھے تلقین دین و ایمان کرتا ہون ہدایت سوی پلخ بیان کرتا ہون کفر چھوڑ شرک اور بت پرستی
سے منہ موڑ سو حبہ بن باستر کی چھوڑ دے زنّار ننگ و عار کو توڑ دے اب بھی تو خدا ایک کا حرف دل کی
لوح دل سے مٹا انجام اسکا دنیا مین رنج [illegible] ہی آخرت مین عذاب فوق عذاب ہے مرض کفر کی ایمان
ہی دوا ہے اسلام ہر امراض کی شفا ہے تجھ جیسا ہوشمند کے سزاوار نہین اوسکا کوئی شہرہ نہین [illegible] نہین
سارا دین تیرا باطل ہے جو تجھ کو لیے جاتا ہے اب بھی شرم کر وقت [illegible]
سے ظاہر ہے ابولہب اس بات سے بہت غصہ ہوا فوراً وہان سے اوٹھکر چلا گیا پھر [illegible]
آپنے پھر کمال شفقت سے تن تنہا ابولہب کی طرف اوسکی عیادت کو تشریف لے گئے [illegible]
ابولہب کے دروازہ پر جا کر کھڑے ہو کر آواز دی ابولہب کو [illegible] خوش ہوا [illegible]
کہنے لگا ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ پر کیون کھڑے ہین یہان تشریف لائین یہ آپہی کا
گھر ہے یہان قدم رنجہ فرمائین ؎ اندر آمد مصطفی چون جان [illegible] ابولہب [illegible]
دیدہ روی پاک او ÷ ساخت خود را فرش راہ خاک او ÷ جب آپ ابولہب کے پاس آئے وہ آپکو دیکھتے ہی
اوٹھ کھڑا ہوا اور [illegible] کبھی [illegible] کے واسطے [illegible] تھا کہا آپ میرے سرہانے بیٹھئے [illegible] دل [illegible]
کیجئے آپ اوسکے سرہانے بیٹھے غایت شفقت سے اوسکا حال پوچھا پھر فرمایا اگرچہ تو نے مجھے پہلے اسکے
بہت رنج و تکلیفین دین ہین ضرر پہونچایا ہے [illegible] گستاخیان کین ہین مگر پھر بھی یہ تیرا ایسا حال دیکھکر
حسرت آتی ہے دم گھٹا جاتا ہے طبیعت بیقرار ہوئی جاتی ہے مدت العمر تو جو میری عداوت مین رہا آج مینے
سب کو معاف کیا آئینہ سینہ کو غبار ملال سے صاف کیا ؎ باب رحمت می گشایم از کرم ÷ مژدہ از
خلد برینت می دہم ÷ گر چہ تصدیقم نمی کردی زعار ÷ می نمودی خویش را والا تبار ÷ این زمان چون نیست
امید حیات ÷ رفت وقت ننگ و عار و ترہات ÷ اگرچہ تو پہلے اسکے میری باتین نہ مانتا تھا آپ کو
رئیس القوم اور عالی خاندان جانتا تھا مگر اب جب تیری زندگی کی آس نہین ہے سوا میرے اسوقت کوئی تیرے
پاس نہین کہ اوسکے باعث ترک دین سے اپنے تو شرمائے دل تنگ آئے کوئی آگاہ نہوگا کہ تجھے عار و ننگ آئے
دن کو چونکہ تیرے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے اسلیے تو غصہ ہوا ہم بھی اوٹھکر چلے گئے اسی واسطے اسوقت

فہمائیدن و تسلیم کردن ۱۲ منتخب اللغات ۵۸ [illegible]

رات کو ہم تو تنہا تیرے پاس آئے تا تنہائی مین تجھے رنج نہ پہونچے اور لوگون سے نہ شرماے ؏ باکسی ہرگز
نگویم راز تو + در قیامت ہم شوم دمساز تو + شفقتم نگذاشت تا بگذارمت + رحمتم خواہم بجنت آرمت
تا بگردان از کفر و ایمان را گزین + مشعلے بر گیر و می رو راہ دین + عاقبت نیکو شود احوال تو + در زمان
بر می شود اعمال تو + کفر تست تو بگر ایمان لا اپنے خیال خام سے باز آ تیرے ایمان سے مجھے کچھ فائدہ نہین
فقط تیرے ہی نفع کے لیے یہ سب کوششین ہین بار بار تیرے پاس آمد و رفت ہے رنجشین ہین جو تجھے
تو اپنا محرم راز جان دین و دنیا مین اپنا دمساز جان عمر بھر حب دنیا و جاہ مین پھنسا رہا عار و ننگ کے
باعث کلمہ طیبہ نہ پڑھا ہان اب اکیلے مین کلمۂ توحید زبان پر لاتا ہون تیری تصدیق کرتا ہون ذرا تو
ہوش مین آ عمر بھر شرک کیا اب جیسی کر جنات تجری من تحتہا الانہار کی سیر کر تو لہب یہ سب تواضع اور
اخلاق حلیمہ اور اوصاف حمیدہ سے آپکے بہت حیران ہوا آپکی اس خلق عالم گیر کو دیکھکر لحظہ دم سرد اپنی
فکر مین سرنگون رہا پھر کہنے لگا ای نور دیدہ یہ سب باتین تیری راست ہین بلا ریب صحیح ہین کم وکاست نہین
پر کیا کرون ننگ و عار مجھسے چھوٹتا نہین زنار نخوت ٹوٹتا نہین تا ہین یہ تمہارے دین کو اختیار کر کے
تمہین اپنا پیشوا کرون تمہین اپنا دستگیر بناؤن برادر زادہ کی اقتدا کرون آپ تم مجھسے اور میرے ایمان
ہاتھ اوٹھاؤ میرے لیے تکلیف نہ کرو کوشش نہ فرماؤ ہمین چھوڑ دو تمہین اتنی فکر کیا ہے جو ہو سو ہو پر تو یہ
ہماری تمہارے ہاتھ پر نازیبا ہے پھر تمنے وہی پرانا ذکر نکالا میرے ملال طبع کو بڑھایا اگر تم نبی برحق ہو تو میری
اس بکری سے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہے تمکو آپنے فرمایا ای بکری تو جانتا ہے مین کون ہون وہ بولا آپ رسول برحق ہین
زیادہ کیا کہون تو لہب یہ سنکر آپکے اعجاز سے متعجب ہوا پھر کہا ای محمدؐ تم ساحر ہو اس فن کی بڑی ماہر ہو
؏ بد بدعوایت گواہی می سپید + چون زبان اندر دہان او جہد + ہر چہ باشد تا ترا باشد گواہ + نطق را
اندر دہانش نیست راہ + از غضب گفت انچہ در دل آمدش + در قفایش ماند آن خیری بدش + رو بگرد انید
از سوی رسول + شد ز اعراضش دل سرور ملول + گفت سرور کار ما باشد بلاغ + گفتمت گلخن گزین
یا سیر باغ + رہ نبرد سوی آن نور یقین + ہیزم دوزخ شد آخر آن لعین + ای نبی رحمت ای چارہ ساز
چارۂ از بہر فرد خویش ساز + چون نرفت از یاد لطفت بولہب + مگذر از من آیدم چون جان بلب
روایت ہے کہ زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص روشن دل خجستہ فرجام ہلال نامی
تھے ایک امیر مومن کے سائیس اور غلام تھے وہ سلطان ملک معنی تھے پر نام کو بندہ تھے طویلہ مین

اوس امیر کے گھوڑون کی اور نیز اپنے نفس کی سائیسی کرتے اوس امیر کو اونکی حال سے خبر نہ تھی وہ
ظاہر بین تھا معنی پر اوسکی نظر نہ تھی قضاء الٰہی سے ایک روز ہلال بیمار پڑے نو روز تک طویلے مین پڑے رہے
کسی کو اونکی خبر نہ تھی اوس امیر نے بھی چونکہ اونکو حقیر جانتا تھا کچھ اونکی خبر نہ لی شاہ انس و جان رحمت
عالمیان صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وحی آئی خود حق تعالیٰ نے اوس بیمار پر نظر رحمت فرمائی کہ اے
حبیب من فلان مشتاق تیرا بیمار ہے نہ کوئی اوسکا مونس نہ کوئی تیماردار ہے خورشید تابان چرخ نبوت
مہر درخشان فلک رحمت ہلال کی عیادت کو تشریف لیگئے صحابہ آپکے چارون طرف جیسے تارے
گرد ماہ کے ہالہ باندھے تھے ہلال کے خواجہ کو خبر ہوئی کہ سلطان دارین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے
خانہ تک قدم رنجہ فرمایا ہے خود دریا پیاسے کی پاس آیا ہے وہ امیر مارے خوشی کے بیدل و جان ہو کر اوچھل پڑا
بگمان اسکے کہ آپ خاص اوسکے لیے تشریف لائے ہین پھول گیا دو جہان کو بھول گیا جب آپ سامنے آیا
اپنی جان کو فرش راہ کیا بچھایا پھر زمین بوس ہوا و سلام کیا شادی سے رخ کو گلفام کیا پھر عرض کیا
بسم اللہ اس کلبۂ احزان مین آپ تشریف لائین اس مکان کو رشک گلزار رضوان فرمائین تا آپکے واسطے
چھڑکی اوس امیر کے فرمایا مین تیرے دیکھنے کو نہ آیا ہون اوسنے کہا روحی فداک تب آپ فرمائین کہ
یہ مشقت تامہ اور محنت شاقہ کسکے لیے آپنے برداشت کی ہے تا مین اوسکا خاک پا ہو جاؤن آپنے
فرمایا مین اوس ہلال عرش الٰہی بدر چرخ نامتناہی کی عیادت کو آیا ہون جو بادشاہ ہو کر جامۂ بندگی
مین آکر چھپا ہے جاسوسی کے لیے دنیا مین آیا ہے تو نہ کہنا کہ یہ میرا بندہ ہے یہ فلک سعادت کا اختر تابندہ ہے
اے عجب ہلال بیماری سے بدحال ہے جسکا ہزارون بدر پائمال ہے امیر نے کہا اوسکی بیماری سے مین
آگاہ نتھا پر اتنا ہے کہ چند روز سے وہ حاضر درگاہ نتھا وہ گھوڑے خچرون کے ساتھ رہتا ہے
وہ سائیس ہے بگھہ اوسکی طویلہ ہے آخر آپ بڑی رغبت سے اوسکی تلاش کو طویلے مین تشریف لیگئے
وہ طویلہ محض اندھیرا اور پر از خس و خاشاک تھا لید پیشاب کی مارے نرا پلید تھا ناپاک تھا جب آپ
وہان پہونچے سارا طویلہ انور ہو گیا یہ سب چیزین جاتی رہین آپکی بو سے معنبر ہو گیا ہلال طویلے کے
ایک گوشے مین پڑے تھے جب بو آپکی اونکے دماغ مین پہونچی خواب غفلت سے چونک پڑے بوی
پیغمبر دران شہر نہ ہو سمجھا تک بوی یوسف را پدر ہے کہنے لگے خداوندا یہ کیا عالم ہے اسوقت کا عجب لکھا ہے
کہ کبھی نہ سنا ہے نہ دیکھا ہے طویلہ اندھیرا تھا سو نور علی نور ہے اندھیرے کو بر لید سے بوی مشک و عنبر آتی ہے

ساری بدبوئی کافور ہے آخر دامن پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑون کے پانون کے
درمیان سے دیکھا پس ایک گوشہ طویلے سے سرین اور زانوؤن کے بل گرتا پڑتا آپکے پاس آکر اپنے مُنہ کو پاے
اقدس پر رکھدیا پھر آپنے اپنا روی مبارک اوسکے منہ پر رکھا اور اوسکے سر اور آنکھ اور مُنہ کا بوسہ لیا حال اور
حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرہ کی حجۃ الوداع میں اونٹ پر کہ اوس پر ایک پرانا پالان تھا جسکی قیمت
چار درم بھی نہوتے پس فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ مَبْرُوْرًا لَا رِیَاءَ فِیْهِ وَلَا سُمْعَةَ خداوند اکر یہ
اس حج کو حج مبرور کہ اوسمین لوگونکا دکھانا سنانا منظور نہو اور ایسے پالان پر سوار ہونا کچھ آپکے عجز اور
غربت سے تھا بلکہ آخر عہد میں بعد فتح ہونے چند بلاد اور ملکون کے تھا اور اس حج میں سو اونٹ آپکے
پاس ہدیہ آئے تھے کہ اون سبھون کو ذبح کرکے آپنے تقسیم کردیے اور ریا اور سمعہ سے آپ معصوم تھے مگر
پھر دعا کرنا آپکا امت کی تعلیم کے واسطے اور اپنی تواضع کی راہ سے ہے اور جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ہزار اہل اسلام کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار اور سر مبارک پر مغفر
اوسپر ایک عمامہ سیاہ اسامہ رضہ کو اپنے پیچھے سوار کیے ہوے مکہ معظمہ میں داخل ہوے ہین پھر تواضعا للہ
سر مبارک اوس اونٹ پر اسقدر جھکائے ہوے تھے کہ قریب تھا کہ پالان کی اگلی طرف سے سر مبارک ملجاوے
بخلاف اور بادشاہون کے کہ بعد فتح کس جلو اور شان وشوکت کی ساتھ بڑی حشمت کی سواری پر سر
بلند کیے ہوے بلاد مفتوحہ میں داخل ہوتے ہین اور ابن وہب نے روایت کی کہ جسدن مکہ معظمہ
فتح ہوا کبوتران مکہ معظمہ کے آپکے اوپر اپنے پرون سے سایہ کیے ہوے تھے پس آپنے اونکے لیے دعا کی برکت
حال اور کرائم عادات اور محاسن اخلاق سے آپکے یہ بھی تھا کہ نماز کو ہلکی کردیتے جب کوئی لڑکا روتا
بلحاظ اسکے کہ اوسکی ماں کو شدت کا حزن وملال پیدا ہوگا اوسکے رونے سے اور دل اوسکا اوسکے رونے
کی طرف متوجہ رہیگا چنانچہ بخاری شریف میں عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین
نماز میں کھڑا ہوتا ہون اس بات کا ارادہ کرکے کہ قراءت کو طویل کرونگا پس سنتا ہون کسی لڑکے کا رونا
تو تخفیف کردیتا ہون نماز میں بباعث مکروہ جاننے اسکے کہ میں مشقت میں نہ ڈالون اوسکی ماں کو اور
قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہی کہ ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی پہلی رکعت میں ایک سورہ لمبی قریب ساٹھ آیت کے پس سنا آپنے رونا
ایک لڑکے کا پس پڑھین آپنے دوسری رکعت میں تین آیتین حال اور عبادت کا آپکی یہ حال تھا کہ

رات کو آپ نماز مین اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم مبارک آپکے ورم کرجاتے اور فرمایا عائشہ رضہ نے
حتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ یہان تک کہ پھٹ جاتے تھے دونون قدم مبارک آپکے چنانچہ بخاری مین زیادہ سے
روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے مغیرہ رضہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ بالتحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ کھڑے ہوتے تھے نماز پڑھنے کو یہان تک کہ پھول جاتی تھے دونون قدم آپکے یا دونون پنڈلیان
آپکی پس کہا جاتا تھا آپکو کہ کیون یہ محنت شاقہ اپنے اوپر برداشت کرتے ہین آپ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حال آنکہ بخشدیا ہی حق تعالی نے آپکے اگلے پچھلے گناہ کو پس آپ فرماتے آیا مین چھوڑ دون
اپنی شب کی قیام اور تہجد کو بسبب اسکی کہ مجھے بخش دیا ہی حق تعالی نے پس باوجود اسکے مین عبد شکور
نہووُن حال اور مسکینون سے آپ بہت محبت رکھتے تھے اور بیٹھتے تھے مسکینون اور فقیرون کے ساتھ
اور اونکے ساتھ کھانا کھاتے اور بیٹھتے تھے آپ زمین پر اور نہ لٹکاے جاتے تھے دروازہ پر آپکے پردے
اور اپنے اصحاب کے ساتھ باہم مل کر بیٹھتے اپنے واسطے بلند اور ممتاز جگہہ تجویز نفرماتے بالانشینی اور
صدر مجلس کا قصد نفرماتے اگر آپکے واسطے کوئی فرش بچھا ہوا ہوتا تو اوسپر آپ بیٹھتے نہین تو زمین ہی پر
تکیہ لگاتے اور جب مجلس مین آپ آتے جہان خالی جگہہ پاتے بیٹھ جاتے صدر اور غیر صدر مجلس کا خیال
نفرماتے حتی کہ جب کوئی مسافر کچھ سوال یا طلب ہدایت کو آپکے پاس آتا تھا بغیر پوچھے آپکو نہ پہچان سکتا تھا
پھر صحابہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو کوئی جگہہ خاص حضور کے واسطے بنا دی جاوے کہ جب کوئی مسافر اپنی
حاجت کو آوے تو آپکو پہچانکر اپنا مطلب پورا کرلے فرمایا اچھا پس مٹی کی ایک جگہہ بنا دی گئی کبھی آپ
اوسپر بیٹھتے تھے کبھی اوسکی جنب مین روایت ہی کہ نوین سال ہجرت کی عدی بن حاتم طائی شام کی
جانب سے حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واسطے تحقیق حال نبوت آپکی آیا آپ اوسوقت مسجد مین تھے جب
وہ آیا پوچھا تو کون ہی عرض کیا عدی بیٹا حاتم طائی کا چونکہ مسجد جگہہ مشرک کی نہین ہی آپ وہان سے اپنی منزل
مبارک کو چلے عدی بھی ساتھ ساتھ چلا راہ مین ایک بڑھیا ضعیفہ عاجزہ آپکے سامنے آئی اور کچھ باتین آپ سے
کرنے لگی آخر بہت دیر تک آن سلطان گدا نواز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس بڑھیا کے ساتھ اوس گلی مین کھڑے کھڑے
باتین کئین اور حاجت اوسکی روا کردی عدی نے یہ خلق عظیم آپکا دیکھکر بہت ہی تعجب کیا اور جی مین کہا کہ یہ صفت
انبیا و رسل کی ہی جب آپ گھر مین پہونچے ایک تکیہ چمڑے کا جو چھوہارے کی چھال سے بھرا تھا اوٹھا کر آپ نے
عدی کے بیٹھنے کو زمین پر ڈال دیا اور فرمایا اسپر بیٹھو اول عدی نے ادب کی راہ سے عذر کیا پھر آخر جب

آپ تہجد کی نماز ایک پاؤن پر کھڑے ہوکر پڑھتے پس حکم آیا طٰہٰ مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی دونون پاؤن زمین پر رکھو [illegible]

آپ نے بہت الحاح کیا او سپر بیٹھا اور وہ سلطان دارین صاحب لولاک فرش خاک پر بیٹھے عدی نے پھر
اپنے جی مین کہا کہ یہ بات بھی عادات سے ملوک کی نہین ہے اخلاق کریمہ سے حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی ہے پھر وہ مسلمان ہوگیا روایت صحیح مسلم مین ہے کہ ایک عورت یعنی جو خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا
کی سر مین کنگھی کیا کرتی تھی اور اوسکی عقل مین کچھ جنون کا اثر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی
اور کہا مجھے آپسے کچھ حاجت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا چل جس کوچے مین مدینہ کے تو
چاہے بیٹھ جا مین بھی تیرے ساتھ بیٹھکر تیری حاجت پوری کردونگا پس وہ عورت کسی گلی مین بیٹھی آپ بھی
کمال تواضع سے اوسکے پاس بیٹھے حتی کہ جو اوسکو کہنا تھا سو آپسے کہہ چکی اور بخاری شریف مین ہے کہ لونڈیان
مدینہ منورہ کی آتین اور پکڑ لیتی تھین ہاتھ آپکا ہین لیجاتی تھین وہ آپکو اپنی حاجت روائی کے لیے جہان
چاہتین پھر جب کام اونکا ہوجاتا آپ چلے آتے یہ کمال مبالغہ ہے تواضع مین اور زیادہ اس سے تبری کبر
کسی اور بشر سے ممکن نہین ہے کہ عورت نہ مرد لونڈی نہ آزاد اور جو کوئی کہو اور جہان جی چاہے آپکو اگرچہ
مدینہ کی باہر ہو لیجاتی تھے اور آپ عورت بیوہ کی ساتھ جاتے اور اوسکی قضاء حاجت سے ننگ و عار نفرماتے

حال حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہین کہ پدر بزرگوار سے اپنے مینے پوچھا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر مین تشریف لاتے تھے تو کس طریقہ پر عمل فرماتے تھے کہا کہ اوقات شریفہ کو
گھر مین تین طرح پر تقسیم فرماتے تھے ایک قسم کو طاعت اور عبادت مین مصروف فرماتے اور ایک قسم کو اہل و عیال کے
خاطر داری مین بسر فرماتے اور ایک قسم کو مہمات خاصہ مین اپنی صرف فرماتے اور کبھی اسوقت مین اصلاح حال
امت مین اشتغال فرماتے اور کبھی کبھی اسی وقت مین ساتھ اپنے خواص اصحاب اور زمرۂ احباب کی مجالست فرماتے
اور انھون کو ساتھ علوم اور لطائف حکمتون کے مخصوص فرماتے اور اونکو ارشاد فرماتے تا وہ جو اسرار
علوم کہ آپسے اکتساب فرماتے ہین اورون کو جو اونسے فضائل و شمائل مین کم ہوتی یا نظر سے دور ہو تعلیم کرین
اور یارون کو وصیت فرماتے کہ حاجت اون لوگون کی جو ہمارے پاس اپنی حاجت بیان کرنے کی طاقت
نہین رکھتے تم لوگ میرے پاس عرض کرو اسواسطے کہ جو کوئی حاجت کسی محتاج کی بادشاہ کی حضور مین پہونچاتا ہے
کہ وہ محتاج اپنی حاجت کی عرض کرنے پر قادر نہو تو حق تعالی دونون قدم اوسکے قیامت کے دن ثابت رکھیگا
حضرت نے پھر حسین نے والد ماجد سے پوچھا کہ آپ گھر کے باہر کس طرح زندگانی بسر کرتے تھے فرمایا ہمیشہ زبان مبارک کو
سخنان بیہودہ سے بچاتے رہتے اور اصحاب کے دلون کو آپسمین الفت اور [illegible] دیتے اور ہرگز دونکو درمیان

مین بدلوکی تجویز نفرماتی اور ہر قوم کے کریم کی قدر کرتے اور امور اوس قوم کے اوسی کے حوالہ فرماتے
اور لوگونکی خطا بھول چوک سے درگذر فرماتے اور برابر صادر و وارد کا حال پوچھا کرتے اونکی خبر لیا کرتے
اور اچھی کو اچھا اور برے کو برا فرماتے اور ہرگز حق بات سے تجاوز نفرماتے اور مقرب ترین مردم آپکے
نزدیک وہ ہوتا جو مسلمانون کا سب لوگون سے نیکخواہ زیادہ ہوتا اور بزرگوار ترین مردم آپکے نزدیک
وہ ہوتا کہ لوگون کی خیرخواہی اور اعانت مین بڑی کوشش کرتا پھر مینے آپکی مجلس کی کیفیت والد بزرگوار سے
پوچھی فرمایا کسی مجلس مین آپ نہ بیٹھتے اور کسیکی صحبت سے نہ اوٹھتے مگر یہ کہ نشست و برخاست آپکی
حق سبحانہ تعالی کی یاد مین ہوتی اور جب کسی قوم مین جاتے تو جس جگہہ مجلس منتہی ہوتی اوسی جگہہ بیٹھہ جاتے
اور یارون کو بھی یہی طریقہ تعلیم فرماتے اور ہر یک یارون کے ساتھہ اسقدر مہربانی اور التفات فرماتے
کہ ہر کوئی سمجھتا کہ مجھی کو آپ سب سے زیادہ چاہتے ہین اور جو کوئی آپسے کچھہ سوال کرتا ضرور اوسکی حاجت
پوری کرتے یا بھلی بات اوسسے کہتے اور جی اوسکا خوش کر دیتے اور جو کوئی آپسے ہمکلام ہوتا آپ اوسکے
کلام کو قطع نفرماتے اور رحمت آپکی بہ نسبت سب لوگون کے برابر تھی جیسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ سب کے
پدر شفیق ہین اور حکم خدا کی اجرا کرنے مین سب لوگ اپنے پرائے آپکی نزدیک برابر تھے مجلس آپکی مجلس
علم و حیا اور صبر و امانت کی تھی کوئی آپکی مجلس مین آواز بلند نکرتا تھا اور عیب اور فحش اور زنا نسبت
اور بدگوئی کسیکی مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکور نہوتی تھی اور اگر کوئی بات کسی سے
آپکی مجلس مین سرزد ہوجاتی تو اوسکے چھپانے مین اہتمام کیا جاتا اور یاران آپکے سب کی سب باہم مقام
عدل مین رہتے اور فضل و بزرگی اوس مجلس مین تقوی اور پرہیزگاری کی ہوتی تھی اور سب آپسمین
متواضع رہتے تھے اور بڑون کی توقیر اور چھوٹون کے اوپر رحمت کرتے تھے اور غربا اور اہل حاجت کی
رعایت مین جہد بلیغ فرماتے اور جب مجلس مین بیٹھتے تو جگہہ کسی پر تنگ نفرماتے اور اصحاب کو ساتھہ
تعظیم اور حرمت کی اچھی کنیت سے یاد فرماتے اور ساتھہ محبوب ترین نامون کے پکارتے اور سب لوگونسے
متواضع تر رہتے اور سب اہل مجلس سے زیادہ چپ رہنے والے آپھی ہوتے اور جب درج دہان
کھولتے بہت ہی میٹھی میٹھی باتین بولتے اور سب لوگونسے بلیغ تر اور فصیح تر ہوتے باتون مین
نور جھڑتا تھا اور کپڑا پشمینہ یا پنبہ دار جو کچھہ بہم ہوجاتا پہنتے اور اونٹ گھوڑا خچر گدھا جسپر اتفاق
پڑتا سوار ہوتے اور فقرا اور مساکینون کی ساتھہ بیٹھتے اور اونکے ساتھہ بیٹھہ کے کھانا کھاتے اور شیر برو

ساتھ نیکی اور احسان کرتے اور عذر اہل معذرت کا قبول فرماتے اور کبھی کبھی یارون سے دل لگی بھی
سخنان شیرین سے کرلیا کرتے مگر سوا حق کے نہ بولتے اور اکثر اوقات مسکراتے اور ہنس مکھ رہتے
اور جو کھیل مباح ہوتا اوسے دیکھتے اور اوسے منع نفرماتے اور آپ اپنے لیے لونڈی غلامون سے
کھانے کپڑے مین کبھی خرچ زیادہ نفرماتے جو آپ کھاتے لونڈی غلام کو کھلاتے جو آپ پہنتے لونڈی
غلام کو پہناتے اور کسی وقت بیکار نرہتے یا تو حق تعالی کی طاعت مین مشغول رہتے یا اصلاح مین
امور اہل بیت و اصحاب کے مشغول رہتے اور ہرگز کسی فقیر کے باعث اوسکی فقر کے تحقیر و استخفاف
نکرتے اور ہرگز کسی تونگر کی بسبب اوسکی تونگری کے تعظیم نفرماتے بلکہ سبھون کو برابر ایک طور دعوت
حق فرماتے اور کبھی آپنے کسیکو گالی نہدی اور کسی چیز پر لعنت نکی اور کسی فرد آدمی پر مومن ہو یا کافر
دعاء بد نفرمائی اور اکثر آپ قبلہ رو بیٹھتے حال اور بعضی کتین عائشہ صدیقہ رضہ کہ کیونکر تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب آتے تھے گھر مین فرمایا تھے نرم ترین سب لوگ سے اور تھے مسکراتے اور ہنستے
چنانچہ جریر بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے آپکو کبھی نہین دیکھا مگر یہ کہ آپ مجھکو دیکھکر مسکراتے اور صحابہ کے
درمیان آپ کبھی پانون نہ پھیلاتے تھے اور اگر پکارتے آپکو کوئی صحابہ یا اہل بیت تو آپ فرماتے لبیک یعنی
حاضر ہون اور آپسمین اہل بیت کی تالیف کرتے اور مجلسون مین آپ یارون کے ساتھ بہمہ احوال
اور بول چال بات چیت مین موافق رہتے اگر صحابہ ذکر دنیا کرتے آپ بھی ذکر دنیا کرتے اونکی باتین خاطر کرتے
اور اگر وہ ذکر آخرت کرتے آپ بھی ذکر آخرت نکالتے اور اگر وہ کھانے پینے کا کچھ ذکر کرتے تو آپ بھی اونکے
ساتھ موافقت فرماتے اور سامنے آپکے لوگ جاہلیت کی حکایتین بولتے تھے اور ہنستے تھے آپ بھی سنکے
مسکراتے اور کریم ہر قوم کی توقیر کرتے اور سب صحابہ اور ہمنشینون کے ساتھ تفقد اور التفات از حد کرتے
اور ایسا چاہتے کہ سب ہمنشین یہی گمان کرتے کہ سب سے مجھی کو آپ زیادہ چاہتے ہین پیار کرتے ہین اور جو کوئی
آپکے پاس آتا پھر وہ جبتک نجاتا آپ نہ اوٹھتے اور جو کوئی آپکے کان مین کچھ باتین کرنی چاہتا آپ اوسکی
جانب سر مبارک کو جھکا دیتے پھر سر مبارک اپنا اوس سے نہ پھیرتے جبتک وہ خود نہ پھیرتا اور جو کوئی آپکا
ہاتھ پکڑ لیتا آپ ہاتھ اپنا اوس سے نہین کھینچتے جبتک وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچتا اور پدر مشفق کی طرح
سب پر شفقت برابر کرتے اور ہمیشہ خندہ رو خوش خلق اور نرم رہتے اور درشت خو سخت گو بلند آواز
فحاش عیب گو عیب جو نہ تھے اور جو کوئی آتا اوسکی آپ توقیر کرتے اور اکثر چیزوں وغیرہ اپنی اوسکو بخشتے

سمجھا دیتا اور تاکید کرتے جو اپنے پیچھے رکھتے ہوئے ہوتے تھے اونکو دیتے اور کسیکی بات میں قطع کلام نہ فرماتے
اور کبھی آنے والا اور کسی انتظار کرنے والے کی خاطر نماز کو ہلکی کرتے پھر اوسکی حاجت سے فارغ ہو کر
نماز میں مشغول ہوتے اور اصحاب کے ساتھ مصافحہ کی ابتدا آپ ہی فرماتے انس کہتے ہیں کہ جب آپ
کسی سے مصافحہ کرتے تو ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ میں چھوڑ دیتے تھے کہ وہ آپ ہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا اور
اوس شخص کی طرف سے آپ چہرہ اپنا نہ پھیرتے مگر جب وہ خود اپنا منہ آپکے پھیر لیتا اور مجلس میں
آپ ہرگز [illegible] کسی ہمنشین سے زانو اپنا آگے نکرتے رواہ الترمذی اور وضع آپکی باوقار تھی
جو آپکو دیکھتا ہیبت ہوتی اور دہشت کھاتا پھر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا
تو محبت آپکی اوسکے دل میں آجاتی اور جس سے ملاقات ہوتی لڑکے جوان بوڑھے غلام آزاد خاص عام
سب کو پہلے اوسکو آپ ہی سلام فرماتے انتظار اسکا نکرتے کہ پہلے وہ سلام کرے اور ہر ایک سے آپ خلق
اور خندہ روئی سے ملتے اور [illegible] آپکے کوئی خادم اور صاحب حاجت اور جو [illegible]
حاضر ہوتا [illegible] جیسا [illegible] متعارف ہوا ہی اور مسلم نے انس سے
روایت کی ہے کہ جب آپ نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عادت تھی کہ مدینہ منورہ کے لونڈی غلام برتنوں میں
پانی لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ ہاتھ اپنا ہر برتن میں ڈالیں تا اوس پانی سے [illegible]
[illegible] آپ اونکی خاطر سے سب کے برتنوں میں ہاتھ اپنا ڈالتے
[illegible] اور اگر [illegible] کے دن [illegible] سے [illegible]
[illegible] خلق سے [illegible] روایت ہے کہ ایک شخص آپکو [illegible]
پھر آپکی ہیبت سے کانپنے لگا آپنے اوسکو ارشاد فرمایا اور تسلی دی اور فرمایا هَوِّنْ
عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَلِكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ آسان کر [illegible]
یعنی خوف [illegible] بادشاہ نہیں ہوں میں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو دھوپ کا سکھایا ہوا گوشت
کھاتی تھی [illegible] روایت [illegible] مولانا روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ شام کے وقت
[illegible] الله علیه وسلم [illegible] اور سلطان [illegible]
[illegible] آپ [illegible] فرمایا
[illegible] ایک [illegible] اصحاب [illegible]

آپسمین تقسیم کر لیا اون کافرون مین ایک شخص بڑا موٹا شکم دراز تھا اوسے کسی نے قبول نکیا آخر حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور آپکے گلہ کو سپند مین سات بکریان دودھار تھین کھانے کے وقت دودھ دوہا جاتا تھا غرض روٹی شوربا اور دودھ ساتون بکریون کا جو کھانا تیار ہوا تھا آپسمین بٹا تھا وہ شخص اکیلے دم بھر مین کھا گیا سارے اہلبیت بھوکے رہے کیونکہ اس دودھ مین سب کا جی لگا تھا پھر سونے کے وقت وہ کافر حجرۂ نبوی مین گیا لونڈی نے مارے غصے کے باہر سے اوس حجرہ کے در کی زنجیر لگا دی کافر کو آدھی رات سے صبح تک برابر شدت درد شکم ہوا تقاضا قضا حاجت رہا ادھر تقاضا پر تقاضا اور خانہ تنگ تھا اودھر در کے پاس آتا تو بند پاتا حیران تھا دنگ تھا آخر جب کسی حیلہ سے در کھلا نہین تو مضطر ہو کر سو رہا خواب مین اپنے کو تنہا ایک میدان مین دیکھکر حاجت پائخانہ کی تو تھی ہی وہین پر رفع حاجت کر لی پھر نیند سے چونکا تو دیکھا کپڑا اپنا آلودہ پایا بہت مضطر ہوا گھبرایا دل سے آہ سرد کھینچا اور کہتا کیسی رسوائی ہی جو خاک ڈالے چھپے نہین آخر تھا کہ کسی طرح یہ رات بسر ہو جاتی زنجیر حجرہ کھل جاتی تامین اندھیرے ہی مین یہان سے نکل بھاگتا لوگون کے سامنے ذلیل و رسوا ہونے سے بچتا آپکو اوس کی شب کا سب حال معلوم تھا تڑکے آہستہ سے زنجیر حجرہ کھولکر باہر آگئے تقاضا حکمت الٰہی آپ چھپ رہے تا وہ کافر چلا جاوے شرمائے نہین پھر کافر مثل تیر کے کمان سے حجرہ سے نکل بھاگا پھر اوس جامۂ حدث آلودہ کو ایک نادان نے آپکے پاس لا کر ڈال دیا کہ آپ دیکھین اوس مہمان کافر نے آپکے یہ کیا کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا آفتابہ لاؤ مین اس جامۂ حدث آلودہ کو اپنے ہی ہاتھ سے دھوؤنگا سب صحابہ کہتے تھے ہماری جان آپ پر قربان یہ کام ہاتھ کا ہی دل و جان کا نہین کہ اسکا آپ دھوئین ہمارے جیتے جی جب آپ یہ کام کرینگے تو ہم خدام آپکے جی کر کیا کرینگے یہ کپڑا آپ ہمین دیجئے ہم دھولیوین فرمایا باتین تمہاری سچ ہین مگر اسوقت ہمارے ہی ہاتھ سے دھونا ہی ضرور ہی پھر آپ اوس کپڑے کو بلا تکلف اپنے دست مبارک سے بحکم حق دھوتے تھے صحابہ جو کچھ حیران ہو رہے تھے کہتے تھے آپ اس پلید کو دھوتے ہین دیکھیے غیب سے کیا اسرار الٰہی نمود ہوتے ہین وہان کافر نے تھوڑی دور جا کر حمائل اپنے گلے کا نہ پایا مضطر ہوا گھبرایا کہا او ہین حجرہ مین میرا حمائل چھوٹ گیا گو مارے شرم کے مرا جاتا تھا مگر حرص نے کھینچا انہین حمائل کے لیے حرم سرای نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین دوڑا آیا دیکھا کہ وہ یدالٰہی یا شاہ اللہ تشیم بیده قش [illegible] ہو اوس پلیدی کو دھو رہے ہین [illegible]

بھول گیا دل ہاتھ سے گیا آہ کے نعرے عرش تک پہونچا گریبان پھاڑ ڈالے اوسکے ایک شور اوٹھا
دونوں ہاتھوں کو مشت اور سر و سینہ پر مارتا تھا اور دیوار پر سر کو کوٹتا تھا تا آنکہ اوسکی سر اور ناک سے
خون جاری ہوا ہوش و حواس جاتا رہا ہوسے خلق کا گرد اوسکے ازدحام ہوا جب آہ و زاری و بیقراری اوسکی
حد سے گذر گئی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسے اپنی آغوش مبارک مین بہت پیار سے لے لیا
تسکین و تشفی دی چپ کیا پھر جب اوسکے منہ پر پانی کی چھینٹین مارین تب ہوش مین آیا اور آپ سے
باتین کین کہا آپ کلمۂ توحید مجھے پڑھائیے دین اسلام مین مجھے لائیے آپنے اوسے کلمہ پڑھا کر فرمایا
آج کی رات اور تو میرا مہمان ہو کہا واللہ ہمیشہ مین حضور کا مہمان ہون جہان جاؤن جہان رہون آج
کی رات بھی عرب آپکا مہمان ہوا ایک بکری کا آدھا دودھ پیکر خوب سیر ہو گیا آپنے فرمایا کچھ اور دودھ چاہیے
کہا عرض کی واللہ مین تکلف نہین کرتا کل کی رات سے زیادہ آج آسودہ ہو گیا ہون سارے اہلبیت
اور سب مرد و عورت باہم کہنے لگے کہ یہ پیٹ بقدر تجھ کے کہاتا ہے اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہے اَلْکَافِرُ
یَأْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ فِیْ مِعَاءٍ وَّاحِدٍ کل بھی یہی کافر تھا اوسقدر کھا گیا آج
مسلمان ہوا اسیقدر پر اکتفا کی یہ کیا ہوا ابھی یہی ہے کافران مہمان پیغمبر شدند ✽ وقت شام ایشان
بمسجد آمدند ✽ آمدیم ای شاہ ما اینجا قنق ✽ ای تو مہماندار سکان افق ✽ بینوائیم و رسیدہ ما ز دور ✽
ہین بیفشان بر سر ما فضل و نور ✽ رو بیاران کرد آن سلطان او ✽ دستگیر جملہ ایشان عباد ✽ گفت ای
یاران من قسمت کنید ✽ کہ شما پر از من و خوی منید ✽ ہر یکی یاران یکی مہمان گزید ✽ در میان یک
شکم زفت و عنید ✽ جسم ضخمی داشت کس او را نبرد ✽ ماند در مسجد چو اندر جام درد ✽ مصطفی بردش
چو واماند از ہمہ ✽ ہفت بز بد شیردہ اندر رمہ ✽ کہ مقیم خانہ بودندی بزان ✽ بہر دوشیدن برای
وقت خوان ✽ نان و آش و شیر آن ہر ہفت بز ✽ خورد آن بوقحط عوج ابن غز ✽ جملہ اہل بیت خشم آلو شدند
کہ ہمہ در شیر بز طامع بدند ✽ معدہ طبلی خوار ہمچون طبل کرد ✽ قسم ہجدہ آدمی را او بخورد ✽ وقت خفتن
رفت و در حجرہ نشست ✽ پس کنیزک از غضب در را ببست ✽ از برون زنجیر در را در فگند ✽ کہ از و بد
خشمگین و دردمند ✽ گبر را از نیم شب تا صبحدم ✽ پس تقاضا آمد و درد شکم ✽ از فراش خویش سوی در
شتافت ✽ دست بر در چون نہاد او بستہ یافت ✽ در گشادن حیلہ کرد آن حیلہ ساز ✽ نوع نوع و خود نشد
در ہیچ باز ✽ شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ ✽ ماند او حیران و بیدرمان و دنگ ✽ حیلہ کرد و بخواب اندر خزید

کافر کھاتا ہی سات آنتون مین اور مومن کھاتا ہی ایک آنت مین
۱۲ بفتحتین مہمان
[illegible]

خویش را در خواب در ویرانه دید * خویش در ویرانهٔ خالی چو دید * او چنان محتاج هم در دم برید *
گشت بیدار و بدید آن جامه خواب * پر حدث دیوانه شد از اضطراب * زندرون او بر آمد صد خروش *
زین چنین رسوائی بی‌خاک پوش * بانگ میزد وا ثبورا وا ثبور * همچو جان کافران در قعر گور *
منتظر که کی شود این شب بسر * تا در آید از گشادن بانگ در * تا گریزد او چو تیری از کمان *
تا نبیند هیچکس او را چنان * مصطفی صبح آمد و در را گشاد * صبح آن گمراه را او راه داد *
در گشاد و گشت پنهان مصطفی * تا نگردد شرمسار آن مبتلا * تا برون آید رود گستاخ او * تا نبیند در گشا را
پشت و رو * مصطفی میدید احوال شبش * لیک مانع بود فرمان ربش * تا که پیش از خبط بگشاید
رهی * تا نیفتد زان فضیحت در چهی * چونکه کافر باب را بگشاده دید * نرم نرمک از کمین بیرون جهید *
جامه خواب پر حدث را یک فضول * قاصداً آورد در پیش رسول * که چنین کردست مهمانت ببین *
خنده زد رحمة للعالمین * که بیاور مطهره اینجا به پیش * تا بشویم جمله را با دست خویش * هر کسی میجست
کز بهر خدا * جان ما و جسم ما قربان ترا * تا بشوییم این حدث را تو بهل * کار دست است این نه کار جان و دل *
ما برای خدمت تو میزییم * چون تو خدمت میکنی پس ما کییم * گفت میدانم ولیکن این ساعتی است *
کاندرین شستن بخویشم حکمتی است * منتظر بودند کاین قول نبی است * تا پدید آید که این اسرار چیست *
او بجد می‌شست آن احداث را * خاص امر حق نه تقلید و ریا * کافرک را هیکلی بد یادگار * یاوه دید آن را
و گشت او بیقرار * گفت آن حجره که شب جا داشتیم * هیکل آنجا بیخبر بگذاشتیم * گرچه شرمین بود شرمش حرص
برد * حرص اژدرهاست نی چیزیست خرد * از پی هیکل شتاب اندر دوید * در وثاق مصطفی
و آنحال دید * کان ید الله آن حدث را هم بخود * خوش همی شوید که دورش چشم بد * هیکلش از یاد رفت و شد
پدید * اندرو شوری گریبان را درید * میزد او دو دست را بر رو و سر * کله را میکوفت بر دیوار و در *
آنچنانکه خون ز بینی و سرش * شد روان و رحم کرد آن مهترش * نعره‌ها زد خلق گرد آمد برو *
گبر گویان ایها الناس احذروا * چون ز حد بیرون بلرزید و طپید * مصطفی اش در کنار خود کشید *
ساکنش کرد و بسی بنواختش * دیده‌اش وا کرد و داد اشناختش * آب بر رو زد در آمد در سخن *
کی شهید حق شهادت عرضه کن * تا گواهی بدهم و بیرون شوم * سیرم از هستی در آن هامون شوم *
گشت مومن گفت او را مصطفی * کامشب دیگر تو شو مهمان ما * گفت والله تا ابد ضیف توام *

ہر کجا باشم بہر جا کہ روم ❊ گشت مہمان رسول آن شب عرب ❊ شیر یک بز نیمہ خورد و بست لب ❊
کرد ابرام حشم بخورد شیر و رفاق ❊ گفت گشتم سیر واللہ بی نفاق ❊ این تکلف نیست بی ناموس و فن ❊
سیر تر گشتم ز آنکہ دوش من ❊ در عجب ماندند جملہ اہل بیت ❊ پر شد این قندیل زان یکقطرہ زیت ❊
فیضجی افتاد اندر مرد و زن ❊ قدر رشتہ می خورد این پیلتن ❊ حال عائشہ صدیقہؓ اور صحابہ کبار سے
مروی ہے کہ اپنے گھر میں آپ سب گھر والون کی خدمت مین رہتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسا تم لوگ
اپنے گھر کا کام کرتے ہو اور تھی آپ ایک آدمی آدمیون مین سے اور جامہ مبارک سے جون ڈھونڈھتے
حدیث مین دکان یفلی ثوبہ آیا ہے اور فلی کے معنی کپڑے سے جون وغیرہ ڈھونڈھنے کے ہین مگر
امام فخر الدین رازی سے منقول ہے کہ آپکے جسم اطہر پر مکھی کبھی نہ بیٹھتی تھی اور مچھر وغیرہ نے آپکو کبھی ایذا
نہ دیا ❀ حلوای ہیبن انبیائی ❊ وین طرفہ کہ نزدیک مگس نیست ❊ اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ آپکے
جسم و جامہ شریف مین جون کبھی نہ پڑی اسواسطے کہ پیدایش اسکی عفونت اور بدبو پسینے سے ہوتی ہے
اور پسینہ اور بدن آپکا اعطر و اطیب تھا پس معنی و یفلی ثوبہ کے یہ ہین کہ آپ بطور اظہار تواضع
و عجز کے اسطے کوئی کپڑے مین جون تلاش کرکے اپنے جامہ کو دیکھتے تھے تاگرد و غبار و خس و خاشاک
وغیرہ اوسین کپڑے سے نہ لپٹ گیا ہو اور یہی باحتمال اسکے کہ اور نکی کپڑے کی جون آپکے کپڑے مین
نہ آگئی ہو اسواسطے کہ آپ فقرا اور مساکین اور غربا کے ساتھ بہت بیٹھا کرتے تھے اور بسبب غربت کے
کپڑے اونکے میلے رہتے اور جب اونہین بکری رہتی اور آپ بکری کو اپنے ہاتھ سے دودھ لیتے اور اپنے
جوتے کو آپ اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیتے اور کپڑے سی لیتے اور اپنے گھر کے ڈول مین اپنے ہاتھ سے
آپ پیوند لگاتے اور اپنی جوتی مین آپ اپنے دست مبارک سے پیوند لگا لیتے اور کبھی گھر کو بہار لیتے اور
اونٹ کو باندھ دیتے اور اوسکو چارہ لگا دیتے پانی دیتے اور اکثر آپ اپنی خدمت آپھی کر لیا کرتے باوجود
کثرت خدام اور بیچ کے اور مشتاق رہنے لوگون کے آپکی خدمت کے واسطے اور خادمون کے ساتھ بیٹھکر
کھانا کھاتے اور کبھی اونکے ساتھ ہوکر آٹا گوندھ دیتے اور اونکے کامون مین بھی کبھی خادمون کو یاری دیتے
پھر جب نماز کا وقت آتا گویا پہچانتے نہ تھے اور مسجد کے بنانے مین مزدورون کے ساتھ ملکر کام کرتے اور اینٹین
جنھین آپنے خود بدولت صحابی کے ساتھ ایک مقام معین مین مدینہ منورہ کی مسجد شریف کے بنانے کے واسطے
بنائین تھین اوٹھا اوٹھا لاتے اور آپ بازار سے کوئی چیز خرید کرکے اوٹھا لاتے باوجودیکہ خادم آپکے ہمراہ ہوتے

۵۱ بضم اول نان شکاری ۱۲ منتخب ۵۲ بضم ہر دو قاسمی گمراہ اوباہ افتند بطریق اتفاق سخن باہم آہستہ گفتن ۱۲ لطائف ۵۳ معنی خوشبو تر ۱۲ ۵۴ بفتح

اور اونکو لانے نذیتے اور طبرانی نے اوسط مین بسند ضعیف روایت کی ہے کہ کہا ابوہریرہؓ نے
کہ ایک دن مین آپکے ساتھہ بازار گیا آپنے چار درم کو ایک پائجامہ خرید فرمایا اور اہل بازار نے
ایک وزّان یعنی صرّاف دراہم و دنانیر کے تولنے کو مقرر کر رکھا تھا کہ قیمت وزن کر لیا کرتا تھا پس
آپنے اوسے قیمت دی اور فرمایا زِن وارجح یہ قیمت اس بزاز کو تول دے اور ذرا پلڑا ترازو کا
درہم کی طرف جھکا کر تول تا چار درم سے کچھ زیادہ ہی ہو پس وہ وزّان تولنے لگا اور کہا مینے کبھی کسی سے
نہ سنا کہ قیمت کو دینے مین یہ کلمہ کہے ابوہریرہؓ نے کہا اوی بر تو تیری دین مین سستی اس سے معلوم ہوتی
تو اپنے نبی کو نہین پہچانتا پھر اوس مرد نے ترازو ہاتھہ سے ڈال دی اور جلد اوٹھہ کھڑا ہوا کہ تا آپکے
دست مبارک کو بوسہ دے آپنے دست مبارک اپنا اوس سے کھینچ لیا اور تواضعا فرمایا ھٰذا
تَفْعَلُہُ الْاَعَاجِمُ بِمُلُوْکِہَا وَلَسْتُ بِمَلِکٍ اَنَا رَجُلٌ مِّنْکُمْ یہ عادت عجمیونکی ہے کہ
اپنے بادشاہون کے ہاتھہ کا بوسہ لیتے ہین اور مین بادشاہ نہین ہون ایک آدمی ہون جنس تمہاری سے
پھر آپنے پائجامہ اوٹھایا اور گھر کو چلے ابوہریرہ کہتے ہین مینے چاہا کہ پائجامہ آپسے لیلون اور مین ہی لیچلون
آپنے تواضعا فرمایا صاحب اسباب بہتر اوسکا ہے کہ اپنا اسباب آپ اوٹھا لیوے ہان مگر جب ضعیف ہو کہ نہ اوٹھا سکے
تو یاری دے اوسکا بھائی مسلمان پھر کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پہنتے ہین پائجامہ فرمایا
ہان مین اسے پہنتا ہون سفر اور حضر اور دن رات مین اسواسطے کہ مجھے حکم ہے ستر کا اور مین کوئی کپڑا اوس ستر کا
ڈھانپنے والا زیادہ اس سے نہین پاتا ہون حال اور دعوت کرتے تھے آپ لوگون کی اور جو کوئی آزاد یا غلام
آپکی دعوت کرتا آپ اوسکو قبول فرماتے چنانچہ دعوت کرتے تھے لوگ آپکی جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی
چربی بدبو سے پس آپ اوس دعوت کو قبول فرماتے رواہ الترمذی فی شمائلہ اور حدیث مین ہے کہ فرمایا آپنے
لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُھْدِیَ اِلَیَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ اگر کوئی شخص میری دعوت کرے
بکری وغیرہ کی پایچے کے ساتھہ تو مین اوسے بھی قبول کر لون اور اگر بھیجے کوئی میرے پاس ایک ہاتھہ بکری کا
تو اوسے لیلون اور رحم یعنی پھوڑے پھنسی والون کے ساتھہ آپ ایک برتن مین کھانا کھاتے روایت
کیمیای سعادت مین ہے کہ ایکمرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھہ کھانا کھا رہے تھے
کہ ایک فقیر آیا کہ اوسکے بدن مین آبلے نکلے ہوئے تھے اور بدن مین اوسکے زخم تھا آپکی در حجرہ پر آکر سوال کیا
آپنے بلایا پس جسکے پاس وہ فقیر بیٹھتا تھا وہ شخص اوسکے پاس سے اوٹھہ کھڑا ہوتا پھر آپنے اوسکو اپنی ران پر

بٹھایا اور فرمایا کھا ایک قریشی نے اوس فقیر کی طرف کراہت سے نظر کی پھر نہ مرا وہ قریشی جبتک اوس علت
مین مبتلا نہ ہوا اور سبحان اللہ ثم سبحان اللہ ایکبار آپنے کوڑھی کے ساتھ کھانا کھایا اور ہاتھ اوسکا پکڑکے
اپنے کھانے کی رکابی مین ڈالا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ کھا خدا کے نام پر
اعتماد کرکے ساتھ اللہ تعالی کے اور توکل کرکے اوسپر حال اور سب کھانون مین محبوب ترین کھانا آپکو
وہ ہوتا جسمین ہاتھ بہت پڑے ہوئے ہوتے اور کھانے کے وقت آپ دونو زانو بیٹھتے جسطرح نماز مین بیٹھتے ہین
پھر زانو کو زانو پر اور قدم کو قدم پر رکھتے اور فرماتے مین بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون
جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھانا جو بہت گرم ہوتا نکھاتے اور تین اونگلیون سے اپنے آگے سے کھاتے
اور کبھی چوتھی اونگلی سے مدد دیتے اور دو اونگلی سے نکھاتے اور فرماتے یہ کھانا شیطان کا ہے اور بعد کھانے کے
ایک ایک اونگلی کو اسقدر چاٹتے کہ اونگلیان سرخ ہوجاتین اور پیالے رکابی کو بھی اسی طرح صاف کرتے
پھر اسکے بعد دست مبارک کو دھوتے اور پانی پیتے تو تسکین سے تین دم مین گھونٹ گھونٹ پیتے اور ہر بار
اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپکا خرما پانی ہوتا اور طعامون مین آپ گوشت کو
اور ترشیون مین سرکے کو اور چھوہارون مین عجوہ کو اور ترکاریون مین کدو اور ککڑی اور خرفہ کو دوست رکھتے
اور فرماتے کدو میرے یونس بھائی علیہ السلام کے درخت کا پھل ہے جب کھانا پکاؤ تو اوسمین کدو بہت ڈالو
کہ دل غمگین کو قوت دیتا ہے اور عائشہ رض نے فرمایا کہ کبھی بھر انہین شکم پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور ہمیشہ بھوکے رہتے ہین کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو دنیا مین پیٹ بھر کھایا کرینگے آخرت
مین بھوکے رہینگے اور آپ اپنے اہل وعیال مین بیٹھتے اور ان لوگون سے کچھ کھانا نہ مانگتے اگر یہ لوگ کچھ کھلا دیتے
تو کھا لیتے اور جو کچھ پلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر مین تشریف لاتے کبھی فرماتے کچھ تمھارے پاس کھانا ہے
اگر کھانا آ جاتا اگر موافق طبیعت مبارک کی پاتے کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اسوقت
کچھ کھانا موجود نہین ہے آپ فرماتے اچھا مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کر لیتے اور کسی کھانے مین کبھی
کچھ عیب نہ لگاتے اگر جی چاہتا کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور کبھی نہ فرمایا یہ کھانا گرم ہے یا سرد یا شیرین ہے
یا اسمین بہت نمک ہے یا پھیکا یا کھٹا ہے اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حریص لوگون کے بلکہ اوسکی
نفع اور خوبی یا اوسکی فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الادام الخل واطیب الطعام اللحم واطیب اللحم الظہر کے
اور روایت کی ہے ابوہریرہ رض نے کہ آسودہ نہوے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کھانے سے تین دن

برابر یہان تک کہ دنیا سے عالم بالا کو سدھارے رواہ الشیخان اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی
کہ اوقات گذاری فرماتے تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل وعیال آپکی راتون کو
پیاپی کہ نپاتے تھے کہانا شب کا اور نہ تھا کہانا انکا مگر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
روایت کی کہ تشریف لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اور بہرا نہین شکم مبارک آپکا
کوئی ایک دن دو کہانے سے اگر سیر ہوتے چہوہارون سے تو جو کی روٹی سے سیر نہوتے اور اگر سیر ہوتے
جو کی روٹی سے تو چہوہارون سے سیر نہوتے اور حسن بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ خطبہ پڑھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا واللہ کہ شام نکیا آل مین محمد کی ایک صاع بہر کہانا اور تہی آپکی تو محل
یہ بات آپنے واسطے کم سمجہنے رزق الٰہی کے نفرمائی بلکہ اسواسطے تاکہ اقتدا کرے ساتھہ آپکے امت آپکی
اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوش آتی تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزین خوشبو
اور عورتین اور کہانا سو دو چیزین یعنی خوشبو اور عورتین آپکو ملین اور کہانا آپکو نہ ملا اور ترمذی نے
اپنی شمائل مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ کہا دیکہا مینے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ نہ پاتے تہے آپ دقل اسقدر کہ بہر جاوے اوس سے شکم مبارک اور دقل بہت ہی بری اور ردی چہوہارو
کہتے ہین کہ ملا ہوا ہو تا ہی ساتھہ اقسام مختلفہ کے جو خوراک فقرا اور مساکین کی ہو اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے
تہی ہم لوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رہجاتے تہے برابر ایک ایک مہینے کہ نہ سلگاتے تہے گہرون مین
آگ اور نہ ہوتا کہانا ہمارا مگر چہوہارا اور پانی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا اسی طرح دو دو مہینے ہم لوگون پر
گذرجاتے تہے اور بہیج دیا کرتے تہے بعض ہمسایہ انصار کے دودہ کہ ہم لوگ اوسکو پی لیا کرتے تہے روایت
اور بالتحقیق فرمایا آپنے کہ پہونچائی گئین ہمارے ساتھہ خدا کی راہ مین ایسی ایسی بلائین اور محنتین کہ نہ
پہونچائی گئین کسی کو اور ایذا دیا گیا مین خدا کی دین مین اسقدر کہ نہ ایذا دیا گیا کوئی اور بالتحقیق یون ہین
گذرجاتے تہے ہمپر دن رات اور نہوتا تہا ہمارے اور بلال کے واسطے اسقدر کوئی کہانا کہ کہاتا اوسکو
کوئی جگر دار مگر اتنا کہ چہپالیتی اوسکو بغل بلال کی یعنی بہت ہی کم کہانا کچہہ ملجاتا کہ بسبب کمی کے بلال کی
بغل تلے چہپ جاتا رواہ الترمذی اور کبہی نہ دیکہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپاتی روٹی اور نان
سپیدہ کی اور نہ تہی آپکی زبان سعادت اقتران مین چہلنی اور آپنے باوجود دولت اور تونگری اپنی اور
ساتھہ ممکن ہونے حصول توسع اور تبسط کے فقر ہی کو اختیار فرمایا چنانچہ روایت ہے حدیث امامہ سے

۲۹ نہایت … [illegible] … ۳۳ … تفصیل … ماخوذ از بسط بالفتح بمعنی کشادگی غیاث اللغات

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہمکو پروردگار نے میرے کہ بنا دیوے واسطے میرے
بطحا مکہ کو سونا کہا مینے نہین ای رب آسودہ ہونگا تو تیرا شکر کرونگا اور بہوکا ہونگا تو تیری ثنا کرونگا
اور ابن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ تھے ایکدن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام
کوہ صفا پر پس سنی آپنے ایک آواز ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا ای جبریل یہ آواز ہولناک کیسی
کہین قیامت تو نہین قائم ہوئی جبریل نے کہا ابھی قیامت تو قائم نہین ہوئی ہی مگر حکم کیا ہی آپکے پروردگار نے
اسرافیل کو کہ آوے آپکے پاس اور لاوے کنجیان زمین کے خزانون کی پھر اسرافیل حاضر ہوے اور عرض کی
کہ حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ سامنے لاؤن آپکے تہامہ کے پہاڑ کو اور بنادون ہمارے اوس پہاڑ کو
زمرد اور یاقوت اور سونا اور روپا اور کہا جبریل علیہ نے کہ پروردگار آپکا فرماتا ہی کہ باوجود اسکے کہ یہ پہاڑ سونے
روپے زمرد یاقوت کا بنکر آپکے خرچ کو واسطے حاضر رہے مگر قدر و منزلت اور ثواب آپکا وہی رہیگا جو
آپکو ہی اسمین کچھ کمی نہ آئیگی پھر اگر آپ چاہین پیغمبر بادشاہ رہین اور اگر چاہین پیغمبر بندہ رہین ایک غلام نے
آپکے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اوسکو اختیار فرمائین کہ جنسے ہلوگ آپکی دولت سے
آسودہ ہووین پس جبریل علیہ نے اشارہ کیا آپکی طرف کہ آپ تواضع فرمائین اور پیغمبر بندہ رہین
روایت ہی کہ ایکبار جبریل علیہ السلام نے آپکے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی حق تعالی آپکو بعد سلام کے
کہتا ہی کہ آپ دوست رکھتے ہین کہ ان سب پہاڑون کو کرے آپکے واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنادون
کہ آپکے ساتھ ساتھ رہین جہان آپ جائین فرمایا ای جبریل اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ
مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ قَدْ جَمَعَهَا مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ جبریل عمؑ نے فرمایا ثَبَّتَكَ اللّٰهُ يَا مُحَمَّدُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ حال مدارج النبوۃ مین ہی کہ علما راضی نہین ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقیر اور محتاج کہین اور زہد بے اختیاری اور ضروری کے ساتھ متصف
کرین اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ منجملہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی کہ وصف نکیے جائین آپ
اوس چیز کے ساتھ جو لوگونکے سامنے صفات ضعفا اور مساکین سے ہی اور کہا نہ جاوے کہ آپ فقیر
اور مفلس تھے اور شفا مین قاضی عیاض رحؒ نے لکھا ہی کہ فقہا نے فتوے دیے ہین واسطے قتل اور
سولی دینے اوس شخص کے کہ استخفاف کرے شان مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہے
آپکو یتیم اور کہے کہ زہد آپکا بے اختیاری تھا کچھ قصد اور اختیار سے آپکے نتھا اگر آپ طیبات اور اچھی چیزون

قدرت پاتے تو کہاتے حال مسلم نے روایت کی انس رضی سے وہ کہتے ہین کہ نہ دیکھا مینے کسیکو مہربان زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے اہل وعیال پر رہتے تھے حضرت ابراہیم آپکے نور چشم ایک دایہ کی پاس
دودھ پینے کو جانب بالای مدینہ مین آپ اونکو دیکھنے کو وہان تشریف لیجاتے اور ہملوگ بھی آپکی ساتھ
ساتھ جاتے اور حضرت ابراہیم کی دودھ پلانے والی اُہارن تھی پھر آپ اوسکے گھر مین جاتے اور اوسکا گھر
دھوین سے بھرا رہتا پھر آپ اونکو گود مین لیتے اور بوسہ دیتے پھر گھر تشریف لاتے کہا راوی نے کہ جب
حضرت ابراہیم مر گئے آپنے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی مدت مین مر گیا اور اوسکی دودائیان
ہین کہ بہشت مین اوسکو دودھ پلاتی ہین اور اوسکی مدت شیرخوارگی کی پوری کرتی ہین **روایت** ہے
اُسامہ رضی بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے پکڑ لیتے تھے پھر بٹھاتے تھے ہمین اپنی ایک ران پر
اور حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر پھر ہم دونون کو بغل مین سانٹتے تھے اور فرماتے **اَللّٰھُمَّ**
اِرْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رواہ البخاری **روایت** انس رض کہتے ہین کہ جب کوئی آپکے پاس
کچھ ہدیہ لیکر آتا آپ فرماتے لیجاؤ اسکو فلانہ عورت کی پاس کہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھین
اور اگر بکری کبھی ذبح ہوتی تو آپ اوسمین کچھ بھیجا کرتے اون عورتون کے گھر جو خدیجہ کی دوست ہوتین
روایت ہالہ خدیجہ کبری کی بہن نے آپکے پاس آنے کو اذن چاہا آپکو اونکے آتے ہوے ایک راحت
حاصل ہوئی اور ہشاش بشاش ہو گئے اور مسکرا کر پوچھا تمھارا کیا حال ہے کیسی ہو کہا اچھی ہون بخیر ہون
پھر جب وہ چلی گئین آپنے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی حیات مین ہمارے گھر آیا کرتی تھین اور بتحقیق رعایت عہود
قدیمہ کی کمال ایمان سے ہے **روایت** اُمامہ حضرت زینب کی بیٹی یعنی آپکی نواسی آپسے بہت مالوف تھین
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے مین مصروف ہوتے امامہ کو اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے پھر سجدہ کے
وقت اونکو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے **روایت** شفا مین ہے
کہ جب صحابہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیما کو جو آپکی رضاعی بہن ہوئین ہوازن کے قیدیون کے ساتھ قید کرکے
آپکی پاس لاے شیما نے آپکو آگاہ کیا کہ مین حلیمہ کی بیٹی آپکی رضاعی بہن ہون آپنے اونکو پہچانا اور اپنی
چادر بچھا کر اونھین بٹھایا اور قطرات اشک کے رخسارہ انور پر بہائے اور حال حلیمہ سعدیہ اور اونکے شوہر کا
پوچھا شیما نے کہا کہ مدتین گذرین کہ وے دونون عالم بقا کو روانہ ہوے پھر آپنے اونکو فرمایا اگر تم چاہو
یہان میرے پاس اچھی طرح اکرام ومحبت کی ساتھ رہو اور اگر اپنے گھر اور دیس جانی چاہو جاؤ اونھون نے

کہا مین اپنے گھر کو جاؤنگی آپنے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دیکر روانہ کیا **روایت** نسیم الریاض مین عمرو بن سائب سے مروی ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے کہ حارث شوہر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آپکے رضاعی باپ آئے پس آپنے اونکی تعظیم کے واسطے اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھا کر اونکو بٹھلایا پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپکی رضاعی مان آئین آپنے ایک جانب اوس کپڑے کا اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائین جانب بچھایا اور اونکو اوسپر بٹھلایا پھر عبداللہ بن حارث آپکے رضاعی بھائی آئے پس کوئی جانب اوس کپڑے کا باقی نتھا کہ آپ اونکے واسطے بچھائین پھر آپ اونکی تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوے اور انکو اپنے آگے بٹھلایا **روایت** شرح شفا مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کے پاس جنھون نے آپ کو پہلے پہل دودھ پلایا تھا اور ابولہب نے اوسے آزاد کر دیا تھا آپکی ولادت کی بشارت اوس سے سنکر پھر دیکھا گیا ابولہب خواب مین اور وہ کہتا تھا کہ میرے عذاب مین تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہمارے کے ثویبہ کو جب اوسنے بشارت دی تھی ولادت کی **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر جب ثویبہ آپکی ہجرت کی بعد مکہ مین مر گئین آپنے لوگون سے پوچھا کہ اب کوئی ثویبہ کا کنبہ باقی ہی کہ مین اونکی ساتھ صلہ رحم کرون لوگون نے کہا کوئی نہین باقی ہی **روایت** ہی کہ جنگ بدر کے اسیران یعنی قید والون کو اہل اسلام نے خوب اچھی طرح سے محکم رسیون مین جکڑ کر باندھا تھا اور عباس رضی اللہ عنہ آپکے چچا رسی کے باندھنے کی درد سے رات کو نعرہ پر نعرہ کرتے تھے دل مبارک مین آپکا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نعرہ سے دکھتا تھا نیند نہ آتی تھی ایک صحابی اسکو تاڑ گئے اور چپ چاپ جا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی رسی انھون نے ڈھیلی کر دی عباس رضی اللہ عنہ کو نیند آگئی آپنے فرمایا کیون اب عباس رضی اللہ عنہ کا نعرہ سننے مین نہین آتا اون صحابی نے عرض کی مینے رسی اونکی ڈھیلی کر دی ہے فرمایا اسی طرح سب کفار و منافقین اسیران کی رسیان ڈھیلی کر دے

فصل سوم بیان حسن معاشرت خیر البریات باازواج مطہرات

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن معاشرت کا حال ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ کیا بیان کیجیے کہ اندازہ بشری سے باہر ہی دختران انصار کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلنے دیتے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا کسی برتن سے پانی پیتین آپ اوسی برتن مین عائشہ رضی اللہ عنہا کے منہ کی جگہ منہ لگا کر پیتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے ہڈی لے لیتے اور جس جگہ سے عائشہ صدیقہ اوسے چوستی ہوتین چوستے

بکسر اول و سکون لام و فتح را مہملہ و کسر عا مہملہ ... ٥٧ ... واز ... اللمعات

اور عائشہ رض کو آپ مسواک دیتے کہ دھو دین عائشہ رض اوسے اپنے مُنہ مین کھکر چوسنے لگتین آپ مسواک
اونکے مُنہ سے لیلیتے اور اپنے مُنہ مین رکھ دیتے **روایت** ابوداود مین ہے کہ ایکبار ایک سفر مین آپنے
عائشہ صدیقہ رض کے ساتھہ مسابقت کی یعنی ملاعبت فرمائی اور آپ اور عائشہ دونون آدمی دوڑے
عائشہ فرماتی ہین کہ مین آپسے بڑھ گئی پھر جب دوسری بار مین فربہ ہو گئی تھی باہم مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ دوڑی اس بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے بڑھ گئے پھر آپنے میری دلجوئی
کے لیے حسن معاشرت کی راہ سے فرمایا ھٰذِہٖ بتلک السبقۃ یعنی اس بار ہمارا بڑھ جانا تمسے
بعوض اوس بار تمہارے بڑھ جانے کے ہی مجھسے **روایت** ایکدن آپ عائشہ صدیقہ رض کے گھر مین تھے
ام سلمہ رض نے کچھہ کھانا ایک پیالہ مین آپکے پاس بھیجا عائشہ صدیقہ رض نے ایک ہاتھ اوس پیالہ مین مارا کھانا
زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپنے عائشہ رض سے اس بات مین کچھہ مواخذہ نکیا اور دوسرا
پیالہ عائشہ رض کے گھر سے لیکر اوسمین کھانا رکھکر خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ عوض پیالہ کے اور کھانا
عوض کھانے کے **روایت** ایکبار سودہ رضی اللہ عنہا آپکے پاس شوربا لے آئین عائشہ رض نے
سودہ کو کہا کہ تم اس شوربے مین سے کچھ کھاؤ انھون نے نہ کھایا عائشہ رض نے کہا کھاؤ ورنہین تو شوربا
تمہارے مُنہ مین لتھیڑ دونگی پھر سودہ نے نکھایا پس عائشہ رض نے وہ شوربا سودہ رض کے مُنہ مین لتھیڑ دیا
آپ ہنسے اور سودہ کو فرمایا تم بھی عائشہ رض کے مُنہ مین لتھیڑ دو پس سودہ رض نے بھی عائشہ رض کے مُنہ مین شوربا
لتھیڑ دیا اور آپ ہنستے تھے **روایت** ہے مسلم اور بخاری مین عائشہ صدیقہ رض سے وہ فرماتی تھین کہ
واللہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتے تھے میرے حجرے کے در پر اور حبشی سب عید کے
روز مسجد مین چھوٹے چھوٹے نیزون کے ساتھہ بازی کر رہے تھے اور مین اوسوقت صغیر سن تھی آپ مجھے
اپنے ہاتھہ پر اوٹھا کر اپنی چادر سے چھپا لیتے تھے تا مین حبشیون کا لعب آپکے کان اور کاندھے کے
درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ میری خاطر سے وہان کھڑے رہتے تھے یہان تک کہ جبتک مین آپ ہی
بس نکرتی اور نہ پھرتی تو آپ نہ پھرتے تھے پس خیال کرو تملوگ کہ لڑکی خورد سال کتنی حریص ہوتی ہے بازی پر
یعنی مین اوسیقدر کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے **روایت** ایکدن حضرت عمر رض کی
بیوی نے غصہ مین عمر رض کو جواب دیا حضرت عمر رض نے کہا یا لکاع جواب دیتی ہو کہا ہان جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو تمسے بہتر ہین اونکی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین عمر رض نے کہا اگر یہی حال ہو تو افسوس ہے

حفصہ رض پر کہ خاکسار نہو جاوے پھر عمر رض نے حفصہ اپنی دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی کو سمجھا
فرمایا ہان اے حفصہ خبردار رہنا ہرگز ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب ندینا اور ابو بکر کی بیٹی کا
حال دیکھکر غرہ نہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اونکو دوست رکھتے ہین اور اونکی باتین برداشت
کرتے ہین روایت ایکدن ایک بیوی نے غصہ مین آپکے سینہ مہر گنجینہ پر ہاتھہ مارا اوسکی مان نے
اوسکے ساتھہ درشتی کی کہ تو نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا جانے دو چھوڑدو یہ سب اس سے بھی زیادہ
کچھہ ہمارے ساتھہ کیا کرتی ہین اور ہمین درگذر کرتا ہون روایت کی مسلم اور بخاری نے کہ
حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ مین لڑکیون کے ساتھہ گڑیا کے کھیل کھیلتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس اور میری چند لڑکیان مصاحب تھین کہ میرے ساتھہ کھیلتی تھین پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوتے تو وہ سب لڑکیان آپسے چھپ جاتین پس آپ اون سب کو
ہمارے پاس بھیجتے تھے پھر کھیلتی تھین وہ ہمارے ساتھہ روایت حضرت امام زین العابدین رض
فرماتے ہین کہ خبر دی اونھین جناب حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعتکاف مین تھے اور وہ زیارت شریف کو مسجد مین گئی تھین اور ایک ساعت مسجد
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ بات چیت مین رہین پھر گھر آنے کو وہانسے اوٹھین آپ بھی
اونکے ساتھہ کھڑے ہوے اور اونکو اونکے گھر پہونچا دیا جب در مسجد پر قریب باب ام سلمہ کے پہونچے دو مرد
انصاری اودھر سے چلے جاتے تھے جب آپکو صفیہ کے ساتھہ کھڑے ہوے دیکھا جلدی چلے گئے آپنے
اون دونون کو فرمایا یہ صفیہ میری بیوی ہین تمھارے دل مین وسوسہ نگذرے کہ کسکی عورت ہے جو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ کھڑی ہے انھون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یہ کیا بات ہے اور کسے مجال ہے کہ اس بات کی آپکی طرف نسبت کرے فرمایا شیطان پھرتا ہے
بنی آدم کے بدنون مین جسطرح خون رگون مین پھرتا ہے مین ڈرا ایسا نہو کہ دل مین تمھارے بدی آوے
یعنی بسبب اسکی تمھارا دل ورطہ کفر مین نہ پڑجاے اور تم ہلاک نہوجاو روایت کہا عائشہ رض نے
کہ تشریف لاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے اور مینے اپنے گھر مین ایک چھوٹا
گھر بنایا تھا اوسمین ایک پردہ لٹکا ہوا تھا ہوا جو ڈولی تو اوس پردہ کا کنارہ اوٹھہ گیا اوسکے اندر مجھہ
گڑیے کی لڑکیان جو ہمارے کھیلنے کی تھین نظر آئین پس آپنے فرمایا یہ کیا ہے اے عائشہ مینے کہا یہ میری

۵۱ بالفتح و تشدید فریفتہ شدن و بکسر اول و تشدید فریفتگی و غافلی ۱۲ غیاث اللغات
۵۲ گوشہ نشینی در مسجد ۱۲ منتخب
۵۳ [illegible]
[illegible] ۱۲ غیاث اللغات

لڑکیاں ہین اور دیکھا آپنے اون گڑیون کے درمیان ایک گھوڑا کہ اوسکے دو بازو بنے ہوے تھے پُرانے کپڑے کے پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی جو مین ان گڑیون کے بیچ مین دیکھتا ہون مینے کہا یہ گھوڑا ہے پھر آپنے فرمایا یہ چیز اوسکے اوپر کیا ہی کہا مینے دو بازو ہین آپنے تعجب سے فرمایا کہ گھوڑے کے دو بازو ہین کہا مینے کیا آپنے نہ سنا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے تھے اونکے بازو تھے کہ ہوا پر اوڑتے تھے پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی کہ دندان درونی اونکے مینے دیکھ لیے رواہ ابوداود روایت بخاری شریف مین ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُنْتُ اَمُدُّ رِجْلِی فِی قِبْلَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّی فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِی فَرَفَعْتُھَا فَاِذَا قَامَ مَدَدْتُھَا یعنی مین پھیلاتی تھی اپنے دونون پاؤن کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلہ کی جانب اوس حالت مین کہ آپ نماز پڑھتے ہوتے پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دباتے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کرکے پس مین ہٹا لیتی اپنے پاؤن کو پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو اوسی طرح پھیلاتی مین پاؤن کو اپنے روایت کی مسلم نے جابر رضی سے کہ آئے ابوبکر صدیق رض در حجرۂ نبوی پر اور طلب اذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کو پس پایا ابوبکر رض نے لوگون کو کہ بیٹھے ہوئے تھے دروازہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی تھی پھر اذن ملا ابوبکر رض کو وہ اندر گئے اسکے بعد عمر رض نے آکر طلب اذن کیا پس اذن دیا گیا اونکو پھر پایا عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ چپ چاپ اندوہگین سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین اور آس پاس آپکے بیبیان آپکی بیٹھی ہین عمر رض نے اپنے جی مین سوچا کہ کچھ ایسی بات کہنی چاہئے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنساوے پس کہا عمر رض نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میری بیوی مجھسے نفقہ مانگتی تو مین اوٹھکر اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارتا کہ پھر وہ نہ مانگتی پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ان عورتون کو جو میرے گرد بیٹھی دیکھتے ہو یہ سب مجھسے نفقہ میرے مقدور سے زیادہ ہی طلب کر رہی ہین پس ابوبکر صدیق رض اوٹھکر عائشہ کی گردن پر مارنے لگے اور عمر رض اوٹھکر حفصہ رض کی گردن پر مارنے لگے اور دونون اپنی اپنی بیٹی کو کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین ہی پھر کہا عائشہ رض اور حفصہ رض نے خدا کی قسم ہم نہین مانگتے ہین کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو آپکے پاس نہو پھر گوشہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک مہینا پھر حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِکَ سے لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْکُنَّ

اجراً عظیماً تک کہا جابر رضؓ نے کہ پہلے پہل آپنے عائشہ رضؓ سے یہ بات کہی کہ ای عائشہ مین چاہتا ہون
کہ تجھسے ایک بات کہون مگر دوست رکھتا ہون کہ تو اوسکے جواب مین جلدی نکرے حتّٰی کہ اپنے ماں باپ سے
اسمین مشورہ کرے کہا عائشہ رضؓ نے وہ کونسی بات ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پڑھکر سنا دی
آپنے عائشہ رضؓ کو یہ آیت کہا عائشہ رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپکے حق مین مین ماں باپ سے
مشورہ لون بلکہ اختیار کرتی ہون خدا اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو مگر آپ یہ بات ہماری کسی اپنی
بیبیون سے نکہنا آپنے فرمایا خبر اپنے سے تو نہ اونگا مگر جب کوئی بیوی ان بیویون مین سے مجھسے پوچھیگا
کہ عائشہ رضؓ نے کیا کہا تو مین کہہ دونگا جو بات تو نے کہی ہے کیونکہ اللہ جل شانہ نے مجھے اسواسطے نہین بھیجا ہے
کہ کسیکو گناہ اور ہلاک اور مشقت مین ڈالون بلکہ مجھے اللہ نے احکام دین کی تعلیم کو اور لوگون پر آسانی
کرنیکو بھیجا ہے حال اور فرمایا آپنے خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی بہترین
تمہارا اللہ اور خلق کے نزدیک وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر ہو اور مین تم سب سے بہتر ہون اپنے
اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا والطفهم
باهله کاملترین مسلمانون مین ایمانا وہ ہے جو نیکوترین مسلمانون مین ہو از روی خلق کے اور جو بڑا
نرمی کرنیوالا ہو مسلمانون مین اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا قبول وصیت کرو تم عورتون کی ساتھ
نیکی کو سو وے سب بندی ہین تمہارے پاس کچھ مالک نہین ہین اپنی جانون کے اور فرمایا بہترین
مردون مین ہماری امت سے وہ ہے جو بہترین اونکا ہو اپنی بیوی کے واسطے اور بہترین عورتون مین
ہماری امت سے وہ عورت ہے جو بہترین اونکی ہو اپنے شوہر کے واسطے اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری
امت سے وہ ہے جو پیار و محبت کرے اپنی بیوی کے ساتھ مثل پیار و محبت کرنے ماں کے اپنے بیٹی کی ساتھ
لکھا جاتا ہے واسطے ہر مرد کے اوس سے ہر دن رات مین ثواب سو شہید کا جو مارے گئے ہون فی سبیل اللہ
صابرین محتسبین اور فرمایا ہان ڈرو اللہ تعالیٰ سے دو کمزورون کے حق مین یعنی یتیم اور عورت
سو اللہ پوچھیگا تمکو اون دونون کے احوال سے سو جسنے احسان کیا انپر وہ پہونچ گیا خدا کو حق تعالیٰ کی
اور جسنے برائی کی انکے ساتھ پس واجب ہو گیا اوسپر اللہ تعالیٰ کا غصہ اور فرمایا لازم پکڑو اپنے اوپر
خیال عورتون کا ایسا نہو رونددالین فراش کو تمہاری اون لوگون سے کہ ناخوش ہو تم اونسے
یعنی مرد بیگانے اپنے کنبے وغیرہ کو اپنے پاس جگہ ندین اور اگر ایسا کرین تو مارو ان عورتون کو مگر کچھ ایسا

ای طالبین للثواب ۱۲ مرقاة
طفل بچہ پدر و گاہے بمعنی بی مادر باشد وطفلیکہ مادر و پدر ہر دو ندارد

سخت مارنا نہین جو اثر کر جاوے انہین اور مشقت مین ڈالے اونکو اور فرمایا لازم ہی تمپر کہانا اور کپڑا
عورتونکا ساتھ معروف کی اور انصاف روایت کی ابوداود نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتی ہین
کہ اذن چاہا ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنیکو پس سنی اونھون نے آواز
عائشہ رض کی بلند پھر جب ابوبکر رض گھر مین گئے تو عائشہ کو پکڑا تا اونکو طمانچہ مارین اور کہا ہر آینہ نہین دیکھتا ہون
تجھے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ ابوبکر رض کو عائشہ صدیقہ رض کے
مارنے سے روکتے تھے پھر ابوبکر صدیق رض عائشہ رض پر غصہ ہوکر آپکے پاس سے چلے آئے پھر جب ابوبکر رض
چلے گئے تو آپنے بطور مزاح کے فرمایا ای عائشہ دیکھا تمنے کسطرح چھوڑا لیا ہمنے تمکو اس مرد سے کہا
راوی نے پھر چند روز نہ آئے ابوبکر رض آپکے پاس بباعث غصہ کے عائشہ سے پھر اندر آنیکو اذن چاہا
پس پایا دونون آدمی کو کہ باہم صلح کر چکے ہین کہا ابوبکر رض نے کہ تم لوگ ہمین بھی اپنی صلح مین داخل کرو جیسا اپنی لڑائی
مین ہمین داخل کیا تھا آپنے فرمایا قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا یعنے کی ہمنے کی جو بات تونے کہی ای ابوبکر رض

فصل چہارم بیان مزاح رحمۃ للعالمین باعامۂ مومنین

مزاح اور خوش طبعی کرنی بغیر ایذا اور افراط اور مداومت کی واسطے تالیف قلوب کی سنت مستحبہ ہے
جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی کبھی واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب اور
تالیف قلوب اور موانست کے لوگون سے خوش طبعی کر لیا کرتے مگر سوای امر حق کے نہ کہتے اور اگر آپ
اسقدر تواضع اور موانست اور مباسطت او خلق اور مستان ظرافت آمیز اونکے ساتھ نفرماتے تو
بھلا کسکی مجال تھی کہ آپکے ساتھ بیٹھ سکتا اور آپسے بول سکتا اور کھڑا ہو سکتا آپکے سامنے بسبب کمال
جلالت اور مہابت اور عظمت او سطوت آپکے روایت کی ترمذی نے انس رض سے کہ ایک شخص نے
آپسے سواری مانگی آپنے فرمایا کہ تیری سواری کے واسطے اونٹنی کا بچہ مین دونگا اوسنے کہا اونٹنی کا بچہ
لیکے مین کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے تو کسکے ہوتے ہین روایت کی
ابوداود نے انس رض سے کہ فرمایا آپنے اونکو بطور مزاح کے یا ذا الاذنین ای دو کان والے روایت انس
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بباعث زیادت عنایت کی ہمارے گھر والون سے اختلاط کرتے تھے
اور میرا ایک چھوٹا بھائی ابا عمیر نامے تھا اوسکا ایک چھوٹا سا طائر تھا جسکو نغیر کہتے ہین کہ اوسکے
ساتھ وہ بازی کیا کرتا تھا پھر اوسکو اپنے ہاتھ پر رکھے ہوئے آپکے پاس آتا تھا جب وہ طائر مر گیا

پہر جب وہ آپکے پاس آتا آپ اوسکو بطور مزاح کے فرماتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یا اباعمیر تمہارا
نغیر کیا ہوا متفق علیہ روایت ہی مصابیح مین انس رضی سے کہ آئی ایک بوڑہیا عورت آپکے پاس
اور عرض کی آپسے کہ آپ دعا فرمائین کہ مین بہشت مین داخل ہوؤن آپنے اوسکو بطریق مزاح کے فرمایا
کہ بوڑھی عورتین بہشت مین نہ جائینگی پس وہ عورت آپکے پاس سے روتی ہوئی پہری آپنے فرمایا اوس سے
کہدو کہ بوڑھی عورتین بصفت پیرزنی بہشت مین نہ جائینگی بلکہ اونکو بصفت باکرہ کرکے بہشت مین
داخل کرینگے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّا اَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا اور
مشکوۃ شریف مین عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین آیا آپکے پاس غزوہ
تبوک مین اور آپ ایک چہوٹے سے چمڑے کے خیمہ مین تھے پس مینے آپکو سلام کیا آپنے جواب دیا اور فرمایا خیمہ مین آؤ
مینے بطور مزاح کے کہا کہ آیا سارے بدن سے آؤن آپنے فرمایا ہان سارے بدن سے آؤ پہر مین خیمہ مین گیا
کہا عثمان بن ابی عاتکہ راوی نے کہ آیا سارے بدن سے داخل ہوؤن اسواسطے کہا کہ خیمہ چہوٹا تھا روایت
ہی انس رضی سے کہ ایک شخص زاہر نام کسی گانون مین رہتا تھا کہ گانون کی چیزین ساگ وغیرہ کی قسم سے جو
آپکو خوش آتین کبھی کبھی بطور ہدیہ کے آپکی حضور مین لایا کرتا تھا اور آپ بھی رخصت کو وقت اوسے
شہر کی چیزین کپڑے وغیرہ کی قسم سے خرید کرکے دیتے تھے اور اوسکو آپ دوست رکھتے تھے اور
فرماتے تھے زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ زاہر ہمارا گماشتہ ہی گانون کا اور ہم گماشتہ ہین اوسکے
شہر کے یعنی وہ گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم اونکو شہر کی چیزین خرید دیتے ہین
اور زاہر ظاہر مین بدشکل تھے ایکدن آپ بازار کی جانب تشریف لیگئے زاہر کو بازار مین کوئی چیز بیچتے
دیکھا پس آپنے پس پشت سے اونکے دست مبارک اپنا اونکی آنکھون پر رکھکے اونکو اپنی طرف کھینچا اور
گود مین لیکر بیٹھ گئے اور اونکی اپنے سینہ مہر گنجینہ سے لپٹا لیا انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا کہنے لگے یہ کون ہے
چہوڑ دے مجھے ۵ آمدی از پس بازی چشم پوشیدی مرا + ای نگار دست رنگین دست بکشا کیستی +
پہر جب معلوم ہوا اونکو کہ آپ ہین تب پیٹھ اپنی سینہ مبارک سے خوب چپٹا دی اور نہ چاہتے تھے کہ جدا ہون
پس آپنے بطور مزاح کے فرمایا کوئی ہی کہ اس غلام کو مول لے زاہر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واللہ قیمت تو میری بہت ہی کم ملیگی رنگ اونکا کالا تھا اور صورت بھی نہ تھی اسواسطے اونھون نے
یہ بات کہی آپنے فرمایا ولیکن خدا کے نزدیک تم کم قیمت نہین ہو بلکہ بیش قیمت ہو یعنی مقبول ہو اور کسطرح

۵۱ ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کے سرخ چونچ کا اور بعضون نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور بسل ہوگیا یا مانند اوسکے ۱۲ مظاہر حق

۵۲ یعنی بوڑھی عورتین

مقبول اور بیش قیمت ہوتے محبوب خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے محبوب اور محب اور مقبول تھے

روایت لطائف عجیبہ میں ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجمع اصحاب میں بیان فرمایا کہ عورت کی جننے کے وقت دو فرشتے جناب باری عز اسمہ کی طرف سے آتے ہیں ایک تو عضو مخصوص عورت کا کشادہ کر دیتا ہے تا لڑکا آسانی سے نکل پڑتا ہے اسکے بعد دوسرا فرشتہ خدا کے حکم سے اپنا ہاتھ اوس عضو پر پھیر دیتا ہے پھر وہ عضو بدستور ہو جاتا ہے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے پہلا فرشتہ تو آیا مگر دوسرا نہ آیا آپنے تبسم فرمایا اور اوسکے حق میں دعاء خیر کی روایت ہے کہ ایکبار زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ آپکی تھیں آپکے پاس آئیں اور آپ غسل فرمارہے تھے بطریق مزاح کے آپنے اونکے منہ پر پانی چھڑکا برکت سے اسکے اثر حسن و جمال جوانی کا بڑھاپے تک اونکے چہرہ سے زائل نہوا

فصل پنجم بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جود و سخاوت کا کرم و عطا و سماحت کا

جود و سخا میں بھی کوئی مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے برابر نہ تھا اور بعد حق تعالی کے اجود الاجودین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اور بعد آپکے علماء است آپکے کہ نشر علم دین کا کریں جیسے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ اجود جواد ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ اور وقت بذل و ایثار اور جود و سخا کے قدر دینار و درم کی آپکے سامنے کچھ بھی نہ تھی اور سخاوت آپکی اس حد کو پہونچی تھی کہ غایت سخاوت سے آپ اوسپر معاطب ہوے جیسا فرمایا حق تعالی نے ولا تبسطها كل البسط فتقعد ملوما محسورا اور نہ کھول دے ہاتھ اپنا نرا کھولنا پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہارا یعنی سبب الزام دین کہ اتنا فی سبیل اللہ کیوں دیا اور خیرات کیا کہ آپ محتاج رہگئے اور تو محتاج غریب کو دیکھکر اتنا بیتاب ہو جا اپنی جان اونکے پیچھے گھونٹ نہ ڈال اوسکی حاجت تیرے ذمے پر نہیں ہے اللہ ہی کے ذمے پر ہے مگر یہ باتیں حکیم مطلق نے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو فرمائیں جو بجا و عدہ تھی تھے ہر شخص کو نہیں اور جسکے جی سے مال نہ نکل سکے اوسکو تاکید ہی دینے پر حکیم گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہے اور سردی والے کو گرم اور تمامی دنیا کی قدر آپکے سامنے پیسہ کے برابر بھی نہ تھی چنانچہ کفار قریش آپسے دست بستہ عرض کرتے تھے کہ آپ ہمیں بے دین نہ کہیں اور ہمارے معبودوں کو سب و شتم نکریں اگر آپکو مال و اسباب کی ضرورت ہو تو ہم لوگ آپکے واسطے مال و متاع جمع کر دیں کہ جسقدر آپ چاہیں ...

وسلطنت چاہتے ہین توہم سب لوگ ملکے آپکو بادشاہ بناتےہین آپنے قبول نفرمایا اور اونکی طرف کبھی
التفات نکی اور حق تعالی نے دنیا وآخرت اور کنجیان خزائن زمین کی آپکے پیش نظر کین آپنے اونکی طرف
گوشہ چشم سے نہ دیکھا کہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور بخاری اور مسلم مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہا انھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن الناس واشجع الناس واجود الناس یعنی سب
لوگون سے بڑے حسین اور بڑے شجاع اور بڑے جواد اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نفس آپکا اشرف النفوس تھا
اور مزاج شریف آپکا اعدل امزجہ تھا اور جو کوئی ایسا ہوگا فعل اوسکا احسن افعال ہوگا اور شکل اوسکی
اتم اشکال اور خلق اوسکا احسن اخلاق اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع تھے جمیع کمالات جسمانی اور
روحانی کے اور مجمع تھے خوبی سیرت اور حسن صورت کے سہ خوبی وشکل وشمائل حرکات وسکنات ❊ آنچہ
خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ❊ اور جود وسخا آپکا بیرون حد حصر اور زیادہ بیان سے تھا اور جو کچھ محدثین نے لکھا
سو وہ بحر زخار ناپیدا کنار جود وسخا سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کا ایک قطرہ ہے اگر کرور در کرور اوسکی ما
اور ہوتا تو اوسکا بھی وہی حکم تھا اور کبھی فی عمرہ ایک درم ودینار بلا سے مین آپکی رات بھر نرہا جو آیا سو خیرات کیا
اور اگر کوئی درم بچ رہتا اور کوئی لینے والا نملتا تو جبتک اوسکا صرف تجویز نفرماتے گھر کے اندر تشریف نیجاتے
جابر کہتے ہین کہ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا یعنی کبھی نمانگی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز پس کہا ہو آپنے جواب مین اوسکے لا یعنی نہین اور
اسکی معنی مین ہے قول حسان کا سہ ما قال لا قط الا فی تشہدہ ❊ لولا التشہد لم یسمع لہ لالا ❊ اور قول
فرزدق کا آپکی نعت مین سہ ما قال لا قط الا فی تشہدہ ❊ لولا التشہد کانت لاءہ نعم ❊ سہ نرفت لا
بزبان مبارکش ہرگز ❊ مگر با شہد ان لا الہ الا اللہ ❊ غرض اس حدیث سے نفی کرنی بخل اور خست کی ہے مطلقا
آپکی ذات بابرکات سے یعنی آپکی جود وسخا کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مستحق یا سائل آپسے کچھ طلب کرتا تو ہرگز
آپ اوسے حتی الوسع محروم نہ پھیرتے اور اوس سائل کے جواب مین کبھی لا نفرماتے اور اگر اوسوقت کوئی
چیز موجود نہوتی تو قرض لیکر دیتے اور اگر قرض لیکر دینے سے کوئی مانع ہوتا تو آپ رنجیدہ خاطر ہوتے
اور اگر اوسوقت قرض بھی نملتا تو چپ رہجاتے اور بنرمی اور خوش اخلاقی اور اچھی بھلی بات سے
دلجوئی سائل کی کرتے اور عذر کرتے مگر کھل کر نہ کہتے کہ مین نہین دونگا اور کبھی کہتے دوسرے وقت
پاس آنا غرض آپ ایسے اجود الناس تھے کہ تھوڑا بہت جو ہاتھ آتا دیتے اور اسقدر دیتے کہ فقر اور

نا داری سے نہ ڈرتے اور نہ کچھ اندیشہ فرماتے سے ؎ ہرچہ آمد بدست بدادی تو بیش ازان ۔۔ این جود
آنکس است کش از فقر ہا نیست ۔۔ اور جب کسی محتاج بھوکے پیاسے کو دیکھتے اپنا کھانا پانی باوجود اپنی ضروری
حاجت کے اوسپر ایثار فرماتے اور خود بھوکے پیاسے رہجاتے اور جود و عطا آپکا چند قسم پر تھا کبھی ہبہ
کر دیتے اور جو اپنا حق اور دین کسی پر ہوتا اوسکو چھوڑ دیتے اور کبھی صدقہ کر دیتے اور کبھی ہدیہ و تحفہ بھیجتے
اور کبھی کوئی چیز کسی سے خرید فرماتے اور اوسکی قیمت ادا کرکے پھر وہ چیز اوسی شخص کو دیدیتے اور کبھی
قرض لیتے پھر جب ادا کرتے جسقدر لیا تھا اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی کچھ چیز خرید فرماتے اور قیمت جسقدر
قرار پائی ہوتی اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور بعوض اوسکے دو چند سہ چند انعام فرماتے
غرض جسطرح ممکن ہوتا خیرات و مبرات کرتے مگر خود وہ سلطان گدا خو باوجود اپنی ایسی دولت اور سخاوت
اپنی ذات سے زندگانی فقیرانہ کرتے دو دو مہینے ہوجاتے کہ آپکے گھر مین آگ روشن نہوتی اور کبھی آپ اپنے
بھوکے ہوتے اسسبب بھوک کے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے کیونکہ آنتون کے باندھنے اور محکم ہونے
سے ایک قوت ہوتی ہے کہ پھر نے چلنے مین کچھ ایسی دشواری نہین ہوتی ہے ؎ کن فکان از غرس او خوشہ چین
او ز تن پروری ازیشان چہ چین ۔۔ سرور دو عالم شاہ دو جہان کا ۔۔ باعث سنگ بستہ بشکم ۔۔ اور فقر آپکا
اختیاری تھا نہ اضطراری یعنی بسبب تنگی اور ناداری اور افلاس اور نایافت کے نتھا جیسا کہ ہم جانتا اور
جو شخص ایسا سمجھتا ہو تو اسکا یہ سبب اوسکا زہد اور سخاوت اور جود اور ایثار تھا اور کبھی باعث مکروہ جانتے
اپنے تھا سیری کو اور کبھی واسطے اختیار ریاضت کے تھا اور قبل ہجرت کے تھا جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ اپنے
اہل و عیال کو واسطے اپنے کھانا سال بھر کا دیکھا رکھتے تھے اور نکے فراخ خاطر کیلیے اور آپکے عمر مین صدہا قربانی
کیجاتی تھین اور سو اونٹ بھر میں ڈالے درہم جو بحرین سے آئے تھے تقسیم کر دیئے اور دیئے ہوازن اونٹ لشکر کو
اونٹ اور بکریان اور نقود جو اعطا اور قیاس بشری سے باہر ہے غرض آپ جسطرح جمیع اوصاف و احوال
و کمالات ظاہریہ و باطنیہ مین افضل اور اعلم و اشجع و اکمل العالمین تھے اسیطرح جود و سخا مین بھی علی الاطلاق
اجود العالمین تھے اور کہا ابو علی دقاق صوفی رحمۃ نے کہ یہ کرم اور جود اور ایثار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
کسی فرد بشر سے ممکن نہین ہے یہ ہے کہ قیامت مین سب انبیا اور رسل نفسی نفسی کہینگے اور ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امتی امتی فرماینگے سبحان اللہ ثم سبحان اللہ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہے
کہ ایکبار ایک سائل نے آپسے کچھ طلب کیا آپکے پاس اوسوقت کچھ نتھا آپنے عذر کی راہ سے فرمایا

سوت و دست رکھتے تھے پس لایا مین اوسے آپکی حضور مین اور آپکے پاس جو لینی [illegible]
لای تھے رکھا تھا آپنے اوسے اوٹھا کر مجھے دیدیا روایت ہے کہ ایام مرض مین آپکے پاس کچھین
کچھ اشرفیان آگئی تھین آپنے فرمایا انھین فقرا پر تقسیم کردو مگر چھ یا سات یا آٹھ یا نو اشرفیان علی اختلاف
الروایات آپنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ فرمائین اسکے بعد آپکو کچھ غشی سی طاری ہوئی اور سر مبارک
سینہ پر عائشہ رض کے رکھے ہوے تھے جب ہوش مین آئے فرمایا ای عائشہ وہ اشرفیان تجھے کیا کین کہ ابہی
پاس مین فرمایا فقرا پر تصدق کردو پھر آپکو غشی طاری ہوگئی جب پھر ہوش مین آئے فرمایا تمنے اشرفیان
خیرات کین کہا ابتک نہین فرمایا میرے پاس لاؤ آخر آپنے اشرفیون کو اونسے لیکے اپنی ہتھیلی پر رکھا
اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوسکے دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان
اوسکے پاس ہوتین پھر آپنے وہ اشرفیان علی رضی اللہ عنہ کو دین کہ فقرا پر خیرات کردین اور فرمایا
اب مجھے راحت ملی ہے روایت ہے کہ غزوہ طائف کی فتح کے بعد پھرتے وقت اونٹ کسی لشکری کا غزوہ
طائف کا آپکے اونٹ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اوسکے نعل سے ساق مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کچھ صدمہ پہونچا وہ شخص کہتا ہے کہ آپنے ایک کوڑا میرے پانون پر مارا اور فرمایا او دور ہٹا کر اونٹ کہ لیکیا [illegible]
پنڈلی توڑ دی رسندگی دوسرے دن آپنے کسی آدمی کو میرے بلانے کو بھیجا مین سمجھا کہ کل جو آپکی [illegible]
ہمارے اونٹ کی نعل سے صدمہ پہونچا ہے اوسکے بدلہ کے لیے مجھے آپ بلاتے ہین آخر جب حضور والا مین
حاضر ہوا آپنے کمال شفقت و محبت سے فرمایا کل پیر کوڑا تیرے پانون پر پہونچا [illegible]
کہ لو اوسکا عوض [illegible] معذرت کی آپنے اسّی اونٹنیان مجھے عنایت فرمائین روایت ہے
کہ ایک صحابی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب [illegible]
مین ناقہ [illegible] ناقہ [illegible] بالاتفاق [illegible]
کمال اخلاق و محبت سے فرمایا [illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
آپ پر فدا ہون آخر جب آپ [illegible] سو بکریان [illegible] عنایت فرمائین [illegible]
اونھین بکریون کے باعث صاحب دولت و ثروت ہوگیا حال اوسکی جود و سخا و کرم کا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فتح حنین کے روز [illegible] سو اونٹ اور [illegible] ہزار
گوسفند دیے اور بیشتر دینا آپکا اوسدن مولفۃ القلوب کو تھا کہ ضعیف الایمان تھے اور ہنوز صدق ایمان

[margin] ساتھ فتح جنگ حنین با کفار بعد اسلام بشرطیکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران جنگ ہمراہ باشد و اگر جنگ مومنین با کفار بسر کردگی امام وقت [illegible]

انکے دل مین خ آیا تھا آپ چاہتے کہ مال دنیاکی مدد سے انکے دین کو ثابت رکھین اور کہا صاحب مواہب لدنیہ نے
کہ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایام حنین مین آپنے پانچ لاکھ دیے روایت صفوان بن امیہ بھی
اسی قبیلہ کا ایک مرد تھا حالانکہ آپسے اوس سے قرابت تھی مگر پھر بھی آپسے بڑی عداوت رکھتا تھا اور
آپکو بڑی بڑی اذیتین دیتا تھا اور حنین اور طائف مین آپسے خوب لڑا تھا اپنی حالت کفر مین اور آپ اوسکی
عداوت اور بدی کے عوض صلۂ رحم کے واسطے اوسپر بڑا احسان کیے جاتے تھے پھر جب حنین کی لڑائی سے
آپنے فراغت پائی غنیمت کے مالون کو دیکھ رہے تھے اور صفوان آپکے ساتھ تھا پہاڑ کی گھاٹی مین چارپائے غنیمت کے
بھرے ہوئے چر رہے تھے صفوان برابر اوسی گھاٹی کی طرف دیکھ رہا تھا اور آپ صفوان کو دیکھ رہے تھے
فرمایا اے صفوان کیا یہ گھاٹی تجھے اچھی معلوم ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہ گھاٹی اور جسقدر اسمین چارپائے
سب تیرے ہین صفوان نے سبکو اپنے احاطۂ تصرف مین لاکر کہا ماطابت نفس احد بمثل ھذا
الا نفس نبی لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور کہا ابن شہاب نے کہ دیے اوسکو
آپنے حنین کے دن سو غنم پھر دیے سو غنم پھر سو غنم روایت ابوسفیان بن حرب اور بیٹے سب اوسکے بھی
مؤلفۃ القلوب تھے پس ابوسفیان نے جو بخالت مین مشہور تھا آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اب قریش مین سب سے زیادہ مالدار آپ ہین ان مالون مین سے مجھے بھی دو آپ مسکرانے لگے اور بلال کو
فرمایا کہ چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ ابوسفیان کو دے ابوسفیان نے کہا میرے بیٹے یزید کا بھی حصہ
دیجیے آپنے اوسکا حصہ بھی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی اور دی پھر ابوسفیان نے کہا میرے دوسرے بیٹے
معاویہ کا بھی حصہ دیجیے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی اور آپنے دلوائی ابوسفیان نے کہا میرے
مان باپ آپ پر فدا ہون قسم خدا کی آپ زمانۂ جنگ مین بھی بڑے کریم ہین اور زمانۂ صلح مین بھی خدا تعالیٰ
آپکو جزائے خیر دے روایت اور اسی طرح آپنے ہر ایک رؤسائے عرب کو جسطرح سہیل بن عمرو اور حویطب
بن عبد العزی اور اسید اور حارث اور قیس اور اقرع اور عیینہ کو سو سو اونٹ انعام فرمائے اور اسیطرح
ہر ایک علا اور مخرمہ اور سعید اور عثمان بن نوفل اور ہشام کو پچاس پچاس اونٹ انعام کیے روایت ہے
کہ عباس بن مرداس سلمی کو آپنے چار اونٹ دیے عباس نے اس سے ملول اور غصہ ہوکر چند بیت کہے آپنے
سنکر فرمایا اے علی اوٹھو زبان اسکی میری طرف سے کاٹ ڈالو علی اوٹھے اور عباس کا ہاتھ پکڑ کر لیچلے عباس نے
کہا کیا میری زبان کاٹ لوگے علی نے کہا جو آپنے فرمایا اوسے ضرور عمل مین لاؤنگا جب دونونکے پاس پہونچے

منتخب اللغات
۹۸ بضم اول و واو معروف و کسر قاف و تشدید یاء تحتانی چہل درم وزن اوقی جمع آن ۱۲ منتخب اللغات

علی رضی اللہ عنہ عباس کو فرمایا لیجیے ان اونٹوں میں سے جو چاہتے ہو تب عباس نے کہا مان باپ میرے تجھ پر
فدا ہوں تم سب لوگوں سے کریم اور حلیم ہو روایت ہے نسیم الریاض میں ہے کہ جب غزوہ ہوازن میں آپنے
فتح پائی اور غنیمتیں لوٹیں چودہ آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور ان
سبھوں میں ابو برقان رضاعی چچا آپکے بھی تھے پھر کہا ان لوگوں نے کہ ہمارے آپکے درمیان رابطہ
رضاعت کا ہے سو آپ ہم پر احسان کریں جو کچھ اس لڑائی کی لوٹ میں آپکو ہاتھ آیا ہے ہمیں دے دیویں ہے
گرچہ افتادہ بخاک رہ ام اے شہ خوبان چشم دارم کہ بیک بار ز خاکم برداری ۔ آپنے فرمایا میں نے تو تمہاری بڑی
انتظاری کھینچی تھی کہ شاید تم اسلام لاؤ ... تمہیں اپنی عورتیں اور بیٹے محبوب ہیں یا اپنے
مال اور لوگوں نے کہا ہم لوگ ... آپنے فرمایا ان سب میں جو ... ہمارا اور
بنو عبد المطلب کا حق ہے وہ تمہارا ہے اور جو اور لوگوں کا حق ہے ... سب پوچھا چاہتا ہوں پہلے
مہاجرین اور انصار ہمارا حق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور ایک جماعت جو مؤلفۃ القلوب کی تھی
انہوں نے کہا اگر ہمارا حق ہو تو نہیں ... آپنے ... وعدہ اسکا کیا ... جو مال
اسکا اوس میں سے ایک ایک کے عوض چھ چھ اونٹ دیوینگے سارے لوگ خوشی خاطر سے راضی ہو گئے پھر آپنے
بالکل غنیمت کے مال اور ... چھ ہزار آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ
اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی ... روایت ہے ابن فارس سے کہ حساب
کرنے سے معلوم ہوا کہ جو کچھ آپنے ہوازن کو دیا سو پانچ کروڑ تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ... ہر کہ آمد ...
برادری تو بیش از آن ... روایت ہے ابن فارس نے اپنی کتاب
اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھا ہے ... آپکے حضور میں حاضر ہوئی اور ایک شعر
اوسنے پڑھا ایام رضاعت کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو ہوازن میں تھے یاد دلایا آپنے جو کچھ ان
لوگوں سے لیا تھا سب پھیر دیا ... جب اونکی قیمت ہوئی تو پانچ لاکھ
ہوے ابن دحیہ نے کہا کہ یہ عجب تقسیم ... جود و سخاوت ... اسکے وجود میں
روایت شفا میں ہے کہ آپکے پاس نوے ہزار درم ... چٹائی کے اوپر رکھے گئے ... تقسیم کر دیے
آپنے سب درم کو اور کسی سائل کو پھیر نہیں ... فارغ ہوے اوس سے روایت ہے صحیح بخاری میں
انس رضی اللہ عنہ سے کہ بحرین سے آپکے پاس غنیمت کا بہت مال آیا تھا آپنے فرمایا پھیلا دو اسے مسجد میں پھر تشریف

... ۹۰ ...

لاۓ آپ مسجد کے اندر اور نہ دیکھا اوس مال کی طرف جب نماز سے فارغ ہوے اوس مال کے پاس بیٹھے اور
پریشان کر دیا اوس مال کو لوگون پر اور جسکو دیکھا دیا پھر عباس رض بن عبد المطلب چچا آپکے آئے اور
کہا ہمین بھی اس مال سے دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلیے کہ مین نے فدیہ دیا ہے اپنے نفس کا
اور عقیل کا پس پھر دیا آپنے اونکے کپڑے مین اسقدر کہ وہ نہ اوٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی کو آپ فرما دین کہ اسے اوٹھا کر میرے ساتھ رکھدے آپنے اونکی طمع کے کم کرنیکو فرمایا
براہ تہذیب و تادیب کے نہین اے چچا جسقدر تم اوٹھا سکو لیلو پھر اونسے جسقدر ہو سکا اپنے کاندھے پر
اوٹھا کر چلے اور آپ اونکی طرف براہ تعجب دیکھ رہے تھے اور متعجب تھے اونکی حرص پر پھر جب تقسیم کر چکے
ایک درم بھی باقی نرہا تب آپ اوس جگہہ سے اوٹھے اور ملا جلال الدین سیوطی نے شرح صحیح بخاری مین ابن
ابی شیبہ سے نقل کیا ہے کہ وہ مال جو بحرین سے آئے تھے اور آپنے اوسکو تقسیم کیے تھے لاکہ درم تھے اور وہ
پہلے پہل خراج آیا تھا وقت اسلام مین روایت ہے شفا مین ابو ہریرہ رض سے کہ آپکے پاس ایک سائل
آیا آپنے ایک شخص سے نصف وسق قرض لیکر اوسکو دیا پھر وہ شخص نے آپسے اپنے قرض کا تقاضا کیا آپنے
پورا ایک وسق اوسکو دیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ ہدیہ ہے روایت ہے کہ شب معراج مین
جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مورد اختصاص فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِہٖ مَاۤ اَوْحٰی کے ہوے جناب باری
سے ارشاد ہوا اے حبیب تم کیا چاہتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اسیطرح ستر بار و بروایتے سات سو بار
و بروایتے سات لاکھ بار جناب باری عز اسمہ سے یہی خطاب ہوا اگر ہر بار حضرت رحمۃ للعالمین محب الفقرا
والمساکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور حق تعالی ہر بار جواب اسکا حسب خواہ
آپکے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ستر ستر ہزار امت کو بخشتا تھا پھر ارشاد ہوا اے حبیب تم کسقدر اپنی امت
پیاری ہے فرمایا خداوندا سے نہین عاجز طلب سے ہون تو دینے سے عاری نہین آخر جب سید آدم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم شب معراج سے پھر آئے ایکدن امیر المومنین عثمان غنی رض آپکے واسطے کچھا چھوہارے کا ہدیہ لائے
آپنے چاہا اوسے تناول فرمائین کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپنے دست مبارک اپنا روک لیا اور بمقتضائے
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے وہ کچھا اوسے عنایت فرمایا راہ مین امیر المومنین
ابو بکر صدیق رض نے اوس سائل سے وہ کچھا خرید کر کے حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدیہ لائے
جب آپنے چاہا کہ اوسے کھائین پھر وہی سائل نے حاضر ہو کر حضور سے سوال کیا آپنے وہ کچھا اوسے پھر حوالہ کیا

وہ لیجایا راہ مین امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ اوس سائل سے وہ کچھا خرید فرما کے حضور مین ہدیہ لاے آپنے
جو ہین چاہا کہ اسمین سے کچھ کہا رسے کھائین کہ پھر اوسی درویش نے حاضر ہو کر درخواست کی سلطان کونین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہ خوشہ اوسے عنایت فرمایا اس بار راہ مین امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس سائل سے
وہ خوشہ خرید کر کے حضور مین ہدیہ گذرانا آپنے چاہا کہ اوسمین سے کچھ کھائین کہ پھر اوسی سائل نے آکر سوال
کیا آپنے جب اوسکا یہ اصرار دیکھا پہچہی بار از راہ محبت فرمایا اسائل انت ام تاجر تو سائل ہے یا سوداگر
فوراً جبرئیل امین آئے اور آیت وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ آپکو پڑھ سنائی اور بطور دوستانہ
عرض کی خداوند کریم فرماتا ہے کہ اے حبیب مین شب معراج مین ستر ہزار بار تمسے پوچھا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو
تم ہر بار کہتے تھے کہ خداوندا اپنی امت چاہتا ہون اور مین ہر بار تمھاری درخواست حسب دلخواہ تمھاری قبول
کرتا تھا اور ہرگز جواب درشت نہ کہتا تھا میرے اس بندے نے آج چار مرتبہ تمسے سوال کیا جواب اوسکا
تمنے درشتی سے دیا کہ اسائل انت ام تاجر ۵ ای کریمی کہ در سرای وجود ⁜ دست جود تو کرم بخشود
ما گدا و تو پادشاہ ہمہ ⁜ جرم بخشای و عذر خواہ ہمہ ⁜ رحم فرمای کز تو کین نسزد ⁜ کہ خدا را بغیر این نسزد ⁜
بر ضعیفان قوی ستم نکند ⁜ بر گدا شاہ جز کرم نکند ⁜ از تقاضای سبقت رحمت ⁜ شدہ مرحوم نام این امت
بر ہیمنی و بر کرم بخشای ⁜ در گنجینۂ قدم بخشای ⁜ حال اور صدقہ دینے کو آپ بہت دوست رکھتے اور
اپنے صدقہ اور خیرات کرنے سے اسقدر خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینے مین اوسکے خوش ہوتے ہین اور جسقدر
کہ خدا کی راہ مین دیتے اوسکو بہت نہ جانتے بلکہ اوسکو بمقابلہ عظمت اور کبریائی حق اور اپنی ہمت اور قوت
سخاوت کے کچھ گنتی مین نہ لاتے محض بے اعتبار سمجھتے اور اگر کوئی شخص آپسے کچھ ایسی چیز طلب کرتا کہ اوسکے
دینے مین صلاح وقت نہوتی یا مصلحت اوس شخص کی نہوتی تو سائل کو بہت اچھی طرح سے سمجھا دیتے چنانچہ
ایک روز حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے ہین ام المومنین خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کے آپسے کوئی چیز ایسی طلب کی تھی
آپنے فرمایا اے حکیم یہ وہ چیز ہے جسے دیتا ہون مگر یہ باعث ضرر و کراہت اوسکے ساتھ تمھی لاحق ہوگی اور نصیحت کی
کہ جبتک تجھسے ہو سکے کسی سے سوال نکر چنانچہ کہتے ہین کہ حکیم نے اوسکے بعد سوال ہر چیز کا اسقدر ترک کر دیا کہ اگر وہ
گھوڑے پر ہوتے اور کوڑا اوسکے ہاتھ سے گر جاتا تو کسی سے نہ مانگتے اور نہ کہتے کہ ذرا اوٹھا کر مجھے دے
اور لوگون کو آپ صدقہ خیرات دینے پر رغبت دلاتے اور فرماتے کہ برابر اُحد کے پہاڑ کے ہمین زر ہو تو بھی
ہم خوش نہین رکھتے کہ تین شب او سپر گذرے اور ہمارے پاس اوس زر سے کچھ باقی رہے مگر جو اوس سے

اور جو مانگتا ہو اسکو جھڑک [illegible]
اور یہ آیت پارہ ۳۰ [illegible] سورۂ والضحیٰ [illegible]

ادا ہوتی ہیں کہ لیکے ہم رکھتے ہیں رواه البخاری اور فرماتے ہیں ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں
ایک یہ دعا کرتا ہے خدایا جو تیری راہ میں صرف کرے تو اوسکا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے خدایا جو
تیری راہ میں بخل کرے اوسکا مال نقصان کر رواه البخاری و مسلم اور روایت ہے کہ آپنے اسما بنت
ابی بکر کو فرمایا خدا کی راہ میں دے اور اوسکو بہت شمار کر خدا بھی تجھے گنکر دیگا اور نہ شمار کریگا اور نہ بند کر
تا کہ خدا بھی تجھسے بند نہ کرے اور دے جو تجھسے ہوسکے حال اور جود و سخا کا آپکے یہ حال تھا کہ جو کوئی
حال مبارک آپکا دیکھتا صفت داد و دہش کی اوسمیں اثر کرتی اور کرم و احسان و جود و سخاوت کو
خواہی نخواہی متخلق ہوجاتا اور جو کوئی بہت بخیل تھا پس جب آپکو دیکھا ہوتا حال اوسکا آپکے عطا عظیم اور
صحبت شریف کو دیکھنے اور پانے سے اس حد کو پہونچتا کہ جو کوئی اوس بخیل کے ساتھ مصاحبت اور رابطہ
رکھتا تاثیر صحبت سے اوسکی جواد و سخی ہوجاتا اور جود و سخا اور ساری بھلی صفتوں میں بے اختیار ہوجاتا اور آزاد
نفس کا مالک ہوتا جبتک احسان و کرم اوسپر غلبہ کرتا اور آپ ہمیشہ ہوتا کریمتر میں اور جوادتر ہیں خلق کے تھے
مگر رمضان شریف کی میں سخاوت اور بخشش آپکی لوگون پر اور ایثار اور تقدیم اونکی حاجت کی اپنی ذات پر
اور [illegible] زیادہ ہوتی اور صدقات اور خیرات آپکی سب راتون اور دنون میں رمضان شریف کی سب
راتون اور دنون سے زیادہ ہوجاتی

فصل ششم بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کامل کا اور علم شامل کا

سبحان اللہ عقل میں آپ ایسے کامل تھے اور علم آپکا کس مرتبہ کا تھا کہ کوئی مخلوق اوس مرتبہ کو نہ پہونچ سکا
اور کوئی مخلوق ازل سے تا ابد آپکی اصابت رای اور جودت و فطنت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اکتساب فضائل
اور اجتناب رذائل میں نہ ہوا اور نہ ہوگا اور نہ [illegible] اوس [illegible] کی حد کو پہونچے تھے کہ [illegible]
نہ پہونچا اور نہ پہونچیگا اوس حد کو کوئی [illegible] آپکا اور کمال عقل اور علم اور معرفت آپکا اوس مرتبہ کو تھا کہ
طاقت بشری سے خارج ہے باوجودیکہ آپ امی تھے اور کبھی کسی سے کچھ بھی پڑھا نہ تھا اعمال اور احوال اور سیرت
اور شمائل آپکی اور [illegible] عرش سے فرش تک سارے علما عقلا از جنات و بشر تا ملاء اعلی اوس میں حیران
دنگ ہیں اونکے وہم و خیال کے پانون بادیہ پیمائی سے اس حرم سراء اسرار کے لنگ ہیں اور جو باتیں توریت
انجیل زبور اور سائر کتب و صحف منزلین میں واقع ہیں اون سب کی آپ کماحقہ اطلاع رکھتے تھے بغیر اسکے کہ
کسی معلم سے تعلیم پائیں یا مطالعہ کتب فرمائیں یا علماء اہل کتاب کی ساتھ مجالست کریں [illegible] نگاہ میں کہ

مکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد ہ اور اسی طرح حکمتیں حکمای ما تقدم اور سیرتیں اور سب امم کی اور معرفت ذات و صفات و افعال و اسماء اور ضرب المثال اور حسن افعال اور طریقہ سیاست انام اور تقریر شرائع اور احکام اور سوا انکی اور اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپکے اس طرح جناب ذہن نشین آپ تقاضای کمال عقل اور وفور علم کا تھا اس مرتبہ کو کہ قوت بشری سے خارج معلوم ہوتا جب عاقل سلیم اطوار اور اوضاع میں جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدہ عقل سے بنظر انصاف دیکھے تو اوسپر روشن ہو جاوے کہ وجود شریف آپکا کہ نور علی نور تھا مثل ایک چراغ کی تھا ظلمت آباد جہالت اور طوفان ارباب ضلالت میں روشن کیا ہوا اور بلاد میں اصحاب شرک و کفر و خذلان کے اونکے بیچ طوفان بے تمیزی میں مثل ماہی بے آب کی نشو و نما پایا ہوا پر ماشاء اللہ چشم بد دور کس درجے کے آپ عاقل تھے کہ اہل عرب کہ مثل وحش و طیر کے صاحب طباع متنافرہ تھے اور باہم تباغض اور تخالف اوضاع و اطوار میں رکھتے تھے باوجود شدت جہل و جفا و نادانی و شقاوت اونکے کے اپنے بزور عقل و تدبیر کے اونکی جہل و ایذا پر کسقدر صبر و تحمل کیا اور رؤساء قریش بعضے نرمی سے اور اکثر گرمی سے ہر چند آپکو تبلیغ احکام سے مانع ہوے مگر آپ ہرگز اوس سے قولاً یا فعلاً باز نہ آے اول سے آخر تک ایک حال پر تن تنہا مثل ایک نا صد بیمار کے لاکھوں کروروں دشمنوں کے بیچ میں اپنی زور عقل سے رہے کسی طرح ابلاغ رسالت میں قصور نکیا اور قتل و حرب اور طعن و ضرب سے خوف نکیا اور علم و عمل اور حسن اخلاق و اعمال اور احراز سعادات مبدا و معاد میں اونکی تعلیم کردی حتی کہ اونھوں نے اپنی اپنی جانوں پر آپکو اختیار کیا اور آپکی طلب رضا میں جان و مال تصدق کیا اور خاندان اور وطن چھوڑکر ہجرت اختیار کی اور آپنے اپنے اہل و عیال اور باپ بیٹوں کو جو آپسے وہ عداوت رکھتے جان سے مار ڈالے بغیر اسکے کہ سابق سے کچھ معرفت یا علاقہ وہ لوگ آپسے رکھتے ہوں اور آپکو اور کسی شہروں میں اصحاب علم و دانش اور ارباب فضل و بینش کے ساتھ کبھی اتفاق سفر کا نپڑا کہ کچھ علم و عقل و فضل کی باتیں کسی سے سیکھیں اور دو ایک بار جو شام کی طرف جانیکا اتفاق ہوا تو اور اور اغیار کے ساتھ اتفاق ہوا تھا وہاں بھی اوس تھوڑی مدت میں ایک حرف بھی کسی سے نہیں پڑھا اکتساب فضائل و کمالات نہیں کیا اور کبھی آپنے کسی علماء و فضلاء زمانہ کے ساتھ مصاحبت اور مجالست نکی اور کسی حکیم سے تعلق کسی علم و حکمت کا نکیا اور کسی استاد کی شاگردی نکی باوجود اسکے تمامی عقلا اور علما اور حکما نے روی زمین کے کمال علم و حکمت اور وفور عقل و فطنت کو آپکی

بفتحتین تمام شدن و بسیار شدن
بمعنی بسیار
مستعمل ۱۲
بشاشت

تسلیم کرکے اتباع آپکی کی اور علما اہل کتاب نے اور جنکو فنون تواریخ اور حساب مستحضر تھے کیسے کیسے
مشکل سوالات اور مغلق اعتراضات آپسے کرات مرات امتحاناً کیے ہین مگر الحمدللہ بہت ہی اچھی طرح آپنے
اس شیرینی و بلاغت کی ساتھ سبھون کے جواب دیے ہین کہ سبھون کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے ہین جو کچھ فرمایا ہے
اوسکو سبھون نے آمنا صدقنا کہے ہین جس چیز سے آپنے خبر دی ہے اوسے سبھون نے موافق عقل و نقل
پایا ہے میزان خرد مین تول لیے ہین جو بات آپ نے دہان درفشان سے بولے ہین تیرہ سو کے قریب زمانہ ہوا
کہ آج تک فضلاے عرب و علماے عجم نے آپکے کلام پاک پر از روی معارضہ کے منہ نہ کھولے ہین بلکہ نقد گرانمایہ
لوامع حکم اور گوہر بے بہای جواہر کلم آپکے جسقدر محک امتحان پر کسے ہین اپنی اپنی میزان خرد مین
تولے ہین سوا کھرے کے کھوٹا اور سچے کے جھوٹا نہ پاوینگے کہ نقطے پیچھے دریا دریا فصاحت و بلاغت
رولے ہین اور از مشرق تا مغرب و از شمال تا جنوب تابع امر واجب الاذعان ہر جن و بشر ہوگیا اور دین
آپکا اطراف عالم مین منتشر ہوگیا اطباق سموات و ارضین مین نیر شریعت غرا کا گر گیا مارے ازدحام
متبعان ملت آپکی ربع مسکون مین آپکا رعب پڑ گیا مگر کیا کہیے کس درجہ کے بشر تھے کہ با وجود اپنی اسی
عز و کرامت و دولت اور علم و عقل و حکمت کی مقام اول سے ذرہ بھر بھی قدم نہ بڑھایا بلکہ تواضع اور مسکنت اپنی
زیادہ کردی تھیں جیسے معلم کل نے عقل سلیم و ذہن مستقیم دیا ہی وہ شخص بلا حظہ ان احوال کے بالیقین جان لیگا
کہ یہ علوم و حکم امی کو ہرگز ممکن نہین کہ حاصل ہون مگر یہ کہ خود حضرت حق نے آپکی تعلیم کی ہے اور بستان اَدَّبَنِیْ
رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ مین آپ تعلیم پاے ہین مائدہ روح افزا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمِیْ کا
آپ مزہ اوٹھاے ہین ~~ ای عربی نسب و امی لقب ⁂ بندہ تو ہم عجم و ہم عرب ⁂ تیغ عرب زن کہ فصاحت
تراست ⁂ صید عجم کن کہ ملاحت تراست ⁂ گر بقلم غالیہ سا نیستی ⁂ با انگشت نما نیستی ⁂ چون تو
خوانندہ و نویسندہ ہم ⁂ گر تو نخوانی نہ نویسی چہ غم ⁂ از تو سپید است سپیدہ ترا ⁂ کہ سیاہی نہی بر سپیدہ ⁂
خواندہ نیست این کہ سخن راندہ ⁂ دور روان ابجد خواندہ ⁂ روایت تفسیر فتح البیان مین ہے کہ کہا وہب
بن منبہ نے کہ مینے اکہتر کتابین قدما اور انبیا پیشین کی پڑھین اور پایا مینے اون سب کتابون مین کہ حق تعالی
نے نہ دیا تمامی آدمیون کو آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک متاع گرانمایہ عقل کا بمقابلہ عقل جناب حضرت محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے مگر بقدر ایک دانہ ریگ کی نسبت ساری ریگستان دنیا کی اور محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ و سلم راجح ترین مردم کے ہین عقل مین اور فاضل ترین سب سے ہین روایت کیا اوسکو ابو نعیم فی الحلیۃ

نعمت اللغات … اول … آب … ۱۲۱ … تعلیم کی … ۱۲۱ … ابن … ۱۲۵

روایت عوارف المعارف میں ایک بزرگ سے روایت ہے کہ عقل کے سو حصے ہیں ننانوے ۹۹ حصے
اونمیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے دیے ہیں اور ایک حصہ کو تمامی مخلوقات میں
تقسیم کیا ہے اور کہا بعضے علما نے کہ عقل کے ہزار ۱۰۰۰ جز ہیں نوسے ننانوے ۹۹۹ جز تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں ہیں اور ایک جز اوس سے تمامی مردم میں ہے ۵ ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر وے ختم ۵
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بر وے تمام ۵ اور اگر کوئی چاہے کہ جتنا بیان آپکی کمال عقل اور فطانت رای اور رسا
فکر و دانش کی معلوم کرے چاہیے کہ کتب سیر کو جیسے مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب اور
مرآت الصفا فی صفات المصطفی اور مواہب لدنیہ اور نسیم الریاض شرح شفا وغیرہ کتب احادیث و سیر کو
بنظر انصاف بغور ملاحظہ کرے کہ یکجا کرنا اونکا خصوصا اس رسالہ میں جو اختصار پر مبنی ہے بعید ہے یہاں پر بطریق
مشتی نمونہ از خروارے کے دو چار حکایتیں لوگوں کی تیزی عقل کے واقف ہونے کے لیے تفسیر عزیزی سے لکھی جاتی ہیں

حکایت اول ایک شخص نے جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ میں چار خصلتیں بری ہیں پہلی یہ کہ زنا کرتا ہوں دوسری چوری
کرتا ہوں تیسری شراب پیتا ہوں چوتھی دروغ گو ہوں ان چاروں کو ایکبار تو چھوڑ نہیں سکتا
آپ انمیں سے جس ایک چیز کو فرمائیں آپکی خاطر سے اوسے میں چھوڑ دوں آپنے اپنی کمال عقل و فطانت
فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے آخر وہ شخص اپنے گھر گیا اور رات ہوئی ارادہ شراب پینے اور زنا
کرنے کا کیا پھر دل میں سوچا کہ صبح جب حضور میں جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاونگا
اور آپ مجھسے پوچھینگے کہ آجکی رات تونے زنا کیا یا نہیں شراب پی یا نہیں تو کیا کہونگا اگر سچ کہدونگا
تو علی رؤس الاشہاد ذلیل و خوار ہونگا اور مستوجب حد زنا اور شراب پینے کی ہونگا اور
نہیں تو جھوٹ لازم آویگا اور اسکے ترک کا آپسے وعدہ کر آیا ہوں آخر ارادہ زنا اور شراب پینے کا موقوف کیا
جب کچھ اور زیادہ رات گذری ارادہ کیا کہ جاکر چوری کروں پھر اوسی طرح خیال آیا اور چوری سے
مانع ہوا کہ اگر مجھسے کل چوری کے ساتھ استفسار کرینگے اور مجھسے پوچھینگے تو کیا کہونگا اگر چوری کا اقرار کرونگا
تو ہاتھ میرا کاٹا جائیگا اور سب لوگوں میں فضیحت ہونگا اور نہیں تو جھوٹ کہنا پڑیگا ناچار اس ارادہ شنیع
سے بھی موقوف کیا علی الصباح حضور میں جناب سرور انبیا اعقل عقلا اعلم العلما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دوڑا ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جھوٹ کے چھوڑ دینے سے آپنے مجھے

چارون صفتین بری کہ تجھمین تھین چھوڑا دین اب ہین آپکے باعث ذلت دارین سے محفوظ رہا سو انحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسبات کو سنکر بہت خوش ہوے اور پھر اوس سے ہمیشہ خوش رہے **حکایت دوم**
ایک آدمی حضور مین جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو پکڑے ہوے لایا یا ہین
دعوی کہ اسنے میرے بھائی کو جان سے مار ڈالا ہی آپنے اوسے فرمایا کہ اس سے دیت لیکر چھوڑ دے
کہا یہ مجھے منظور نہین پھر فرمایا معاف کردے تا تجھے آخرت مین ثواب عظیم حاصل ہوگا عرض کی مجھے
یہ بھی منظور نہین فرمایا اچھا اسے لیجا مار ڈال جب وہ آدمی اوس شخص کے مارنے کو گیا تو آپنے
یارون کو فرمایا کہ اگر یہ آدمی اوسے جان سے مار ڈالیگا تو اوسی کا ایسا ہوگا لوگ دوڑے اور اوسے
خبر کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی فی الفور اوسنے معاف کردیا اور اوس مرد کو
چھوڑ دیا جب وہ سب یار لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے معلوم کیا
کہ غرض آپکی یہ تھی کہ اگر یہ اوسے مار ڈالیگا تو یہ بھی اوسی کے مانند ایک نفس کے مار ڈالنے مین ہوگا کہ
گناہ مین **حکایت سوم** ایک شخص نے جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین
حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا ایک ہمسایہ ہی کہ مجھے بہت ایذا دیا کرتا ہی آپنے
اپنی کمال عقل و حذاقت سے فرمایا جا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال نکال سر راہ پر ڈالدے اور لوگ تجھسے
پوچھین کہ یہ تو کیا کرتا ہی کہنا کہ ہمارا ایک ہمسایہ موذی تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی
شکایت کی آپنے مجھے اسطرح ارشاد فرمایا ہی آخر وہ شخص گیا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال کے سر راہ
چھوڑ دیا سارے لوگون نے وہان پر ہجوم کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھنے لگے اوسنے وہی بات سبھون سے کہی
لوگون نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار مین یہ خبر مشہور ہوگئی پھر وہ ہمسایہ موذی
اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بخدا اب مجھے اسقدر فضیحت و رسوا نکر سب اسباب اپنا اپنے گھر لیجا آج عہد
کرتا ہون کہ پھر کبھی تجھے اذیت ندونگا **حکایت چہارم** قبل بعثت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایکبار سیلاب عظیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً مین آیا اور بنیادین کعبہ معظمہ کی رخنے
ڈالے اور حجر اسود کو اوکھاڑ ڈالا بعد دفع ہوجانے اوس سیل عظیم کے سب سرداران قریش نے جمع ہوکر
اپنے اپنے ہاتھون سے مرمت خانۂ کعبہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی اوٹھانے کی پہنچی سردار ہر قوم
اور قبیلہ نے چاہا کہ مین ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھا کر اوسکی پہلی جگہ پر رکھدون اور اور لوگ

مزاحمت کرتی تھے پھر آپس میں جنگ و جدال کرنے لگے آخر سبھوں نے باہم متفق الرای ہمارے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس وقت میں آپ پچیس برس کے تھے اس نزاع کے فیصلے
اور رفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ اب تک کوئی شخص عاقل اس جوان کا ایسا قبیلۂ قریش میں نہیں ہوا
جو کچھ وہ کہینگے ہملوگ جی جان سے اوسے مانینگے غرض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ اسکے
حکم ہونے کے بحکم وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ اسکے یہ حکم دیا کہ حجر اسود کو
ایک بڑی چادر میں لپیٹ کے ہر گوشہ اوسکا ایک ایک سردار ہر قبیلہ کا ہاتھ میں لے اور سب لوگ اوسکے
اوٹھانے میں شریک ہو جائیں پھر جب وہ پتھر اپنے مقام کے قریب پہونچے تو مجھے سب کی طرف سے اپنی اپنی طرف
وکیل مقرر کریں کہ میں اوسے اپنے ہاتھ سے اوٹھا کے اوسکی جگہہ پر رکھدوں کہ میرا ہاتھ سبکی
وکالت کی ہاتھ سب لوگونکا ہوگا آخر سب سرداروں نے اس بات پر راضی ہو کے ایسا ہی کیا اور
آپکی ذہانت اور کمال عقل پر مرحبا و شاباش کہا حکایت پنجم غزوۂ حدیبیہ کی جنگ میں جب کافرونکے
ساتھ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافرون نے یہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون میں سے بھاگ کر کے ہمارے پاس
آویگا اوسے پھیر نہیں دینگے اور جو کوئی ہمارے لوگون میں سے بھاگ کر کے مسلمانون کے پاس جاویگا
اوسے ہم پھیر لیوینگے آپنے اس شرط کو قبول فرمایا سارے صحابی اور سب مسلمان اس شرط کو سنکر کے
بہت ہی ناخوش ہوے اور سب کے سب حضور میں جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہملوگ ہرگز اس شرط کو قبول نکرینگے کیونکہ ان دونون صورتون میں
ہمیں لوگون پر ذلت عاید ہوویگی اگر یہ کفار ہمارے [illegible] کو پھیر نہ دینگے تو ہم بھی انکے گریختہ کو
پھیر لیوینگے آپنے کمال شفقت و نرمی سے فرمایا یارو ذرا غور تو کرو ہمارا جو آدمی کہ ہم سے بھاگ کر
کافرون کے پاس جاویگا وہ ہوگا مگر منافق کہ دل میں اوسکے محبت کفر اور رفاقت کافرون کی سمائی
ہوگی وہ تو اسی قابل ہے کہ ہملوگ [illegible] اور اونکے ساتھ رہتے ہیں اچھا ہے کہ ایسے آدمی کو
اپنے فرقے سے نکال دیوین جب وہ خود بخود چلا جاوے تو ہم اوسے کسواسطے پھیر لیوینگے سب یار
اس نکتے کو سمجھے اور کمال عقل اور رای پر آپکی آفرین کہا حکایت ششم غزوۂ احزاب میں جب کفار
[illegible] علیہم نے بعد محاصرہ دراز کے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یکبارگی حملہ اور یورش کرکے
جھک پڑیں اور قریب بارہ ہزار کے تھے اور آپکے ساتھ ابتدا میں تین ہزار لوگ تھے آخر کہ [illegible]

محاصرہ او رہنے لگے آپ روانہ کے بہت ہی کم لوگ رہگئی تھے اور طاقت مقابلہ کی اِن کفار کے ساتھ بباعث جمعیت کثیر ہونے اونکی کے نہ رکھتی تھے آپنے اپنی کمال عقل و حذاقت سے حذیفہ بن الیمان کو رات کو وقت جاسوس کے طور پر کفار کے لشکر مین بھیجا اور فرمایا کہ سرداران قریش کو تلاش کر کے ہر ایک کی ساتھ در خور ہونا اور کہنا کہ کل صبحی یورش اور حملہ کا روز ہی سو سب لوگ لشکر والے مقابلہ کے وقت تمھین کو سامنے کر دینگے اور آپ تمھارے پیچھے پیچھے رہینگے اور اوس طرف تمھارے اوپر جو زد و ضرب اور مار کاٹ کہ ممکن ہوگی پڑیگی یس دونون طرف سے اہل قریش ہی زخمی ہونگے یا مارے جائینگے اور اور قبیلے والے لوگ ہر طرح سے بچ جائینگے دونون صورت فتح و شکست مین تمھین کو ضعف اور سستی لاحق ہوگی پھر اسکی بعد اور سب قبیلے کے لوگ تم پر غالب اور چیرہ دست ہو جائینگے اسے خوب سمجھ بوجھ کے کرنا چاہیے وہ لوگ اس بات کی سننے سے اپنے ارادہ مین یورش کے متزلزل ہو گئے اور یورش موقوف کی تا آنکہ نفاق صریح اوس لشکر مین پڑ گیا اور بلا سبب ظاہر کے سب کوچ کر گئے **حکایت ہفتم** ایک جوان نے حضور مین جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض کی کہ کسی صورت سے آپ زنا کرنے کو نہین رخصت دین صحابہ نے اوسکو جھڑکیان دین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے کمال عقل سے فرمایا کہ تو میرے پاس آ وہ آپکے پاس آیا اور بیٹھا آپنے فرمایا ای جوان تو دوست رکھتا ہی کہ تیری مان سے کوئی زنا کرے کہا نہین فرمایا اسی طرح سب لوگ ہین کوئی اپنی مان کے ساتھ اسکو گوارا نہین کرتا پھر فرمایا اپنی بیٹی کے ساتھ دوست رکھتا ہی کہا نہین فرمایا اسی طرح سب لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ روا نہین رکھتے پھر فرمایا اپنی بہن کے ساتھ جائز رکھتا ہی کہا نہین فرمایا سب خلق ایسی ہی ہے اسی طریقہ پر پھوپھی اور خالہ اور اور کنبون کو یاد فرمایا بعد اوسکے دست مبارک اپنا اوس جوان کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ پھر اسکے بعد اوس شخص نے تا زندگی اپنی کسی عورت کیجانب التفات نکیا

فصل ہفتم بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوت و توانائی کا شجاعت خداداد و بہ زور آزمائی کا

شجاعت اور زور بازوی شریف کا حال ایسا مشتہر ہی کہ کسی پر چھپا نہین آپکا ایسا کوئی آدمی جری اور شجاع اور بڑا دل والا ہوا نہین بڑی بڑی سخت لڑائیون مین شجاعان دلاور اور پہلوانان نامور سے کوئی ایسا باقی نرہا مگر بھاگ گیا اور آپ مثل پہاڑ کے اپنی جگہہ پر ثابت رہتے ہر گز کسی لڑائی مین بھاگ کر اپنی جگہہ سے ٹلے نہین بلکہ اور آگے بڑھتے پیچھے کو ہٹتے نہین نہ قبل نبوت کے نہ بعد اوسکے حتی کہ جنگ احد

اور حنین کی لڑائی مین باوجود افتراق اصحاب کے آپ ثابت قدم رہے تاآنکہ حق تعالی نے تصدیق
اپنے وعدہ کی فرمائی اور یہ بات دلیل ہے اوپر کمال قوت یقین اور قرار پانے دل کے مقام ثبات اور
تمکین مین اور اوپر اعتماد کرنے کے وعدہ پر حضرت رب العالمین کے جیسا فرمایا اللہ جل ذکرہ نے
ف۱ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اور فرمایا ف۲ حَسْبُكَ اللهُ اور فرمایا ف۳ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللهُ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہی کہ حنین کی لڑائی مین صحابہ مین بباعث
تیر بارانی کفار کے ایک نوع کا فرار اور تزلزل آگیا تھا سوای آپکے کہ اپنی جگہہ سے ٹلے نہین اور آپ
ایک بغلہ شہبا یعنی خچری پر سوار تھے اوسے آگے بڑھایا تاکفار پر حملہ کرین اور آپ یہ رجز پڑھتے تھے
انا النبی لا کذب ٭ انا ابن عبد المطلب ٭ مین نبی ہون جھوٹھہ نہین مین بیٹا عبد المطلب کا ہون
ابو سفیان بن حارث آپکے چچا زاد بھائی ایک جانب سے اور حضرت عباس آپکے چچا دوسری جانب سے
لگام آپکی خچری کی تھامے ہوے تھے یعنی اگرچہ جانتے تھے کہ اللہ ہر حال مین آپکی حمایت اور نصرت کریگا
مگر پھر بھی کفار کے ازدحام اور آپکی جلدی اور پیش قدمی کو دیکھکر بمقتضای محبت و شفقت اسلامیہ کے
آپکو آگے بڑھنے سے مانع ہوے پھر آپ خچری سے اوترے اور حق تعالی سے نصرت چاہی اور ایک مٹھی
خاک زمین سے لیکر دشمنون کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوهُ پھر کوئی کافر ایسا نہ تھا
کہ اوسکی آنکھہ اوس مٹی سے بھر نہ گئی ہو پس ذرا دیر نہ گذری تھی کہ وہ تیزی کافرون کی کند ہو گئی اور
وہ بھاگ گئے اور ستر کافر بڑی بڑے سردار داخل فی النار ہوے اور ستر کافر گرفتار ہوے اور کوئی
آدمی اس لڑائی مین آپسے اشد اور اقوی اور اشجع دیکھا نہ گیا اور ایک روایت مین ہی عباس سے
وہ کہتے ہین کہ جب مسلمان اور کفار باہم غٹ پٹ ہو گئے مسلمانون نے کفار سے منہ پھیر لیے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچری کو کفار کی طرف متوجہ کرکے پانونسے جلدی جلدی سے ایڑ لگانے لگے
اور مین لگام اوسکی پکڑے اوسکو روکے تھا کہ جلدی کفار کی طرف دوڑے نہین اور ابو سفیان
بن حارث آپکی رکاب پکڑے آپکو کفار کی طرف تاخت لانے سے روکتے تھے پھر جب آپنے ما جازت
آپکی ندا دی کہ ہان انصاریو کہان جاتے ہو پس سب مسلمان ایکبار کفار پر ٹوٹ پڑے اور خوب لڑے
حتی کہ کفار نے شکست پائی اور کہتے ہین کہ آپکو غصہ نہین آتا تھا اور جب کبھی غصہ آتا تو للہ آتا
پھر اوس وقت کسی کو مجال نہوتی کہ آپکے سامنے کھڑا ہو سکے مارے خوف آپکے حال کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

ف۱ اور اللہ تجھکو بچا لیگا لوگون سے یہ آیت چھٹے پارہ مین سورہ مائدہ کے دسوین رکوع مین ہی ۱۲ حافظ محمد مصطفی
ف۲ بس ہی تجھکو اللہ یہ آیت دسوین پارہ مین سورہ انفال کے آٹھوین رکوع مین ہی ۱۲ حافظ عبد الرحمن آروی
ف۳ اگر تم مدد نہ کروگے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہے [illegible]

کہ نہ دیکھا مینے کسی کو مردانہ اور شجاع تر اور دلیر تر اور راضی تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب آگ لڑائی کی خوب گرم اور سرخ ہوتی اور آنکھیں لڑنے
والے سرخ ہوجاتین یعنی جب لڑائی سخت اور شدید ہوجاتی اور فتح سے کچھ ضعف یاس ہوجاتی تو ہم لوگ
پناہ لیتے آپکے ساتھ پھر آپ آگے ہوتے اور ہم لوگ پیچھے پیچھے رہتے پس کوئی آدمی نزدیکتر دشمنون سے
سوای آپکے نہوتا اور دیکھا ہمنے بدر کی لڑائی کے دن کہ ہم لوگ پناہ لیگئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور آپ ہم سب لوگون سے نزدیکتر تھے دشمنون سے اور اوسدن آپ سخت ترین لوگون
کے تھے دشمنون کے ساتھ سختی مین اور براء بن عازب کہتے ہین کہ شجاع اوسکو کہتے تھے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس رہتا ازجہت نزدیک ہونے آپکے دشمنون سے اور کہا عمران بن حصین نے
کہ نہ آئی آپ کسی لشکر بزرگ مین مگر یہ کہ پہلے پہل آپہی نے اوس لشکر پر حملہ کیا اور آپ زور بازو اور
قوت مین ایسے تھے کہ کشتی گیران جہان کے آپسے مقابلہ نہین کرسکتے روایت بخاری اور مسلم نے
انس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیکو ترین مردمان کے
اور سخی ترین مردم اور مردانہ ترین مردم کے بتحقیق ایک رات اہل مدینہ ڈرے اور فریاد و شور و غوغا کرنے لگے
کہ دشمن یا چور آئے پس چلے لوگ آواز کی طرف اور آپ جھپٹ کی سب لوگون سے پہلے اوٹھکر ایک تلوار
گردن مبارک مین لٹکا کر ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ ننگی الپیٹھ اور سست قدم تھا بغیر زین کے اوسپر سوار
ہوکے اوس آواز کی طرف گئے پھرتے وقت اہل مدینہ کو آپنے دیکھا کہ چلے آتے ہین فرمایا لم تراعوا
لم تراعوا پھر چلو کچھ مت ڈرو کچھ مت ڈرو اور وہ گھوڑا ابو طلحہ کا کہ نہایت بودا اور سست قدم تھا
آپکی سواری مین اور اسکے بعد ہمیشہ ایسا تیز گام رہا کہ کوئی گھوڑا اوسکی برابری نہین کرسکا اور آپ
فرماتے لقد وجدنٰه بحرا ہمنے اسے دریا کے ایسا تیز رو پایا اور یہ آپکے معجزات سے تھا کیونکہ
جسکے آپ مددگار ہون اگر وہ محض لاشی ہو تو شی ہوجاوے ضعیف ہو تو قوی ہوجاوے کھوٹا ہو تو کھرا
ہوجاوے جھوٹا ہو تو سچا ہوجاوے نیچا ہو تو اونچا ہوجاوے مغلوب ہو تو غالب ہوجاوے ○
تو مراد دل دو دلیری ہین ہو روبہ خویش خوان شیری ہین روایت ہے کہ ایک پہلوان نے پہلوانان
عرب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا آؤ ہم تم دونون آدمی کشتی لڑتے ہین اگر تم ہمین پٹکو
تو جان سے نہین مار ڈالو اور اگر ہم تمہین پٹکین تو تمہین قتل کر ڈالین اور لوگون کو آپکے فتنہ سے بچالین

آخر اسی قرار پر آپنے دو بار اوسے پٹکا اور ہر بار وہ آپسے پناہ مانگتا تھا آپ اوسکے قتل سے درگذر فرماتے تھے پھر اسکے بعد اوس پہلوان نے چاہا کہ دھوکے سے پاے مبارک حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکڑ کے آپکو گرا دے جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپکو آگاہ کردیا کہ دیکھو وہ غدار کس اندیشہ مین ہے آپنے فرمایا تو میرے گرانے کے داؤ مین ہے کہا تمنے کیونکر جانا فرمایا میرے خدا نے مجھے آگاہ کردیا وہ پہلوان فورا مسلمان ہوگیا۔ روایت ہے کہ غزوۃ الاحزاب مین درمیان اسکے کہ صحابہ کرام خندق کھودتے تھے کہ ایک بڑا عظیم الشان پتھر نکلا ہر چند صحابہ نے چاہا پر اوسے کاٹ نہ سکے ہر قسم کے آلات آہنی زمین کھودنے کے ٹوٹ گئے آخر آپکو اطلاع کی گئی آپ وہان تشریف لاے اور مارے بھوک کے آپکے شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا آخر سلمان کے ہاتھ سے آپنے کدال لی اور اوس پتھر پر یکبارگی اوچالی وہ چکنا چور ہوگیا

روایت مواہب لدنیہ مین ہے کہ ابو الاسد جمحی ایک شخص بڑا زور آور و توانا تھا چنانچہ گاے کے چمڑے پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی قوی ایک طرف سے اوس چمڑے کو کھینچتے تاکہ اوسکے پاؤن سے نکل جاوے وہ چمڑا اوسکے پاؤن کے چارون طرف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور وہ اپنی جگہ سے ٹلتا نہ تھا اور پاؤن اوسکا نہین ہلتا ایک دن اوسنے آپکو کشتی کرنے کو بلایا اور کہا اگر تمنے مجھے پچھاڑا تو مین تمپر ایمان لاؤنگا پس آپنے اوسے اوٹھا کر زمین پر دے مارا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

روایت شفاء قاضی عیاض مین ہے کہ کہا عمران بن حصین نے کہ نہین آے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجمع کے لشکر مین مگر یہ کہ سب سے پہلے آپ ہی قتال شروع کرتے اور احد کی لڑائی کے دن ابی بن خلف کافر نے جب آپکو دیکھا کہا اب محمد کہان جاتے ہین مین نہ بچونگا اگر یہ آج بچ گئے اور پہلے اسکے جب بدر کی لڑائی مین بیٹا ابی بن خلف کا اسیر ہوکر مدینہ مین آیا تھا ابی بن خلف نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھڑایا اور آپکو کہا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی ہے اچھی اوسے ہر روز سولہ رطل جوار کا دانہ کھلا کھلا پالتا ہون اوسی پر سوار ہوکر تمہین قتل کرونگا آپنے اوسے فرمایا تھا انا اقتلك ان شاء اللہ تعالى اگر خدا نے چاہا تو مین ہی تجھے قتل کرونگا غرض جب احد کی لڑائی مین ابی بن خلف نے آپکو دیکھا جھپٹ اوسی گھوڑی پر سوار ہوکر آپ پر جھپٹا اور اوسے کوداتا ہوا آپکے قصد پر آتا تھا اور اور سب کفار بھی اوسکے پیچھے ہجوم کرکے پس ٹوٹ پڑے اوسپر سارے صحابہ اور اوسکے اور آپکے بیچ مین حائل ہوگئے اور چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے ہی اوسے صاف کر ڈالین آپنے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ اوسے اسی طرح آنے دو پھر آپنے حارث ابن صمہ کا

۵ غدار بالفتح و تشدید دال مبنی بسیار بیوفا ۱۲ منتخب

۵۳ جمحی ... ۱۲ غیاث اللغات

... ۱۲ غیاث اللغات

نیزہ اپنے ہاتھہ مین لیکر ہلایا تو وہ سب کفار جو ابی بن خلف کی ساتھہ ہجوم کیے تھے اوسی چھوڑکر ایکبار
سب کو سب بھاگے اور الٹے پاؤن پھرے جسطرح شعرا وہ ایک قسم کی مکھیان ہوتی ہین سرخ سرخ چھوٹی
چھوٹی نیش دار اوڑجاتی ہین پیٹھہ سے اونٹ کی جب وہ اپنے کو ہلاتا ہی پھر آپ ابی بن خلف کی آگے آئے
اور وہ نیزہ اوسکے گلے مین آہستہ سے لگایا ایک زخم خفیف یا پوست خراش لگا اسطرح پر کہ کچھ خون نہ بہا
پھر وہ گھوڑی سے زمین پر گرا ایک پسلی اوسکی ٹوٹ گئی آخر وہان سے چلاتا ہوا اور قتلنی محمد
کہتا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور گائے بیل کی طرح چلاتا تھا اوسکے لشکر کے لوگون نے کہا کہ تیری کچھ
ایسا زخم تو نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اوسنے کہا تم نہین جانتے کسکے ہاتھہ کا زخم ہی محمد کے
ہاتھہ کا زخم ہی جسقدر مجھے درد و الم ہی اگر سب لوگون کو ہوتا تو وہ سب کی سب مرجاتے کیا محمد نے
نہین کہا تھا کہ مین ہی تجھے مارونگا اور واللہ اگر وہ مجھپر تھوک بھی مارتے تو مین بیشک مرجاتا پھر وہ ملعون
راہ مین سرف کی مقام مین آکر مرگیا **روایت** مدارج النبوۃ اور شرح سفر السعادت مین ہی کہ محمد بن اسحق نے
اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ مکہ مین ایک مرد بڑا شجاع اور زور آور تھا رکانہ نام کہ صنعت کشتی مین ثانی اور طاق تھا
شہرون سے لوگ اوسکے ساتھہ کشتی کرنے کو آتے وہ سب کو زمین پر دے پٹکتا اوسکو کسی نے زمین پر گرایا نتھا
ناگاہ وہ ایکدن مکہ مین کسی جگہہ آپکے سامنے آگیا آپنے اوسے فرمایا ای رکانہ تو خدا سے کیون نہین ڈرتا میری
دعوت کیون نہین قبول کرتا رکانہ نے کہا ای محمد کوئی ایسی چیز لاؤ جو تمھاری نبوت پر گواہی دے آپنے
فرمایا اگر مین تیرے ساتھہ کشتی لڑون اور تجھے پچھاڑ ڈالون تو تو ایمان خدا اور رسول کے ساتھہ لائیگا
کہا ہان فرمایا اچھا کشتی کے واسطے آمادہ ہو جا پس رکانہ کشتی کے واسطے مستعد ہو گیا اور آپ چادر
دراز پہنے ہوے تھے اسی کپڑی کے ساتھہ اوس سے لپٹے اور رکانہ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا
پس رکانہ حیران اور متعجب رہا اور کہا ایکبار اور آپنے پھر اوسے اوٹھا کے زمین پر دے مارا اسی طرح
تین مرتبہ تب رکانہ نے کہا ای محمد واللہ شان تمھاری عجیب ہی باقی رکانہ کے اسلام لانے نہ لانے کا
حال لوگون نے نہین لکھا ہی واللہ اعلم اور معارج النبوۃ مین ہی کہ رکانہ صحرا مین بکریون کو چراتا تھا
ایکدن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان مین اوس سے ملاقات کی رکانہ نے کہا تمھین
لات وعزی کو گالیان دیتے ہو اور لوگون کو دوسرے خدا کی دعوت کرتے ہو فرمایا ہان مین ہی ہون
رکانہ نے کہا آؤ ہم تم باہم کشتی کرین تم اپنے خدا کو مدد کو بلاؤ اور ہم اپنے لات وعزی کو اگر تجھے [illegible] پچھاڑا

تو دس اس بکریان تمھین ہم دیوینگے آپنے اس عہد کو قبول فرماکے دست مبارک اوسکی کمر مین دیکر کے
بلا دہڑک اوسے زمین پر دے پٹکا آخر جب رکانہ کے کہنے سے تین مرتبہ اوسے زمین پر دے مارا تب وہ
بہت ہی شرمندہ ہوا اور بہانہ کی راہ سے کہا ہمارے لات وعزی نے ہمارے دنہ کی تمھاری خدا نے تمھاری اعانت کی اب تم
تیس اس بکریان تین بار پٹکنے کے عوض لیلو آپنے فرمایا مین بکریان نہ لونگا اوسنے کہا تم کیا چاہتے ہو
فرمایا چاہتا ہون کہ تو مسلمان ہو رکانہ نے کہا کوئی اور معجزہ دکھلاؤ کہ مین مسلمان ہوؤن اوس جگہہ ایک درخت تھا
آپنے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ درخت آپکے پاس آیا اور آپکو سجدہ کیا رکانہ نے کہا تمنے بڑا معجزہ دکھلایا
اب اوس سے کہو اپنی جگہہ چلا جاوے آپنے پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا آپنے فرمایا ای رکانہ اب
ایمان لا رکانہ نے کہا زنان عرب کی طعن سے مین ڈرتا ہون وہ مجھے کہینگی کہ محمد صلعم نے جب رکانہ کو پٹکا
تو وہ اونسے ڈر کے مسلمان ہوگیا آپ وہان سے پھرے اور ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما سے جو آپکی تلاش کو
جاتے تھے ملاقات ہوئی بعد ملاقات سارے یہ قصہ آپنے اونسے بیان فرمایا ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہ زور وقوت مین مشہور ان عرب ہے آپنے اوسے کیونکر پٹکا فرمایا حق تعالی نے میری
اعانت کی کہ مینے اوسے زمین پر دے مارا اور شواہد النبوۃ مین ہے کہ رکانہ نے کہا یا محمد صلعم قریش کے پاس جاکر کے
کیا کہونگا فرمایا کہونگا رکانہ کو مینے تین بار زمین پر دے مارا ہے رکانہ نے کہا اس بات سے تو میرا دل بہت
چھوٹا ہوا ہے تم اس واقعہ کو کسیطرح پر بیان کرنا آپنے فرمایا مین جھوٹھہ کسطرح کہونگا رکانہ نے کہا تم
کبھی جھوٹھہ نہین بولتے ہو فرمایا نہین رکانہ نے ہاتھہ اپنا آپکے ہاتھہ مین دیا اور مسلمان ہوگیا روایت
ہے جامع القران مین ہے کہ فتح مکے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ مکے اور طائف کے بیچ کافر
جمع ہین لڑائی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر چلے دس ہزار مسلمان ساتھہ تھے اول سے اور
دو ہزار اہل مکے سے پہاڑون کے بیچ ہزار فوج کا تنگی سے تھا کم کم گذرنے لگے قوم ہوازن گردہ مین
چھپی تھی جب لشکر لگے گذرنے لگے وہ انپر آگرے یہ اولٹے بھاگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھہ جو تھے بھی بھاگ گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادے ہوکر جنگ کو مستعد ہوئے حضرت عباس نے
بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آوازپر مہاجر وانصار پہونچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دی
اول کئی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑے تھے تو بہت جگہہ فتح ملی ہے اب تو ہم دس ہزار ہین حق تعالی نے
ادب دیا کہ اسبات پر نظر نہ رکھیں پھر اون کافرون مین بھی اکثر مسلمان ہوگئے

فصل آٹھوین بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرم حیا کا چشم پوشی او اغماض بے ریا کا

حیا اور چشم پوشی کرنے مین مکروہات شرع اور منکرات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے اقوی اور اتم اور اکمل تھے روایت کی بخاری نے ابو سعید خدری رضی سے وہ کہتے ہین کہ کان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئًا یکرھہ عرفناہ فی وجھہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا مین کنواری عورت پردہ نشین سے پھر جب کسی چیز کو آپ دیکھتے کہ وہ آپکو ناخوش آتی تو ہملوگ اوسکا اثر آپکے چہرہ سے پہچان لیتے اگرچہ آپ مارے شرم وحیا کے زبان سے کچھ نہین کہتے اور شفا مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لطیف البشرہ رقیق الظاہر تھے بسبب اپنی حیا اور کریم النفس ہونے کے کسی سے بالمشافہہ ایسی بات نہین کرتے جو اوسے مکروہ معلوم ہوتی اور روایت کی ابو داود نے عائشہ صدیقہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسیکی ایسی بات سنتے جو آپکو ناخوش آتی تو از روی حیا کے نام اوسکا بالتصریح لیکر ہرگز نفرماتے کہ کیا حال ہی فلانے کا کہ ایسی ویسی باتین کہتا اور کرتا ہی بلکہ اشارہ یون فرماتے کہ کیا حال ہی اون لوگون کا کہ ایسا ویسا کرتے یا کہتے ہین یعنی اوس کام سے منع کرتے اور کہنے والے اور کرنے والے کا نام نہ لیتے اور روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی کہتی ہین کہ کبھی نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہنستے ہوے کہ تمام منہ کھلجاوے یہان تک کہ دیکھون مین کوا آپکا یعنی بہت منہ پھاڑکر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور نہین تھے آپ مگر مسکراتے رواہ البخاری اور روایت کی نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد آپکے پاس کہ اوسکے کپڑے پر کچھ اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا کہ کسی عورت وغیرہ سے اسپر آگیا تھا پس آپنے اوسکو کچھ نفرمایا کیونکہ آپ کسی کے روبرو مارے حیا کے ایسی بات نفرماتے جو اوسکو مکروہ معلوم ہوتی پھر جب وہ آپکے پاس سے چلا گیا آپنے لوگون سے فرمایا اگر تملوگ اسے کہدیتے کہ اوسے دھو ڈالتا یا اوتار ڈالتا روایت شفا مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسقدر حیا تھی کہ نظر آپکی مارے حیا کے کسیکے منہ پر ٹھہر نہین سکتی تھی اور جس چیز کا اظہار عادۃً برا ہوتا اگرچہ شرعًا اوسکے اظہار مین کچھ مضائقہ نہوتا مگر اوس سے بھی آپ بسبب شدت حیا کے اغماض کرتے اور اگر ایسا ہی کسی مسئلہ مین کہنا اوسکا ضرور ہوتا تو صراحۃً نفرماتے بطور کنایہ کے ارشاد فرماتے جیسا عبد الرحمن بن زبیر کی بیوی کو فرمایا حتی تذوقی عسیلۃ

ویذوق عسیلتک یعنی جبتک تو اوسکا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اول شوہر سے تو نکاح نہین کر سکتی اللہ بارے حیا کے یہ نفرمایا کہ جبتک تو اوس سے جماع نہ کر لے روایت ہے عائشہ صدیقہ رضی سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دیا اسکے بعد عبد الرحمن بن زبیر نے اوس سے نکاح کیا پھر آئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رفاعہ کے پاس تھی سو اوسنے مجھے طلاق دیا پھر مجھسے عبد الرحمن بن زبیر نے نکاح کیا سو قسم ہے خدا کی کہ اوسکے پاس نہین ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر جیسے یہ ریشہ میری چادر کا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ آپکے پاس بیٹھے تھے اور ابن سعید بن عاص حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے آپکے پاس آنے کو پس خالد پکارنے لگے یا ابو بکر یا ابو بکر آیا تم جھڑکی نہین دیتے اس عورت کو کیا بیحیائی کی بات بک رہی ہے آپکے پاس اور آپ بسبب خُلق کے سوای مسکرانے کے کچھ کہتے نہ تھے پھر اوسکو آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کی طرف رجوع کرے سو ایسا نہوگا جبتک تو نہ چکھ لے شہد عبد الرحمن کا اور نہ چکھ لے عبد الرحمن شہد تیرا یعنی جبتک تو اوس سے صحبت نکرے رواہ البخاری روایت نسیم الریاض مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب شدت حیا کے ستر عورت ہرگز کسی کے سامنے نکھولتے عائشہ صدیقہ رضی جو آپکی اشد محبوبہ تھین اور برابر دن رات آپکے ساتھ رہتی تھین وہ کہتی ہین کہ مینے کبھی ہرگز آپکا ستر عورت نہ دیکھا جب عائشہ صدیقہ رضی کے ساتھ آپکی حیا کا یہ حال تھا تو دوسرون کے ساتھ کا کیا حال کہیے روایت شرح شفا اور تفسیر حسینی مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ایک بکری اور تھوڑے سے ستو کا ولیمہ کیا اور انس رضی کو حکم دیا کہ طعام ولیمہ کی صحابہ کو دعوت دی پس لوگ آنے لگے چند لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے پھر اور لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے چند لوگ کھانے کے بعد بیٹھکر بات چیت کرنے لگے اور زینب رضی اللہ عنہا ایک گوشہ خانہ مین بباعث تنگی مکان کی رو بدیوار بیٹھی ہوئی تھین آپ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اب اپنے گھر کو جاتے مگر حیا سے کہہ نہ سکے آخر خود آپ مجلس سے اوٹھ گئے اور اکثر اصحاب بھی چلے گئے مگر تین شخص اوسی طرح اپنی بات چیت مین مشغول رہے آپ درِ خانہ تک آئے اور اونکی دیر تک بیٹھنے سے آپکو اذیت ہوئی مگر چونکہ آپ شدید الحیا تھے مارے حیا کے اونکو کہہ نہ سکے کہ اب جاؤ پس یہ آیت نازل ہوئی فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَانِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ

اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ روایت ترمذی نے روایت کی عائشہ صدیقہ رضی سے وہ فرماتی ہین کہ آپ فحش بات کبھی نہ بولتے نہ تو بالطبع اور نہ بتکلف اور نہ تھے شور و غل کرتے بازار مین جیسے عادت عوام الناس کی ہے اور بدی کا بدلا بدی نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور اوس سے درگذر فرماتے

فصل نوین بیان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عدل و امانت کا راست گوئی اور عفت کا

اما عدل و امانت اور عفت اور راست گوئی آپکی سو شفا مین ہے کہ آپ ابتدا خلقت سے امین ترین مردم اور اعدل اور عفیف اور راستترین مردم تھے معترف تھے اسکے دشمنان اور بیگانگان آپکے اور آپ قبل نبوت کے محمد الامین کہلاتے تھے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسواسطے کہ جمع کیے تھے حق تعالی نے آپ مین اخلاق صالحہ روایت نسیم الریاض مین ہے کہ جب اختلاف کیا قریش نے وقت بنا کعبہ کے کہ حجر اسود کو اوٹھاکر کون شخص اوسکی جگہہ پر رکھے سبھون نے اتفاق کیا اس بات پر کہ پہلے جو آوے پھر وہ جو حکم کرے ہم سب اوسپر راضی ہین کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے اور یہ قبل زمانہ نبوت کے تھا آپ اوسوقت مین پینتیس برس کے تھے سبھون نے کہا یہ محمد ہین یہ امین ہین جو کچھہ یہ کہین ہم اوسپر راضی ہین پس آپنے اون لوگون کو فرمایا کہ ایک کپڑا لاؤ اور اوسمین حجر اسود کو رکھکر تم سب کی سب گروہ ایک ایک آدمی ملکر اوٹھاؤ لوگون نے ایسا ہی کیا پھر آپنے حجر اسود کو اپنے دست مبارک مین لیکر اوسکی جگہہ پر رکھا اور یہ واقعہ سال تولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا مین واقع ہوا تھا روایت شفا مین ہے کہ قبل زمانہ اسلام کے لوگ حکم بناتے تھے آپکو اور فرمایا آپنے واللہ مین امین مشہور ہون اہل آسمان اور زمین کے درمیان روایت شفا مین مروی ہے امیر المومنین علی رض سے کہ ابو جہل نے کہا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ ہم آپکو نہین جھٹلاتے ہو مگر جسکو تم لے آئے ہو اوسے جھٹلاتا ہون پس نازل فرمائی حق تعالی نے یہ آیت فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ روایت بدر کی لڑائی کے دن اخنس بن شریق صحابی ملے ابو جہل سے پس کہا اے ابو جہل یہان ہمارے تمھارے سوا کوئی نہین ہے کہ ہماری تمھاری بات سنیگا بھلا بتاؤ تو سہی کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے ہین یا جھوٹھے ابو جہل نے کہا واللہ محمد سچے ہین کبھی جھوٹھ نہین کہا روایت پوچھا ہرقل نے ابو سفیان سے اوس حدیث مین کہ سوال کیا ہے اوسنے آپکے احوال اور اوصاف سے اور سند پکڑی ہے اوسنے آپکی نبوت پر کہ آیا تم لوگ اونکو قبل اسکے کہ

یہ آیت ساتوین پارہ مین سورۂ انعام کے چوتھے رکوع مین ہے ۱۲ مولوی محمد حبیب الرحمن سلمہ

سخن با قافیه و نام صنعتی که شاعر شعر را چهار حصه کند و بعد رعایت سه سجع حصه چهارم را بر قافیه که بنای شعر بران نهاده است تمام کند ۱۲ غیاث

وہ دعوی نبوت کا کرین متہم جھوٹھ کے ساتھ رکھتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ ہرگز انھون نے
جھوٹھ نہین کہا ہی ہرقل نے کہا جب وہ خلق سے جھوٹھ نکہے تو خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور یہ حدیث
بالتفصیل صحیح بخاری مین موجود ہی روایت نسیم الریاض شرح شفا مین ہی کہ جب چاہا ابوجہل نے
کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتھر سے توڑے پس جبریل علیہ السلام اوسکے سامنے آئے
ابوجہل ہکا بکا ہوکر بھاگا اور ہاتھ اوسکا پتھر لئے ہوے اوسی طرح خشک ہوکر رہگیا پس سنا اسکو
نضر بن حارث نے پس کہا او سنے یا معشر قریش واللہ کہ نازل ہوا تمھارے اندر ایک امر کہ ابتک تم
اوسمین کچھ حیلہ نلا سکے محمد تم لوگون مین جوان کم سن مرضی ترین تم لوگون سے ہین افعال مین
اور راست ترین تم لوگون کے ہین اقوال مین اور بزرگترین تمھارے امانت مین یہانتک کہ دیکھی تم لوگون نے
کنپٹیون مین اونکے پیری اور لائے تمھارے پاس جو لائے یعنی دین و قرآن پس تم لوگون نے کہا کہ
وہ ساحر ہین سو واللہ وہ ساحر نہین ہین ہمنے بہت سے ساحرون کا پھونکنا اور گرہ باندھنا دیکھا ہے
اور تم لوگون نے کہا کہ وہ کاہن ہین سو واللہ وہ کاہن نہین ہین ہمنے بہت سے کاہنون کو دیکھا ہی اور اونکے
کلام مسجع اور قافیہ گوئیان سنین ہین اور کہا تم لوگون نے کہ وہ شاعر ہین سو قسم ہی خدا کی کہ وہ شاعر نہین
ہمنے بہت سے شعر دیکھے ہین اور اوسکے سب اقسام ہزج اور رجز وغیرہ سنے ہین اور کہا تمنے کہ وہ
مجنون ہین سو واللہ کہ وہ مجنون نہین ہین کچھ اونکا سینے کا گھونٹنا نہین اونکو کچھ وسوسہ نہین انھون نے
کسی کام مین فساد ڈالا نہین تم لوگ اپنا حال تو دیکھو سو واللہ کہ تمھارے درمیان ایک امر عظیم
نازل ہوا ہی اور یہ نضر بن حارث سب قریش کا شیطان تھا قصہ رستم و اسفندیار کا بھی لے آیا تھا
اور مجلس مین بیٹھکر کہتا تھا کہ جو کتاب محمد لے آے ہین وہ بہتر نہین ہی اس قصے سے جو مین لایا ہون
محمد جو لاے ہین سو تو اگلون کے قصے ہین اوسکی شان مین یہ آیت اوتری اذا تتلی علیہ
آیاتنا قال اساطیر الاولین مگر یہ کہنا اوسکا قریش کو از راہ غایت انصاف کی تھا
روایت مدارج النبوۃ مین ہی کہ ولید بن مغیرہ کہ رؤسائے کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا اور روتا
اور کہتا مین بالیقین جانتا ہون کہ یہ نہ تو آدمی کا کلام ہی اور نہ آدمیون کا بنایا ہوا ہی اس کلام مین
ایک عجیب شیرینی اور دل نشینی ہی جو اور کسی کلام مین نہین ہے روایت حارث بن عامر مشرک
جھوٹھلاتا تھا آپکو لوگون کے سامنے مگر جب اپنے گھر مین اکیلا ہوتا تھا تو گھر والون سے کہتا تھا

واللہ کہ محمدؐ ہرگز جھوٹے نہین روایت ایکدن ابوجہل آپکے پاس آیا اور آپسے مصافحہ کیا
کفار نے کہا تو محمدؐ سے مصافحہ کرتا ہی کہا واللہ مین بالتحقیق جانتا ہون کہ محمدؐ پیغمبر ہین مگر بیعت
بنی عبدمناف کی مین کب کرنے والا ہون اور مشرکان جب آپکو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ واللہ پیغمبر ہین
مشرکون کا تو یہ حال تھا اور اہل کتاب یہود و نصاری تو خود عالم تھے آپکی رسالت کے اور یقین جانتے تھے
آپکو یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اور پشت بہ پشت انتظار مین پیغمبر آخر الزمان کے تھے
اور مرتے وقت اپنے لڑکون کو وصیت نامہ لکھتے تھے کہ جب تم پیغمبر آخر الزمان کو پاؤ تو ہمارا سلام اونکو
پہونچانا اور کہنا کہ ہم سب آپکے اشتیاق مین جان دیکر تڑپ تڑپ کر مر گئے ہمارا اسلام قبول فرمایئے
اور ہمکو اپنے غلامون مین شمار کیجیے روایت تمامی عمر مین اپنے آپ کبھی جھوٹ کے ساتھ متہم نہوے
نہ تو امور دینیہ مین نہ امور دنیاویہ مین اور اگر کبھی ایکبار بھی آپسے کوئی جھوٹھ بات صادر ہوتی
تو دشمنان و مخالفان آپکے اوسکی تشہیر اور اعلان مین باقصی غایت کوشش و اہتمام بلیغ کرتے اور
اوسکو آپکے جھٹلانے کی سند بناتے اسی واسطے آپنے فرمایا انا النبی لا کذب ‡ انا ابن
عبد المطلب ‡ اور مدت العمر آپنے کسی فعل قبیح پر اقدام نکیا نہ نبوت کے قبل نہ بعد حال
اور فصاحت و بلاغت آپکی بدرجۂ کمال اور مرتبۂ اعلی تھی اور آپ ساتھ جوامع کلم اور بدائع حکم
مخصوص تھے زبان سب قبائل عرب اور طوائف ارباب حسب و نسب کی خوب اچھی طرح سے جانتے تھے
اور ساتھ ہر آدمی کے اوسکی بولی مین باتین فرماتے چنانچہ اکثر باتین آپکی اوس قسم کی ہوتین کہ بلغا
اور فصحای عرب اوسکو سمجھتے نہین اور اوسکی شرح آپسے پوچھتے جب آپ اوسکو بیان فرماتے
تعجب کرکے کہتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمنے ہم لوگون کے درمیان مین نشو و نما پایا تمھارے پاس
کوئی کتاب نہین اور کسی سے کچھ پڑھا نہین اکتساب ان سب فضائل کا اور انتساب ان شمائل
کے ساتھ کہان سے آپکو حاصل ہوا آپ فرماتے ادبنی ربی فاحسن تادیبی وعلمنی
ربی فاحسن تعلیمی ؏ آداب خدمت درس آنرا مسلم است ‡ کو از ادیب ادبنی گوشمال
یافت ‡ چہ علم و حکمت او بستان الرحمن علم القرآن مین اوس معلم حقیقی سے پڑھے سیکھے ہین ؏
ترا در مکتب حکمت خلیفہ زان ہمی خوانند ‡ کہ ہر کو بنگرد داند کہ شاگرد چہ استادی ‡ حال ورع آپکی اور عفت
و پارسائی کا حال کس زبان سے بیان کیجیے ادنی سے ادنی یہ ہے جو شفا مین لکھا ہے کہ حدیث مین ہے کہ

نہین چہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ہاتھ کسی عورت کا جسکے آپ مالک نہ تھے روایت
شفا مین ہے کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہ مخیر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی دو امر مین
کبھی مگر یہ کہ اختیار کیا اوس امر کو جو اون دونون مین آسان ہوتا جبتک کہ وسمین آپکو اسکا ڈر نہو تا کہ
امت ہماری بسبب اسکے گناہ مین پڑجائیگی پس اگر آپکو اوس امر کے اختیار کرنے مین اس بات کا
ڈر ہوتا کہ اگر مین اس امر کو اختیار کرونگا تو میری امت بھی اسکو اختیار کریگی اور وہ بسبب اسکے
بڑے بڑے گناہ مین مبتلا ہوگی تو آپ اوس امر سے سب لوگون سے بہت دور بھاگتے جیسا جب
اللہ جل شانہ نے آپکو مخیر کیا درمیان اسکے کہ اگر آپ چاہین رزق بقدر کفاف لیوین اور اگر چاہین تو یہ
پہاڑ آپکے واسطے سونا چاندی بنا دیے جائین آپنے رزق بقدر کفاف ہی کو جو آسان تھا اختیار فرمایا
بخوف اسکے کہ امت اسکے باعث سے گناہون مین مبتلا ہوگی

خاتمۃ الطبع

بامداد ولی بیپایان بتائید خداوند دو جہان اندنون مین نادر رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع کرا خلاق حمیدہ نبوی
حاوی بیان عادات پسندیدہ مصطفوی گنجینۂ مالامال جواہر شمائل ستودۂ احمدی خزینۂ لآلی متلالی آداب
برگزیدۂ محمدی سعود مسند موسنین مسمّٰی بہ ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین اردو زبان مین محشّٰی
بحواشی بہ ترجمہ اردو از کتب مستندہ مانند تفسیر حسینی و تفسیر مواہب علیہ و طحطاوی و اشعۃ اللمعات و تفسیر
موضح القرآن و مفتاح الغیب و تفسیر جلالین و تحریر الشہادتین و مظاہر حق و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ
و تفسیر کبیر و تفسیر فتح العزیز و دلائل النبوۃ و تفسیر فتح الباری و مواہب اللدنیہ و کیمیای سعادت
مولفہ و مرتبہ مہر فائق تحقیق بحر رائق تدقیق نور جبین ارشاد و تلقین قالب روح صدق و یقین پیرو
سنت نبوی متادب بآداب مصطفوی مستجمع فضائل صوری و معنوی حاجی حکیم مولوی ناصر علی بہما غیاث پوری
سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے جسمین اخلاق و عادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کا مذکور جیسے صبر و حلم سید ابرار
اور تواضع اور حسن معاشرت سید عالم با امۃ مومنین و بیان مزاح رحمۃ للمومنین و جود و سخا سرور انبیا اور عقل کامل
و علم شامل حضرت کا بیان اور عدالت و امانت و راست گوئی وغیرہ حضرت کا ذکر ہے بہت فصاحت کے ساتھ زبان اردو
[illegible] مین بمطبع منشی نولکشور بمقام لکھنؤ [illegible] مطابق ماہ [illegible] سنہ [illegible] ہجری [illegible]

تمام شد

۵۱۰ نفع فقرا زد و آنقدر معاش کہ کفایت کند و مستغنی سازد از طلب و آن روز بروز و معاش و خرچ روز مرہ باشد ۱۲ منتخبات

ناصر المحسنین ۱۱۰